COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

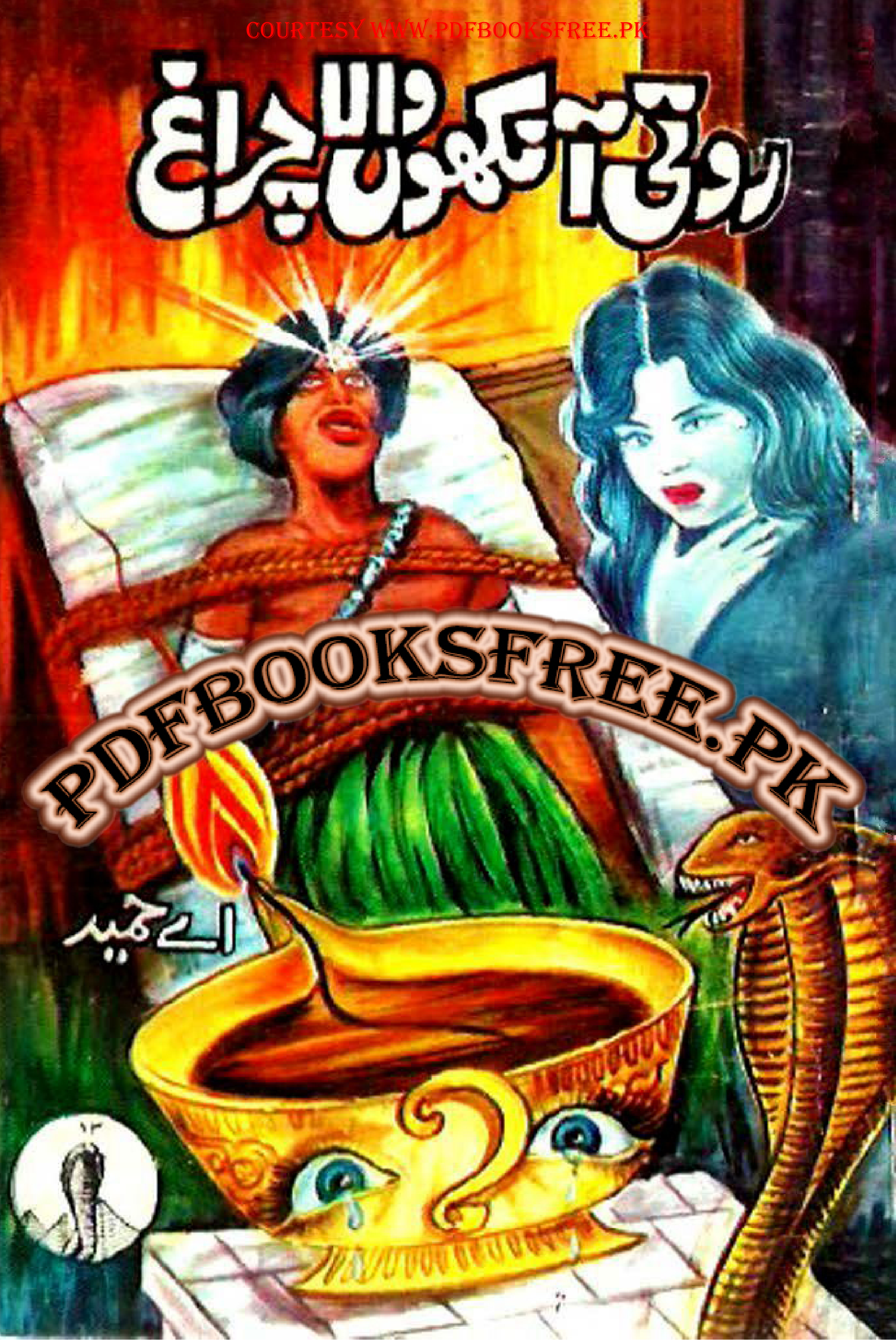

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت : ۹/۰۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!
بار اول : ۱۹۸۸ء
ناشر : محمد علی سلیم
عنبر پبلی کیشنز ۲۳ دربار پیر شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸
مطبع : طاہر حسن پرنٹرز موری گیٹ لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا اب اپنے پانچ ہزار سال کے واپس کے سفر کی آخری منزلوں میں ہیں اور تاریخ کے واقعات کے ساتھ ساتھ وہ پیچھے کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ اب وہ اگلے زمانے میں نہیں آسکتے تاں کوئی انہونی بات نہ ہو جائے کیونکہ دیوی ملاملہ نے ظاہر ہو کر انہیں بتا دیا ہے کہ ان کا سفر اب ختم ہونے والا ہے اس لئے وہ ادھر ادھر بھٹکنے کی بجائے اب انہیں ماضی میں ہی پیچھے کی جانب سفر کرنا ہوگا۔ جوں جوں عنبر ناگ ماریا ماضی کے عہد کی گہرائیوں میں اترتے چلے جا رہے ہیں واقعات زیادہ پراسرار، انہونے اور حیرت گم کر دینے والے پیش آنے لگے ہیں۔ چنانچہ اس بار ناگ کو قارون کی بدروح انسانی شکل میں ملتی ہے جو کسی چھوٹی آنکھوں والی لڑکی کی کھوپڑی کی تلاش میں ہے۔ ناگ اس سے بے خبر ہے قارون کی بدروح کیٹی کا سر کاٹ کر لے جانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ناگ پریشانی کے عالم میں کیٹی کی سر کٹی لاش کو صندوق میں بند کر کے اس کے سر کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تین ماہ کی مدت میں کیٹی کا سر اس کی لاش کے دھڑ سے نہ لگایا گیا تو کیٹی کا دھڑ مٹی بن جائے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے دنیا سے غائب ہو جائے گی۔ ”آگے کیا ہوتا ہے؟ یہ آپ ورق الٹ کر پڑھنا شروع کر دیں تو معلوم ہو جائے گا۔

اے حمید

”ماہ چمن“ - ۴۵۴ - این سمن آباد۔ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- روتی آنکھوں والا چراغ
- اسے کیٹی کی کھوپڑی چاہیے تھی
- کیٹی کے سر کی تلاش
- طرطوش کا نیلا بھوت
- عنبر ماریا کی انوکھی مصیبت
- تیسری خوفناک چیخ

روتی آنکھوں والا چراغ

خواب گاہ سے کوئی جواب نہ آیا۔

محل کے خاص جاسوس نے دوسری بار دروازے پر دستک دی تو اندر سے شاہ فرانسو نے پوچھا کون ہے اس وقت

شاہی جاسوس نے آہستہ سے کہا۔

میں ہوں عالی مقام آپ کا خادم جاسوس خاص۔

خواب گاہ کا دروازہ کھل گیا سامنے فرانسو شب خوابی کے لباس میں کھڑا تھا۔

تم اس وقت؟ خیریت تو ہے؟

شاہی جاسوس نے کہا۔ حضور۔ اگر خیریت ہوتی تو میں اس وقت رات کو آپ کی خدمت میں کیوں حاضر ہوتا۔

اندر آجاؤ۔

شاہ فرانسو نے شاہی جاسوس کو اندر بلا لیا اور پوچھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ بتاؤ کیا بات ہے۔
شاہی جاسوس نے کہا۔
حضور! شہزادی جولیانہ اپنی خواب گاہ کی کھڑکی سے رسی لٹکا کر چوری چھپے کسی سے ملنے گئی تھی اور ابھی ابھی واپس آئی ہے۔
شاہ فرانسو نے پوچھا، کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ شہزادی جولیانہ ہی تھی؟
شاہی جاسوس بولا۔ میں شہزادی کو پہچانتا ہوں۔ حضور میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جب شہزادی واپس آ کر اوپر چڑھ رہی تھی تو اس کے سنہری بال اس کے شانوں میں لہرا رہے تھے۔
شاہ فرانسو خاموش ہو گیا۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا تھا۔ پھر اس نے شاہی جاسوس کی طرف دیکھا اور کہا۔
تم شہزادی کی نگرانی کرو اور معلوم کرو کہ وہ آدھی رات کو کس سے ملنے گئی تھی۔
بہت بہتر حضور!
اب تم جا سکتے ہو۔ فرانسو نے کہا۔
شاہی جاسوس ادب سے سلام کر کے چلا گیا۔ شاہ فرانسو بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس نے شہزادی جولیانہ

پر شک ضرور پڑ گیا تھا۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ شہزادی آدھی رات کو کھڑکی میں سے رسی لٹکا کر کس سے ملنے گئی تھی۔ بادشاہ کو اپنے مشیر جادوگر نلوطی کا خیال آ رہا تھا۔ اگر جادوگر نلوطی کا جادو اسے واپس مل جائے تو وہ اسے بتا سکتا ہے کہ شہزادی جولیانہ کون ہے اور کس نیت کے ساتھ محل میں آئی ہے۔
شاہ فرانسو کو ایک بات کا بہت فکر تھا جب اس کے ملک پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تھا اور وہ فرار ہو کر فرانس کی طرف بھاگا تھا تو اس نے اپنا قیمتی خزانہ قرطبہ سے دور پہاڑی کے ایک غار میں دفن کر دیا تھا اور اپنے پہلے جادوگر کی مدد سے اپنی خاص کنیز کا پتلا بنا کر اسے خزانے کی حفاظت پر لگا رکھا تھا۔ اب اس کو اس بات کا بھی خطرہ تھا کہ کہیں دشمنوں کو اس کی اسکیم کا علم نہ ہو گیا ہو اور وہ اس تعویذ کے پیچھے نہ لگے ہوں جس میں خزانے کے محافظ پتلے کی جان تھی اور جادو کا اصل راز تھا۔ اس تعویذ پر قبضہ کرنے اور اسے جلا ڈالنے کے بعد دشمن جادو کے پتلے کو بے اثر کر کے اس کے خزانے پر قبضہ کر سکتا تھا۔ شاہ فرانسو نے اس خزانے کو اس خیال سے دفن کر رکھا تھا کہ جب اسے موقع ملے گا اور وہ قرطبہ کو دوبارہ فتح کرے گا تو اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خزانہ پھر سے حاصل کرے گا۔ اب شہزادی جولیانہ کی پراسرار حرکتوں سے اس کا ماتھا ٹھنکا کہ کہیں اس شہزادی کو مسلمانوں نے سکھا پڑھا کر تو نہیں بھیجا۔

اب ہم اس چور کی طرف آتے ہیں جو شام ہونے سے پہلے کیٹی کی سرائے والی کوٹھڑی سے عابدہ کا پتلا چرا کر لے گیا تھا۔ چور نے ایک ویران جگہ پر جا کر عابدہ کا پتلا نکال کر سامنے رکھا اور اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

میں جانتا ہوں کہ تم عابدہ کے پتلے ہو اور تم غیب کی باتیں جانتے ہو۔ میں نے تمہیں تمہاری مالکہ سے باتیں کرتے سن لیا تھا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس لئے تمہاری عزت اسی میں ہے کہ تم سے جو پوچھوں مجھے بتا دو نہیں تو میں تمہاری گردن الگ کر کے تمہیں آگ میں جلا ڈالوں گا

عابدہ کا پتلا پہلے تو پریشان ہو گیا کہ وہ کس مصیبت میں پھنس گیا ہے اسے یہ بھی اچھی طرح سے معلوم تھا کہ وہ خزانے والے غار سے باہر آنے کے بعد اور دو منہ والے سانپ کی ہلاکت کے بعد اس چور کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے اب اسے واپس کیٹی کے پاس جانے کے لئے

بڑی ہوشیاری سے کام لینا ہو گا

عابدہ کے پتلے نے کہا۔

"میں اس وقت تمہارے قبضے میں ہوں اور تم جو مجھ سے پوچھو گے میں اپنے غیب کے علم کے مطابق اس کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔"

چور نے کہا: میں نے اپنے استاد سے سن رکھا ہے کہ اس ملک فرانس کے کسی شہر میں ایک سوداگر رہتا ہے جس کے پاس یمن کا ایک ایسا ہیرا ہے جس کی قیمت کسی بادشاہ کے خزانے سے بھی بڑھ کر ہے کیا تم مجھے بتا دو گے یہ سوداگر کس جگہ رہتا ہے اور اس نے یہ قیمتی ہیرا کس جگہ چھپا رکھا ہے۔

عابدہ کے پتلے نے بتایا۔

یہ سوداگر فرانس کی سرحد کے اندر پہلے شہر میں اپنی شاندار حویلی میں رہتا ہے اور اس نے یمن کے قیمتی ہیرے کو اپنی حویلی کے ایک تہہ خانے میں چھپا رکھا ہے مگر اس ہیرے پر ایک ماں کی بددعا کا اثر ہے جس کا بیٹا اس ہیرے کو چرانے کے جھوٹے الزام میں سولی پر لٹکا دیا گیا تھا

چور نے پوچھا۔ ... وہ بددعا کیا ہے۔

عابدہ کے پتلے نے کہا: میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ ہیرا اپنے چرانے والے سے خوفناک انتقام لے گا۔

چور قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا۔ میں ایسی دقیانوسی باتوں کو نہیں مانتا میں اس ہیرے کو چرا کر لاؤں گا۔ تم میرے ساتھ ہو گے کیونکہ اگر تمہارے کہنے کے مطابق تہہ خانے میں مجھے ہیرا نہ ملا تو میں تمہیں وہیں پتھر سے پاش پاش کر دوں گا۔"

عابدہ کے پتلے نے کہا "خدا کے لئے پتھر سے مار کر پاش پاش نہ کرنا مجھ پہ یہ ظلم نہ کرنا۔ مجھے اپنے ساتھ نہ لے جاؤ۔ میں تمہارے ہیرے کا پتہ بتا دیا ہے اب تم خود جا کر اسے چوری کرو۔ مجھے کسی جگہ چھپا دو میں بھاگ نہیں سکتی۔

چور بولا، نہیں تم میرے ساتھ جاؤ گی

چور اسی راستے فرانس کی سرحد کے قریب پہلے شہر میں آ گیا۔ یہ شہر وہی تھا جس کے باہر شاہ فرانسو کا محل تھا اور جہاں کیٹی شہزادی جو بیانہ کی شکل میں رہ رہی تھی عابدہ کے پتلے نے چور کو سوداگر کی حویلی کا پتہ بتایا چور نے سوداگر کی حویلی کے نوکر کو بھاری رشوت دے کر اپنا ساتھی بنا لیا اور پھر اس کی مدد سے ایک رات حویلی میں پہنچ گیا نوکر

نوکر چور کو حویلی کی تاریک راہ داریوں میں سے گزرتا ہوا نیچے تہہ خانے میں لے گیا اور تہہ خانے کا دروازہ کھول کر بولا یہاں سے اکیلے ہی اندر جاؤ۔ مجھے ڈر لگتا ہے کیونکہ میں نے سن رکھا ہے کہ ہیرے پر کسی ماں کی بددعا کا اثر ہے

چور نے نوکر کو دھکیل کر کہا

"تم بزدل ہو۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ اسی جگہ میرا انتظار کرو میں ہیرا چرا کر واپس آ رہا ہوں

اور چور تہہ خانے میں اتر گیا۔ عابدہ کا پتلا چور کی جیب میں تھا۔ تہہ خانے میں چور نے کچھ اس قسم کی بو محسوس کی جیسی کہ کسی بوچڑ خانے سے آیا کرتی ہے اس میں خون اور ہڈیوں کی بدبو شامل تھی۔ چور کی آنکھوں پہ لالچ کی پٹی بندھی تھی وہ موم بتی روشن کر کے اسے ہاتھ میں تھامے تہہ خانے کی اس کوٹھڑی میں آ گیا جہاں ایک لوہے کی بھاری الماری دیوار کے ساتھ لگی تھی اس الماری کے اندر یمن کا نایاب ہیرا رکھا ہوا تھا۔ الماری کو بھاری تالا لگا تھا مگر وہ ایک ماہر اور تجربہ کار چور تھا اس نے جیب سے لوہے کی تار نکالی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد تالا کھول ڈالا۔

اس نے آہستہ سے الماری کا دروازہ کھولا اور دیکھا کہ اندر دراز میں ایک آبنوس کی لکڑی کا چھوٹا سا ڈبہ پڑا تھا۔ چور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے ڈبہ کھولا تو اس کی آنکھیں چکا چوند ہو کر رہ گئیں۔ اس نے ایسا چمکدار، شفاف اور ناشپاتی جتنا بڑا ہیرا آج تک نہیں دیکھا تھا۔ وہ خوشی سے مسکرانے لگا اور جلدی سے ہاتھ بڑھایا کہ ہیرے کو اٹھا کر جیب میں ڈال لے۔ جونہی اس کا ہاتھ ہیرے کو لگا ہیرے کے اندر سے ایک عورت کی چیخ بلند ہوئی۔ یہ چیخ اس ماں کی تھی جس کا بیٹا ہیرے کو چرانے کے الزام میں کچھ عرصہ پہلے سولی پہ لٹکا دیا گیا تھا۔ یہ چیخ اس قدر بھیانک اور زوردار تھی کہ اس سے حویلی کی دیواریں لرز اٹھیں۔ حویلی میں سب لوگ جاگ پڑے۔ ہیرے کا مالک سوداگر بھی جاگ اٹھا۔ وہ اپنے آدمیوں کو لے کر تہہ خانے کی طرف بھاگا اس چیخ کی آواز سے چور بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔ چور کو تہہ خانے میں پکڑ کر باندھ دیا گیا۔ سوداگر نے کہا۔

"اس کو صلیب پہ لٹکا کر قلعے کے اوپر لگا دو"

چور کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ بے ہوشی ہی میں اس کو صلیب پر لٹا کر اس کے ہاتھ، پاؤں اور سینے میں لمبی لمبی لوہے کی میخیں ٹھونک دی گئیں۔ چور ہلاک ہو گیا۔ اس کی صلیب کو قلعے کے اوپر لگا دیا گیا سوداگر نے چور کی تلاشی لی تو اس کی جیب میں سے عابدہ کا پتلا نکلا۔ پتلا ہاتھ بھر کے سائز کا تھا اور اگر وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا تھا تو وہ بالکل پتھر کا معمولی

پتلا لگتا تھا۔ عابدہ نے جب دیکھا کہ چور پکڑا گیا ہے اور اسے سولی پہ چڑھا دیا گیا ہے تو اس نے سوداگر کے ہاتھ میں آتے ہی آنکھیں بند کر لیں تاکہ اسے جاندار نہ سمجھا جائے اور پتھر کا پتلا سمجھا جائے۔

سوداگر نے پتلے کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ ایک بیکار سی مورتی ہے۔ اسے دریا میں پھینک دو۔ اگر اس میں کوئی جادو ہوگا تو اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔"

لیکن یہ عابدہ کے پتلے کو بھی معلوم نہ تھا کہ دریا میں گرنے کے بعد اس پر جو جادو کیا ہوا ہے اس کا اثر ختم ہو جائیگا عابدہ کا پتلا دریا میں گرتے ہی پتھر ہونے کی وجہ سے دریا کے نیچے چلا گیا۔ عابدہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں، مگر اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے اندر کوئی تبدیلی آ رہی ہے اس نے پانی کے اندر ایک بار جو آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کے پتلے کا نچلا حصہ غائب ہو گیا تھا اور وہ جاندار جانور بن چکی تھی۔ عابدہ نے اپنے ذہن پر زور ڈال کر سوچا تو اس کی سوچنے کی طاقت زندہ تھی اس نے کنٹھے کے من سوچا کہ وہ سرائے میں اس کے پتلے کو ... ا ...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پریشان ہوئی ہوگی۔ پھر اس نے ناگ عنبر ماریا کے بارے میں سوچا۔ کیونکہ کیٹی نے اسے اپنی ساری کہانی بیان کرتے ہوئے عابدہ کے پتلے کو عنبر ناگ ماریا کے بارے میں جلا دیا تھا۔ عابدہ چاندی کے چراغ کی شکل میں دریا کی تہہ میں پڑی رہی۔

پھر دریا کی لہروں نے اسے آہستہ آہستہ نیچے آگے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ اور وہ بہنے لگی۔ آگے جا کر ایک مچھیرے نے مچھلیاں پکڑنے کے لئے دریا میں جال ڈال رکھا تھا۔ عابدہ اس جال میں پھنس گئی۔ مچھیرے نے جال اوپر کھینچ کر مچھلیاں کشتی میں ڈالیں تو ان میں سے چاندی کا ایک چراغ بھی نکل آیا۔ مچھیرا حیران ہوا۔ خوش بھی ہوا کہ اسے چاندی کا چراغ مل گیا۔ اس نے چراغ کو اٹھا کر دیکھا تو چراغ پر دو انسانی آنکھیں بنی ہوئی تھیں۔ یہ عابدہ کی آنکھیں تھیں۔ مگر وہ انہیں جھپک نہیں سکتی تھی۔

مچھیرا پہلے تو انسانی آنکھوں کو دیکھ کر ڈر گیا۔ عابدہ کی آنکھیں ٹکٹکی باندھے مچھیرے کو تک رہی تھیں۔ عابدہ نے اسے کہنا چاہا کہ وہ عابدہ ہے ایک زندہ انسان ہے لڑکی ہے مگر اس کی آواز باہر نہ ہو سکی۔ عابدہ سمجھ گئی کہ جس نے پانی میں گرنے کے بعد اسے چاندی کے چراغ میں بدل

ہے اسی طلسم نے اس کی بولنے کی طاقت چھین لی ہے۔ اب وہ تقدیر کے رحم و کرم پر تھی اور اس کے بعد مچھیرے کے رحم و کرم پر تھی۔ وہ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے۔ مچھیرے نے چراغ کو اپنے تھیلے میں ڈال لیا اور بڑا خوش ہوا کہ اسے کوئی تاریخی چراغ ہاتھ آ گیا ہے اپنے مکان میں جا کر اس نے اسے کوٹھڑی میں ایک جگہ رکھ دیا اس میں تیل ڈالا اور روشن کر دیا۔ جونہی چراغ روشن ہوا اس کی ساکت پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

مچھیرا گھبرا گیا۔ اس نے جلدی سے چراغ کو بجھا دیا۔ چراغ کی آنکھوں سے آنسو بہنا بند ہو گئے۔ مچھیرے نے چراغ کو تھیلے میں ڈالا اور اپنے ایک دوست کے پاس جا کر اسے چراغ دکھایا اور کہا کہ یہ اسے دریا میں سے ملا ہے اس کے دوست نے چراغ کو غور سے دیکھا۔ پھر اس کی پتھرائی ہوئی کھلی آنکھوں پہ انگلی پھیری اور کہا

یہ تو عام قسم کا چراغ ہے بس اس پہ دو انسانی آنکھیں بنی ہوئی ہیں۔

مچھیرا بولا۔ چراغ روشن ہو تو ان آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہو جاتے ہیں"

اس کے دوست نے کہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مچھیرے نے چراغ کو روشن کر دیا۔ چراغ کے جلتے ہی عابدہ کی پتھرائی ہوئی آنکھوں میں سے آنسو گرنا شروع ہو گئے۔ مچھیرے کا دوست حیران ہو کر چراغ کو تکنے لگا۔

پھر اس نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ کوئی جادو کا چراغ ہے۔ مچھیرے نے کہا۔

میں اسے واپس دریا میں پھینک آتا ہوں۔

اس کا دوست بولا۔ نہیں بڑا قیمتی چراغ ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے طلسم سے تمہارے دن پھر جائیں اور تو امیر آدمی بن جائے اس کو اپنے پاس ہی رکھو۔

مچھیرے نے چراغ کو واپس اپنی کوٹھڑی میں لا کر رکھ دیا۔ لیکن بات سارے شہر میں پھیل گئی مچھیرے کے پاس ایک ایسا چراغ ہے جس کو روشن کرو تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں جب اس شہر کے گرجا گھر کے پادری کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے وہ چراغ مچھیرے سے یہ کہہ کر لے لیا کہ اسے خدا کے گھر میں رکھ دو یہ ایک مقدس چراغ ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ اس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو صلیب پر چڑھتے دیکھا ہے اور یہ ان کے غم میں آنسو بہاتا ہے۔

مچھیرا مذہبی آدمی تھا اس نے چراغ پادری کو دے دیا۔ پادری نے چراغ کو گرجا گھر میں لے جا کر چبوترے پر روشن کر دیا۔ چراغ

کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے لوگ دور دور سے آ کر اس چاندی کے روتے ہوئے چراغ کی زیارت کرنے لگے شاہ فرانسو کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے شہزادی جولیانہ سے کہا۔

سنا ہے ہمارے شہر کے گرجا گھر میں ایک ایسا چراغ رکھا گیا ہے جو آنسو بہاتا ہے۔ کیوں نہ اس کی زیارت کی جائے شہزادی کیٹی کو چراغ سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ لیکن جب اسے پتہ چلا کہ چراغ کی دو آنکھیں بھی ہیں اور ان سے آنسو ٹپکتے ہیں تو وہ شاہ فرانسو کے ساتھ گرجا گھر پہنچ گئی۔ مقدس چبوترے پہ چاندی کا چراغ روشن تھا اور اس کی پتھرائی ہوئی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

عابدہ کی آنکھوں سے کیٹی کو شہزادی جولیانہ کے بھیس میں پہچان لیا۔ مگر افسوس کہ وہ اسے آواز نہیں دے سکتی تھی صرف اسے دیکھ سکتی تھی۔ کیٹی بھی چراغ کی آنکھوں اور ان سے بہتے آنسوؤں کو غور سے دیکھ رہی تھی اسے یہ آنکھیں جانی پہچانی لگ رہی تھی مگر یہ آنکھیں پتھر کی تھیں اور اس کی پلکیں جھپک نہیں رہی تھیں۔ کہیں یہ عابدہ کے پتلے کی آنکھیں تو نہیں ہیں۔ کیٹی کا دل زور زور سے دھڑکا۔ یہ عابدہ کی ہی آنکھیں تھیں۔ مگر وہ چاندی کا چراغ کیسے بن گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیبٹی نے پادری سے کہا۔ میں اس مقدس چراغ کو اپنے محل میں لے جانا چاہتی ہوں۔

پادری اپنے شہر کے بادشاہ کی مہمان شہزادی کے آگے کس طرح انکار کر سکتا تھا۔ پھر بھی اس نے شاہ فرانسو کی طرف دیکھا کہ کیا وہ شہزادی کی اس خواہش کی منظوری دیتے ہیں شاہ فرانسو نے کہا۔

"انطاکیہ کی شہزادی جولیانہ ہماری مہمان ہیں۔ ہم ان کی خواہش کو نہیں ٹالا جا سکتا۔"

چراغ کے بجھتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو رک گئے پادری نے چراغ کو شہزادی جولیانہ یعنی کیبٹی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کیبٹی نے چراغ کو اپنی خواب گاہ میں لا کر رکھ دیا۔ رات کو اس نے چراغ کو جلایا تو اس کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں کیبٹی نے اس سے پوچھا۔

عابدہ! کیا یہ تم ہو؟

چراغ کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں وہ پلکوں کو جھپکا کر بھی کوئی جواب نہیں دے سکتی۔ آواز تو اس کے اندر سے نکل ہی نہیں سکتی تھی۔ کیبٹی نے بار بار عابدہ کی آنکھوں سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ نہ ہی آنکھوں نے کوئی حرکت کی لیکن کیبٹی نے محسوس کیا کہ جب بھی وہ چاندنی کے چراغ سے

عابدہ کے بارے میں پوچھتی ہے تو اس آنکھوں سے آنسو زیادہ تیزی سے گرنے لگتے ہیں۔ اب تو کیبٹی کو یقین ہو گیا کہ یہی عابدہ ہے جو کسی طلسم کی وجہ سے پتلے سے چاندی کا آنکھوں والا چراغ بن گئی ہے۔ کیبٹی نے چراغ کو بجھا دیا۔ اس کی آنکھوں کے آنسو بند ہو گئے اب کیبٹی کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے شاہ فرانسو کے اس تعویذ کا پتہ چلائے جس میں عابدہ کے چراغ اور اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں کا طلسم چھپا ہوا تھا۔

دوسری طرف شاہ فرانسو بھی کیبٹی سے ہوشیار ہو گیا تھا شاہی جاسوس بھی کیبٹی کی برابر خبر گیری کر رہا تھا۔ مگر اس کے بعد شہزادی جولیانہ یعنی کیبٹی اپنے محل سے رات کو باہر نہیں نکلی تھی۔ شاہ فرانسو کو اپنے شاہی خزانے کا خیال تھا اور اس کی حفاظت کی فکر تھی۔ شہزادی جولیانہ کے آنے سے اور آدھی رات کو اس کے باہر جانے سے وہ زیادہ ہوشیار ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ محل سے بھیس بدل کر نکلا اور گھوڑا دوڑاتا دریا کے پار ایک پرانی خانقاہ میں آ گیا۔ کسی زمانے میں اس خانقاہ میں لوگ رہا کرتے تھے مگر زلزلے کی وجہ سے اس خانقاہ کی چھتیں گر پڑیں اور اب ایک کھنڈر بن چکا تھا۔ شاہ فرانسو گھوڑے سے اتر کر خانقاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ ایک خفیہ راستے سے اس کے نیچے چلا گیا اس جگہ ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی بنی ہوئی تھی جہاں لوگ پہلے غلہ وغیرہ کی بوریاں رکھا کرتے تھے اس تہہ خانہ کی کوٹھڑی میں لوہے کا ایک بھاری صندوق رکھا ہوا تھا جس کو تالا لگا تھا شاہ فرانسو نے تالا کھولا۔ صندوق میں سیاہ چمڑے کے چھوٹے سے بٹوے میں وہ طلسمی تعویذ پڑا تھا۔ جس میں قرطبہ اس کے شاہی خزانے پہ پہرہ دینے والے عابدہ کے پتلے کا طلسم بند تھا۔ تعویذ کو دیکھ کر بادشاہ کو تسلی ہوگئی کہ قرطبہ میں اس کا شاہی خزانہ محفوظ ہے۔ مگر اس نے یہ نہیں دیکھا کہ طلسمی تعویذ پہ لکھی ہوئی عجیب وغریب عبارت کی اوپر والی دو سطریں غائب ہو چکی تھیں جو اس بات کا اشارہ تھا کہ خزانے کا پتلا وہاں نہیں ہے اور خزانہ غار سے نکال لیا گیا ہے۔

شاہ فرانسو خانقاہ کے تہہ خانے سے نکل کر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک سایہ رات کے اندھیرے میں تیزی سے پہاڑی کی اوٹ میں ہوگیا وہ جلدی سے اس طرف آیا کیا اس کا کوئی پیچھا کر رہا تھا۔ مگر وہاں سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہیں تھا۔ بادشاہ واپس اپنے محل کی طرف روانہ ہوگیا۔ اسے شک ہوگیا تھا کہ کہیں شہزادی جولیانہ اس کا تعاقب تو نہیں کر رہی تھی محل میں آتے ہی وہ دبے پاؤں شہزادی جولیانہ

کی خوابگاہ کے دروازے پر آیا۔ اس نے ایک خفیہ دراز سے دیکھا کہ شہزادی سو رہی تھی۔

لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ شہزادی ابھی ابھی ایک منٹ پہلے آکر بستر پہ لیٹی تھی۔ اگر اس وقت وہ محل کے پیچھے جاکر کھڑکی کی طرف دیکھتا تو وہاں اسے رسی لٹکتی دکھائی دیتی جس کے ذریعے اتر کر کیتھی بادشاہ کے تعاقب میں گئی تھی بادشاہ شہزادی کو سوتا دیکھ کر مطمئن ہوگیا۔ مگر جب دوسرے دن اس کے شاہی جاسوس نے آکر اسے بتایا کہ رات کو شہزادی جولیانہ کی کھڑکی سے پچھلے پہر رسی لٹک رہی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ محل سے نکل کر کہیں گئی تھی۔

بادشاہ دھک سے رہ گیا تو کیا شہزادی رات کو اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ اس نے شاہی جاسوس کو کچھ نہ بتایا اور اسی وقت گھوڑے پہ سوار ہوکر پرانی خانقاہ میں گیا اور وہاں سے طلسمی تعویذ کا کالا بٹوہ نکال کر لے آیا اور محل کی خوابگاہ کے پلنگ کے نیچے بچھے ہوئے قالین کے اندر چھپا دیا۔ شہزادی جولیانہ یعنی کیتھی کو بھی پتہ چل گیا کہ شاہ فرانسو دن کے وقت خانقاہ کی طرف گیا تھا۔ اسے یقین ہوگیا کہ وہ خانقاہ سے طلسمی تعویذ محل میں لے آیا ہے۔ مگر یہ تعویذ اس نے کہاں چھپایا ہے؟ اس کی کیتھی کو کوئی خبر نہیں تھی کیتھی رات کو عابدہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا چاندی کا چراغ روز جلاتی۔ چراغ کی آنکھوں سے آنسو بہتے
کیٹی اس سے سوال کرتی۔ بہت کچھ پوچھتی مگر عابدہ کا چراغ
کوئی جواب نہ دیتا اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے کیٹی
نے فیصلہ کیا کہ وہ آدھی رات کو خانقاہ میں جا کر تسلی کرے گی
کہ طلسمی تعویذ وہاں ہے یا بادشاہ شاہ فرانسو اسے وہاں سے
لے آیا ہے۔

آدھی رات کو وہ کالا لبادہ اوڑھ کر کھڑکی کے راستے
رسی لٹکا کر اتری اور خانقاہ کی طرف چل پڑی۔ شاہی جاسوس
نے فوراً بادشاہ کو جا کر خبر کر دی بادشاہ بھی اس کے پیچھے پیچھے
چھپ کر روانہ ہو گیا۔ کیٹی جب خانقاہ کے خفیہ راستے
سے نیچے اتر کر تنگ و تاریک کوٹھڑی میں داخل ہوئی تو
بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ کوئی عیار عورت ہے اور یہ اس کے
شاہی خزانے کی حفاظت کرنے والے تعویذ کو اڑانے
وہاں آئی ہے تا کہ اس کی سلطنت کے خزانے پر قبضہ کر سکے۔

جونہی کیٹی کوٹھڑی میں اتر کر تہہ خانے میں داخل ہوئی
بادشاہ نے لوہے کا دروازہ بند کر کے باہر سے تالا لگا دیا۔

کیٹی نے پلٹ کر دروازے کو دیکھا جو بند ہو چکا تھا۔ شاہ فرانسو کیٹی کو
بند کرنے کے بعد خاموشی سے واپس اپنے محل میں آ گیا۔ کیٹی
کو فوراً اندازہ ہو گیا یہ کام خود بادشاہ یا اس کے کسی خاص

جاسوس نے کیا ہے اور بادشاہ کو پتہ چل گیا ہے کہ وہ اس
کے طلسمی تعویذ کے پیچھے لگی ہوئی ہے کیٹی پریشان ہو گئی
اس نے دروازے کو زور زور سے دھکا دے کر کھولنے
کی کوشش کی۔ مگر وہ لوہے کا تھا اور اتنا مضبوط اور
بھاری تھا کہ اس کے اپنی جگہ سے ہلنے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا تھا۔ کیٹی نے چٹکی بجائی۔ کوئی اثر نہ ہوا اس
نے کوٹھڑی میں صندوقچی کو دیکھا جو کھلی پڑی تھی۔ اس میں
سے طلسمی تعویذ غائب تھا کیٹی نے اپنے جن دوست
کو کئی بار مدد کے لئے پکارا۔ مگر وہ بھی اس مدد کو نہیں آیا۔ کئی
بار چٹکی بجائی۔ چٹکی نے بھی کوئی کام نہ کیا۔ کیٹی خانقاہ کی اس تہہ
خانے والی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید ہو کر رہ گئی تھی
وہ اندھیرے میں خالی صندوقچی کے پاس بیٹھ گئی اور غور کرنے
لگی کہ اب اس کے ساتھ کیا گذرے گی؟ ظاہر ہے وہ مر نہیں
سکتی تھی۔ بھوک پیاس اسے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔ بادشاہ نے
اسے اسی لئے وہاں بند کر دیا تھا کہ بھوکی پیاسی رہنے کے بعد
خود ہی مر جائے گی۔ اسے کیا پتہ تھا کہ کیٹی کھانے پینے کے
بغیر بھی ساری زندگی زندہ رہ سکتی ہے۔

بادشاہ فرانسو اب بڑا خوش تھا کہ جس عیار عورت نے
شہزادی جولیانہ کے بھیس میں اس کے خزانے پر قبضہ کرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی سازش کی تھی وہ اب خانقاہ کی تنگ و تاریک ویران کوٹھڑی میں بھوکی پیاسی مرجائے گی۔ دو دن گزر گئے۔ تیسرے روز شاہ فرانسو کا خاص افریقی جادوگر فلوطی دیوتاؤں کے آگے قربانی پیش کرنے کے بعد واپس بادشاہ کے محل میں آ گیا بادشاہ اسے فوراً شہزادی جولیانہ یعنی کیٹی کی خوابگاہ میں لے گیا اور اسے سارے واقعات بیان کرنے کے بعد کہا۔

میں نے اسے خانقاہ کی خفیہ کوٹھڑی میں بند دیا ہے جہاں آج اسے کچھ کھائے پیئے بغیر تیسرا روز جا رہا ہے۔ کل نہیں تو پرسوں تک وہ بھوک پیاس کی وجہ سے مرجائے گی اور پھر اس کی ہڈیاں بھی وہاں سڑ جائیں گی۔

جادوگر فلوطی نے آتشدان کے اوپر رکھے ہوئے آنکھوں والے چاندی کے چراغ کی طرف غور سے دیکھ کر پوچھا۔

یہ آنکھوں والا چراغ کہاں سے آیا ہے۔

بادشاہ نے مسکرا کر کہا:

یہ ایک نادر چیز میرے ہاتھ لگی ہے۔ ایک مچھیرے کو دریا میں سے ملا تھا۔ اس نے یہ گرجا گھر میں رکھوا دیا۔ وہاں سے جعلی شہزادی جولیانہ اپنی خوابگاہ میں لے آئی تھی اس میں ایک خوبی یہ ہے کہ جب اسے روشن کرو تو اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے ہیں تمہیں دکھاتا ہوں۔

شاہ فرانس نے عابدہ کے چراغ کو جلا دیا۔ چراغ کی لو اونچی ہوئی تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ فلوطی جادوگر کے پاس اگرچہ پورا جادو نہیں تھا اور اس کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ابھی وہ چلے کر رہا تھا۔ لیکن وہ بہت کچھ اندازے لگا سکتا تھا۔ اس نے چراغ کی آنکھوں کو قریب سے آ کر دیکھا اور بولا۔

"بادشاہ، مجھے اس چراغ میں کوئی گہرا راز لگتا ہے۔"

"راز؟" بادشاہ نے چونک کر پوچھا، کیا راز ہو سکتا ہے؟

فلوطی بولا۔ "اگرچہ میرے پاس جادو کی طاقت ابھی نہیں ہے مگر میں جادو کی شکل پہچانتا ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس چراغ پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے۔"

بادشاہ نے کچھ پریشان ہو کر کہا۔

اس جادو سے ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، فلوطی؟

جادوگر فلوطی کہنے لگا۔

یہ پتہ کرنے کے لئے مجھے آج کی رات اس چراغ کے آگے چلہ کرنا پڑے گا۔"

اس رات فلوطی جادوگر کیٹی کی خوابگاہ میں عابدہ کی آنکھوں والے چاندی کے چراغ کو سامنے رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اگربتیاں سلگا کر جادو کے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ ساری رات وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

منتر پڑھتا رہا۔ پچھلے پہر چاندی کے چراغ کی لَو سے اوپر سے ایک شیطانی ہیولا باہر نکلا اس کے سر کے اوپر سینگ تھے اور لمبی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس نے فلوطی جادوگر کو بتایا۔

"اے فلوطی! تم جادوگروں کے عذاب میں ہو، مگر تم نے اپنے منتروں سے میری تعریف کی ہے۔ اور میں تمہیں صرف یہ بتاتے آیا ہوں کہ جس عورت کو تم لوگوں نے خانقاہ کی کوٹھڑی میں بند کر رکھا ہے وہ ساری زندگی بھی اگر کچھ نہ کھاتے پیئے تو مر نہیں سکتی"

فلوطی نے حیران ہو کر پوچھا۔

کیا وہ کوئی زبردست جادوگرنی ہے؟

ہیولے نے کہا:

یہ میں بھی نہیں جانتا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اگر تم اسکی شکل کا کپڑے کا ایک پتلا بنا کر جلاؤ گے تو اس پتلے سے اٹھنے والے دھوئیں سے وہ عورت شاید ہمیشہ کی نیند سو جائے مگر اسکا پتلا خانقاہ کے باہر جا کر جلانا۔

یہ کہکر ہیولا غائب ہو گیا۔ فلوطی نے دیکھا کہ چاندی کے چراغ کی آنکھوں سے برابر آنسو بہہ رہے تھے۔ عابدہ مجبور تھی۔ وہ چاندی کے جادوئی چراغ میں قید تھی اور اسی جادو کے ہیبت نے اسے قید میں رکھا تھا اور اس پر عابدہ کا کوئی کنٹرول

نہیں تھا۔ عابدہ سمجھ رہی تھی اور سن رہی تھی کہ اس کا مالک جادوئی ہیولا کیٹی کو ہلاک کرنے کی ترکیب بتا رہا ہے مگر وہ کیٹی کو بچانے کے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے ساون کی جھڑی کی طرح آنسو بہہ رہے تھے۔

جادوگر فلوطی نے ساری بات بادشاہ فرانسو کو جا کر بتادی بادشاہ کو شہزادی جولیانہ کی شکل یاد تھی۔ اس نے فوراً اس کی شکل کا ایک کپڑے کا چھوٹا گڈا بنوایا اور اسے لے کر جادوگر فلوطی کے ساتھ پرانی خانقاہ کے کھنڈر میں آ گیا۔ فلوطی جادوگر بادشاہ کو لے کر نیچے تہہ خانے کے لوہے کے دروازے کے پاس گیا اور انہوں نے گہری خاموشی میں کان لگا کر سنا کہ اندر سے کیٹی کے سانس لینے کی آواز آ رہی تھی۔ فلوطی نے چونک کر بادشاہ کی طرف دیکھا۔ گویا کہہ رہا ہو۔

جادوئی ہیولے نے ٹھیک کہا تھا۔ شہزادی تین دن گذرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔ بادشاہ کو بھی بڑی حیرانی ہوئی اور اسے یقین ہو گیا کہ شہزادی جولیانہ بہت بڑی طاقت کی مالک ہے اور اسے فلوطی جادوگر ہی ہلاک کر سکتا ہے فلوطی نے وہیں بند دروازے کے باہر کیٹی کا پتلا رکھ کر اسے آگ لگا دی۔ کپڑوں سے بنا ہوا گڈا آہستہ آہستہ جلنے لگا اور اس میں سے سیاہ کالا دھواں اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔ اگرچہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھواں اندر کیبٹی کے پاس نہیں پہنچ رہا تھا۔ مگر جادو کی وجہ سے اس کا دم گھٹنے لگا اس کا سانس بند ہونے لگا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا پکڑ لیا۔ وہ زور زور سے سانس لینے لگی۔ مگر اس کا سانس نہیں نکل رہا تھا۔ وہ اٹھی اور پھر چکرا کر رسٹڈی کے فرش پر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

اسے کیٹی کی کھوپڑی چاہیئے

کیٹی شہزادی جو لیانہ کی شکل میں خانقاہ کے تہہ خانے میں بے ہوش پڑی تھی عابدہ کی آنکھوں والا چاندی کا چراغ بادشاہ نے اپنی خواب گاہ میں لا کر رکھ لیا تھا کہ یہ مصیبت کے وقت نلوطی جادوگر کی رہنمائی کرے گا اور طلسمی تعویذ جس میں عابدہ کی زندگی تھی بادشاہ کے پلنگ کے نیچے قالین کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

دوسری طرف قارون کی بدروح ایک ہسپانوی سیاح کی شکل میں ناگ کے ساتھ سفر کرتی ہوئی فرانس کی سرحد میں داخل ہو گئی تھی۔ قارون کے خفیہ خزانے کی شیطانی دیوتا کی دی ہوئی سونے کی سفید موتی والی انگوٹھی نے قارون کی بدروح کو انسانی شکل دیتے ہوئے کہا تھا۔

" اگر تم کسی ایسی عورت کی کھوپڑی میرے پاس لانے میں کامیاب ہو گئے کہ جس کی آنکھیں چوکور ہوں تو میں تمہیں پھر سے نئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زندگی عطا کر دوں گا۔ لیکن یاد رکھنا اس سفید موتی والی انگوٹھی کو اپنے سے جدا نہ کرنا۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ جب تم کسی ایسی عورت کے نزدیک پہنچ گئے جس کی آنکھیں اصل میں چوکور ہوں گی تو اس سفید موتی کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔

قارون کی بدروح دوبارہ زندگی پانے کے لئے کسی چوکور آنکھوں والی عورت کی تلاش میں انسانی شکل اختیار کئے ناگ کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔ اس نے ناگ کو اپنا نام امبیعہ بتایا تھا اور کہا تھا کہ وہ ایک ہسپانوی سیاح ہے اور ملک ملک کی سیر کرنے گھر سے نکلا ہے۔ ناگ چونکہ کیٹی کی تلاش میں فرانس کی طرف جا رہا تھا اس لئے قارون کی بدروح بھی اس کے ساتھ فرانس کی طرف روانہ ہو گئی تھی اور اب وہ فرانس کی سرحد پار کر چکے تھے۔

نہ تو ناگ کو معلوم تھا کہ اس سے جو آدمی سفر کر رہا ہے وہ اصل میں قارون کی بدروح ہے جس کے خزانے کے بارے میں افسانوی داستانیں مشہور ہیں اور نہ ہی قارون کی بدروح کو پتہ تھا کہ یہ ناگ ہے جو اصل میں ایک سانپ ہے اور انسان کی شکل میں سفر کر رہا ہے۔ لیکن باتوں ہی باتوں میں قارون کی بدروح نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ کوئی پراسرار شخص ہے اور

سیر کرنے گھر سے نہیں نکلا بلکہ کسی کی تلاش میں ہے۔

فرانس کی سرحد پر پہلا شہر وہی شاہ فرانسوا کا تھا جس کے محل کی خوابگاہ میں عابدہ کی آنکھوں والا چاندی کا چراغ پڑا تھا اور جس کے باہر دریا پار کی پہاڑیوں کی خانقاہ کے کھنڈر کے نیچے تہہ خانے میں کیٹی شہزادی جولیانہ کے روپ میں بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

قارون کی بدروح نے بھی ناگ کو نہیں بتایا کہ وہ کسی ایسی عورت کی تلاش میں ہے۔ جس کی آنکھیں چوکور ہوں اور نہ ناگ نے بھی اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ چوکور آنکھوں والی کیٹی کی تلاش میں وہاں آیا ہے۔ وہ دونوں یہ بات ایک دوسرے کو نہیں بتا سکتے تھے۔

وہ ایک سرائے میں آ کر اتر گئے۔ یہ پرانے زمانے کا ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ اس شہر میں آنے کے بعد اچانک قارون کی بدروح کی نظر اپنی انگوٹھی کے موتی پر پڑی تو وہ۔ اس کی انگوٹھی کے سفید موتی کا رنگ سرخ پڑ چکا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ چوکور آنکھوں والی عورت اسی شہر میں کہیں آس پاس ہی ہے۔ اس نے اپنی خوشی کو چھپائے رکھا۔ ناگ کی بھی اس کی انگوٹھی پر نظر پڑ گئی کیونکہ انگوٹھی قارون کی بدروح کی انگلی میں ہی تھی اور وہ اسے اتار کر جیب میں نہیں رکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا تھا ناگ نے تعجب سے پوچھا۔

امیدہ! تمہاری انگوٹھی کے موتی کا رنگ تو سفید تھا۔ اب یہ سرخ کیسے ہو گیا؟

قارون کی بدروح پہلے تو بوکھلا گئی۔ پھر اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ اصل میں بڑا خراب اور گھٹیا قسم کا موتی ہے۔ جس جوہری سے میں نے یہ انگوٹھی خریدی تھی اس نے کہا تھا کہ کچھ وقت گذر جانے کے بعد اس موتی کا رنگ خراب ہو جائے گا اور سرخ پڑ جائیگا

ناگ نے مسکرا کر کہا، یہ تو بڑا گھٹیا قسم کا موتی ہے پھینک دو اسے۔"

قارون کی بدروح نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

"بھائی میں نے اس پر کچھ رقم خرچ کی ہوئی ہے اور پھر یہ میرا کیا بگاڑے گا۔ سفید نہ سہی سرخ موتی سہی۔"

دونوں ہنسنے لگے۔ ناگ بولا۔

"......اچھا ممبئی میں تو ذرا شہر کی سیر کرنے جاتا ہوں۔ میرا خیال ہے تم آرام کرو اتنی دیر تک۔"

دونوں ایک دوسرے سے چھپ کر ایک ہی عورت کی تلاش میں جانا چاہتے تھے اور دونوں ایک دوسرے کے

دل کے حال سے بے خبر تھے۔ قارون کی بدروح نے جھٹ کہا۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہے دوست! تم گھومو پھرو۔ میں ذرا آرام کروں گا۔"

ناگ شہر کے بازاروں میں گھومتے پھرنے لگا۔ وہ کیٹی کی بو پانے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔ مگر کیٹی اس سے دور دریا کے پار زمین کے اندر بے ہوش پڑی تھی اسے اس کی بو نہیں آ سکتی تھی

قارون کی بدروح بھی ناگ کے نکلتے ہی اپنے مشن پر روانہ ہو گئی۔ وہ سرائے سے دور ایک جگہ پہنچ کر رک گئی اب اس نے غور سے اپنی انگوٹھی کے موتی کو دیکھا۔ اس کا رنگ گہرا سرخ ہو چکا تھا۔ قارون کی بدروح کو شیطانی دیوتا کی دی ہوئی انگوٹھی پہ پورا پورا اعتماد تھا اسے یقین تھا کہ چوکور آنکھوں والی کوئی نہ کوئی عورت اس علاقے میں کسی نہ کسی جگہ موجود ہے۔ مگر سوال یہ تھا کہ وہ کس جگہ پہ ہے۔ انگوٹھی کا سرخ موتی اسے یہ تو بتا سکتا تھا کہ چوکور آنکھوں والی عورت آس پاس موجود ہے۔ مگر وہ اس کو اس عورت کے پاس نہیں لے جا سکتا تھا۔ قارون کی بدروح دریا پار جا کر ادھر ادھر گھومتی رہی۔ اس نے ایک خانقاہ کا کھنڈر دیکھا۔ وہ وہاں بھی آ گئی اور کھنڈر کے گرد چکر لگا کر اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غور سے دیکھنے لگی۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس خانقاہ کے تہہ خانے میں وہ پُراسرار چکور آنکھوں والی عورت بے ہوش پڑی ہے جس کی کھوپڑی کی اسے تلاش ہے اور جو اسے دوبارہ زندگی دے سکتی ہے۔ خانقاہ کی ٹوٹی پھوٹی دیواروں اور گری ہوئی چھت میں اسے کوئی دلچسپی نظر نہ آئی اور وہ واپس چل پڑا

ادھر ناگ انسانی شکل میں شہر کے گلی کوچوں میں گھومتا گھماتا ایک قہوہ خانے میں چلا گیا جہاں لوگ قہوہ پی رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا۔

کیوں بھئی تم آج گرجا عبادت کرنے نہیں گئے۔

دوسرا بولا۔ جب سے گرجا گھر سے بادشاہ رونے والا چراغ اپنے محل میں لے گیا ہے میں اب وہاں نہیں جاتا ناگ حیران ہوا کہ یہ رونے والا چراغ کیا شے ہو سکتی ہے۔ اس نے اس آدمی سے پوچھا۔

کیوں دوست! کیا یہاں کوئی ایسا چراغ بھی تھا جو روتا تھا؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

اس آدمی نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے تم یہاں پردیسی ہو۔

پھر اس آدمی نے ناگ کو بتایا کہ اس گرجا گھر میں پادری

نے چاندی کا ایک چراغ رکھا تھا جس کی دو آنکھیں تھیں اور جب چراغ کو روشن کیا جاتا تھا تو چراغ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگتے تھے۔ ناگ کو یہ عجیب سی بات لگی اس کے منہ سے نکل گیا: کیا یہ آنکھیں چکور تھیں۔

یہ اس نے اس لئے پوچھا کہ وہ چکور آنکھوں والی کیٹی کی تلاش میں تھا۔ وہ آدمی ہنس پڑا

اور بولا "ارے میاں! کبھی کسی کی آنکھیں چکور بھی ہوتی ہیں۔"

ناگ نے پوچھا: تم نے وہ چراغ دیکھا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ مگر اس کی آنکھیں چکور نہیں تھیں"

ناگ کے دل میں خیال آیا کہ اس عجیب و غریب چراغ کو چل کر دیکھنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اس سے کیٹی کا کوئی سراغ مل سکے۔ وہ سرائے میں واپس آ گیا۔ تارعان کی بدروح بھی واپس آ چکی تھی اس کی انگوٹھی کے موتی کا رنگ اسی طرح سرخ تھا۔ وہ اپنی جگہ پر پریشان تھا کہ چکور آنکھوں والی عورت آس پاس ہی ہے مگر اس کا کیسے سراغ لگایا جائے اس نے سوچا کہ اپنے ساتھی سے بات کی جائے شاید اسے کوئی ایسی عورت دیکھی ہو۔ جس کی آنکھیں چکور ہوں اس نے ناگ سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے دوست! تم نے کبھی چوکور آنکھوں والی عورت دیکھی ہے؟

ناگ ایک دم سے یوں چونک پڑا جیسے کوئی بم آن گرا ہو۔ قارون کی بدروح کو اس کے چونکنے سے شک ہوا کہ شاید یہ شخص کسی چوکور آنکھوں والی عورت کو جانتا ہے۔

ناگ نے سنبھل کر کہا "پاگل ہو گئے ہو بھلا اس دنیا میں کسی عورت یا آدمی کی آنکھیں کبھی چوکور ہوئی ہیں۔"

پھر اس نے قارون کی بدروح کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مگر تمہیں ایسا خیال کیسے آ گیا بیٹھے بیٹھے؟"

قارون کی بدروح نے اپنے جوتوں کو جھاڑتے ہوئے کہا "بھائی ویسے ہی خیال آ گیا تھا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ میرے ایک مرشد درویش ہوا کرتے تھے انہوں نے ایک بار مجھے کہا تھا کہ جب دنیا میں قیامت آنے والی ہو گی تو اس دنیا کے کسی ملک میں چوکور آنکھوں والی عورتیں پیدا ہونا شروع ہو جائیں گی۔"

ناگ بولا۔ "تو کیا تمہارے خیال میں قیامت قریب ہے؟"

قارون کی بدروح نے کہا: "ارے یار! آج کل جو دنیا میں لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں اور چنگیز خان نے جو بغداد میں قتل عام کیا تھا اس سے تو یہی لگتا ہے کہ یہ دنیا ختم

ہونے والی ہے اور بس قیامت قریب ہے۔"

اب ناگ کو یہ خیال آنے لگا کہ شاید یہ شخص کیٹی کے بارے میں کچھ بتا سکے۔ اس نے بڑی ہوشیاری سے اصل بات چھپاتے ہوئے قارون کی بدروح سے بار بار یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس نے کبھی اس قسم کی عورت کسی شہر میں دیکھی ہے یا نہیں۔ قارون کی بدروح نے ہر بار یہی کہا کہ بھائی خدا نہ کرے کہ دنیا میں کوئی ایسی عورت دیکھوں جس کی آنکھیں چوکور ہوں۔

"کیونکہ اس کا مطلب ہو گا کہ قیامت قریب ہے اور میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔"

ناگ نے بھی ہنسی میں بات ٹال دی اسے یقین ہو گیا کہ اس کا ساتھی کیٹی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

دوسری طرف ناگ سے بار بار کریدنے سے قارون کی بدروح کو شک پڑ گیا کہ یہ شخص ناگ بھی کسی ایسی عورت کی تلاش میں ہے اور اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ لیکن قارون کی بدروح نے ناگ کو یہ بالکل نہ بتایا کہ اس کی انگوٹھی کے سفید موتی نے سرخ ہو کر اس بات کا اشارہ کر دیا ہے کہ چوکور آنکھوں والی ایک عورت اس شہر میں کسی جگہ موجود ہے۔

جب رات ہو گئی تو ناگ شہر میں گھومنے پھرنے کا بہانہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرکے باہر نکلا اور شاہ فرانسو کے محل کی طرف روانہ ہو گیا وہ انسانی آنکھوں والے چراغ کو دیکھنا چاہتا تھا۔ قارون کی بدروح بھی اس کا تعاقب کرتی تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر ناگ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

ناگ شاہی محل کی جھیل کے پاس جاکر رک گیا۔ قارون کی بدروح بھی اس سے تھوڑے فاصلے پر ایک درخت کے پیچھے چھپ کر ناگ کو تکنے لگی۔ ناگ نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ اندھیرے میں اسے کوئی انسان نظر نہ آیا۔ پھر وہ جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گیا۔ کتنی ہی دیر گزر گئی۔ مگر ناگ جھاڑیوں کی اوٹ سے باہر نہ نکلا۔ قارون کی بدروح درخت کے پیچھے کھڑے کھڑے تھک گئی تو دبے دبے قدموں سے چلتی وہ جھاڑیوں کے پاس آئی تو دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہاں ناگ نہیں تھا۔

یہ شخص کہاں گیا؟ وہ سوچنے لگا۔ آخر قارون کی بدروح نے یہی سمجھا کہ یہ ناگ جو شخص ہے بڑا عیار ہے اور کسی مہم پر یہاں آیا تھا اور اب اس کی آنکھوں میں دھول ڈال کر رینگتا ہوا وہاں سے رفو چکر ہو گیا ہے۔

لیکن ناگ اس وقت سانپ کی شکل بدل کر جھاڑیوں میں نکلتا ہوا محل میں پہنچ چکا تھا۔

ناگ ایک چھوٹے سے سیاہ کالے سانپ کی شکل میں تھا وہ محل کی چھتوں اور دیواروں پر رینگتا ہوا ایک کمرے میں باہر آکر رک گیا۔ یہاں دھیمی دھیمی روشنی روشندان سے نکل رہی تھی ناگ روشندان پر آ گیا۔ اس نے اپنی چھوٹی سی سری اندر ڈال کر دیکھا کہ کمرے کے درمیان میں لکڑی کی چوکی پر ایک چاندی کا چراغ جل رہا ہے اس چراغ میں دو انسانی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور ان میں سے آنسوؤں کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ چوکی کے سامنے ایک کالا دبلا پتلا آدمی آنکھیں بند کئے بیٹھا منہ میں کچھ پڑھ رہا ہے۔ چراغ کے قریب پانی سے بھرا ہوا پیالہ رکھا ہے اور اگر بتیاں سلگ رہی ہیں یہ جادوگر غلوطی تھا جو رات کے وقت عابدہ کی آنکھوں والے چراغ کو جلا کر اس کے آگے چلہ کر رہا تھا۔

ناگ چپ چاپ روشندان سے لگا جادوگر غلوطی کو منتر پڑھتے دیکھتا رہا۔ منتر ختم کرنے کے بعد جادوگر غلوطی نے پانی کے پیالے پر سات بار پھونکیں ماریں اور پھر تھوڑا سا پانی لے کر چراغ کے نیچے ایک ہلکا سا چھینٹا مارا۔ اچانک چراغ کی روشن لو کے اوپر وہی سینگوں والا ہیولا نمودار ہوا۔

غلوطی نے اس سے پوچھا۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ آنکھوں والا چراغ کہاں سے آیا ہے اور اس کا اصل مالک کون ہے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیوے نے کہا، اس چراغ کی مالک وہ عورت ہے جس کی آنکھیں اس چراغ پر لگی ہیں اور رو رہی ہیں"

فلوطی نے کہا، یہ کون عورت ہے؟"

ہیوے نے کہا: جتنا تم نے منتر پڑھا تھا اتنا میں نے بتا دیا۔ اب میں جاتا ہوں۔ یاد رکھو۔ جس عورت کو تم نے خانقاہ میں مار ڈالا ہے ایک روز یہ چراغ والی عورت اسکا سراغ لگائے گی ــــ اور سن!

اس وقت بھی تو اس کمرے میں اکیلا نہیں ہے"

کیا مطلب؟ میں تو بالکل اکیلا ہوں۔ فلوطی نے جلدی سے کہا۔

ہیوے کی آواز بلند ہوئی۔ "نہیں ایک ایسا شخص دیکھ رہا ہے جو تم سے زیادہ طاقتور ہے"

یہ کہکر ہیوا غائب ہو گیا۔ جادوگر فلوطی پریشان ہو کر اٹھا اور کمرے میں اس چھپے ہوئے آدمی کو تلاش کرنے لگا۔ جس کے بارے میں ہیوے نے اسے خبردار کیا تھا۔ مگر وہ ناگ کو کیسے دیکھ سکتا تھا جو اوپر روشندان سے لگا ہوا تھا۔ فلوطی جادوگر نے چراغ بجھا دیا اور پلنگ پر سونے کے لئے لیٹ گیا ــــ ناگ کے لئے معاملہ اب زیادہ پر اسرار ہو گیا تھا۔ چراغ کے ہیوے نے کسی ایسی عورت کا ذکر کیا تھا جسے اس

جادوگر نے خانقاہ میں ہلاک کر ڈالا تھا اور جس کے بارے میں چاندی کا چراغ سب کچھ جانتا تھا۔ ناگ نے اس چراغ کو اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر لیا کہ ہو سکتا ہے اس کی مدد سے کیٹی کا کوئی سراغ مل جائے۔ اسے یہ بھی خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں ان لوگوں نے کیٹی کو تو نہیں مار ڈالا۔ یہ جادوگر تھا اور جادو کا اثر عنبر ناگ ماریا کیٹی ــــ سب پر ہو جاتا تھا۔ ناگ تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ جادوگر سو گیا ہے وہ اس کے جادو سے گھبراتا تھا اس کو یہ خبر نہیں تھی جادوگر فلوطی کے پاس ابھی اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ناگ پر کوئی خطرناک جادو کر سکے۔ روشندان میں چھپے جب اسے کافی دیر ہو گئی تو اس نے سوچا کہ کالا جادوگر سو گیا ہو گا کیونکہ وہ پلنگ پر کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔

ناگ روشندان سے رینگتا ہوا نیچے کمرے میں آ گیا۔ وہ چراغ کے پاس آ کر چوکی کے قریب رک گیا۔ وہ اس چاندی کے چراغ کو سانپ بن کر وہاں سے نہیں لے جا سکتا تھا۔ ناگ نے غور سے دیکھا۔ جادوگر سو رہا تھا۔ ناگ نے سانس اندر کو کھینچ کر انسانی شکل اختیار کی اور جونہی چاندی کے آنکھوں والے چراغ کو اٹھایا جادوگر فلوطی ایکدم سے پلنگ سے چھلانگ لگا کر ناگ کے سامنے آ گیا اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر تھا۔ جو اس نے سرہانے کے نیچے سے نکال لیا تھا۔ ناگ جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ جادوگر فلوطی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کون ہو تم؟ اگر ذرا ہلے تو میں خنجر مار کر تمہیں ہلاک کر دوں گا۔

ناگ عجیب الجھن میں پھنس گیا۔ اسے یہی ڈر تھا کہ کہیں یہ جادوگر اس پہ کوئی جادو نہ کر دے۔ اس نے ایک بار سانس اندر کو کھینچا اور چھوٹا سا باریک سانپ بن کر جادوگر فلوطی کے پیچھے آ گیا۔ جادوگر نے اپنے سامنے جو ایک زندہ انسان کو ایکدم غائب ہوتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ بھی کوئی جادوگر تھا اور اس کا جادو بہت اثر والا اور طاقتور تھا جو ایک دم سے غائب ہو گیا۔ اچانک اسے اپنے پیچھے کسی سانپ کی پھنکار سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک کالا ناگ جس نے اپنا پھن پھیلا رکھا تھا اس کی ٹانگ پہ ڈس چکا تھا۔ فلوطی کا سارا جسم لرزنے لگا کیونکہ ناگ نے جادوگر فلوطی کے جادوئی حملے کے خوف سے اس کے جسم میں اپنا پورا زہر داخل کر دیا تھا۔ فلوطی کے ہاتھ سے چھرا گر پڑا وہ لرزتا لرزتا ذرا آگے بڑھا۔ ناگ اب ایک بار پھر انسان کی شکل میں آ گیا تھا۔ اس کے سامنے فلوطی فرش پر گر پڑا اور اس کا سارا جسم پانی بن کر بہنا شروع ہو گیا۔

ناگ نے جلدی سے آنکھوں والا چراغ اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ رات کے وقت محل میں روشنی کہیں کہیں ہو رہی تھی۔ راہ داری خاموش اور سنسان تھی اسے راہداری

کے کونے میں ایک لمبی سی کھڑکی نظر آئی جس میں ایک پرانے زمانے کی توپ کا منہ باہر نکلا ہوا تھا۔ وہ کھڑکی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ رات کے پہرے والے سپاہیوں نے اسے دیکھ لیا۔ وہ تلواریں نکال کر للکارتے ہوئے اس کی طرف دوڑے۔ ناگ بھی دوڑ کر کھڑکی کی توپ پہ چڑھ گیا۔ ایک سپاہی نے کمان میں تیر چڑھا کر مارا جو ناگ کے قریب سے ہو کر کھڑکی کے پتھروں سے ٹکرایا۔ ناگ نے فوراً سانس کھینچ کر سیاہ شاہین کا روپ بدلا اور چاندی کے چراغ کو پنجوں میں تھام کر کھڑکی سے اڑ گیا۔

محل میں شور مچ گیا۔ شاہ فرانسو بیدار ہو گیا جب اس نے فلوطی جادوگر کی لاش دیکھی تو حیران رہ گیا۔ چراغ بھی غائب تھا شاہی طبیب نے لاش دیکھ کر بتایا کہ اسے کسی زہریلے سانپ نے ڈسا ہے۔ لاش کی ہڈیاں ہی باقی رہ گئی ہیں۔ اور گوشت پانی بن کر بہہ گیا ہوا ہے۔ پہرہ داروں نے بادشاہ کو بتایا کہ چور کوئی جادوگر تھا۔ وہ کھڑکی میں سے کالا باز بن کر اڑ گیا۔

شاہ فرانسو کو سب سے پہلے تعویذ کا خیال آیا۔ وہ جلدی سے اپنی خوابگاہ میں گیا اور جا کر پلنگ کے نیچے قالین اٹھا کر دیکھا تو تعویذ والا کالا بٹوہ وہاں موجود تھا اور اس کے اندر تعویذ بھی موجود تھا۔ اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب اسے جادوگر کی موت یا چاندی کے چراغ کے چوری ہو جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ یہ چاندی کا چراغ اس کے ہاں سے کوئی لے جائے۔ کیونکہ فلوطی اس پہ جادو ٹونے کرنے لگا تھا اور وہ اس سے گھبراتا تھا۔ ان اثنا ضرور کیا کہ شاہ فرانسو نے تعویذ وہاں سے نکال کر اپنے پلنگ کے ایک پائے میں لکڑی کھود کر اندر رکھ دیا اور پائے کا منہ بند کر دیا۔ ادھر ناگ چاندی کا چراغ اپنے پنجوں میں لئے اڑتا ہوا سرائے کے پیچھے والے میدان میں آ کر اتر گیا۔

یہاں اس نے دوبارہ انسانی شکل اختیار کی اور اپنی کوٹھڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ قارون کی بدروح نے دروازہ کھولا اور پوچھا۔

"تم اس وقت کہاں سے آ رہے ہو دوست؟"

حالانکہ اسے معلوم تھا کہ ناگ چوری چوری جنگل میں گیا تھا اور وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ ناگ نے چاندی کا چراغ اپنے کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ اس نے کہا۔

"سیر کرتا کرتا دور نکل گیا۔ واپسی پہ دیر ہو گئی تم سو جاؤ میں بھی آرام کروں گا"

ناگ بستر پہ لیٹ گیا۔ قارون کی بدروح بھی بستر پہ لیٹ گئی۔ مگر وہ جاگ رہی تھی اور ناگ کی طرف اندھیرے میں تک رہی تھی۔ مگر ناگ چپ چاپ بستر پہ پڑا رہا۔ ابھی منہ

اندھیرے کا وقت تھا اور باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ ناگ بستر پہ سے اٹھا اور چاندی کے چراغ کر لے کر سرائے سے دور ایک ٹیلے کے پاس آ گیا۔ قارون کی بدروح نے اسے جاتے دیکھا تو اس کے پیچھے پیچھے چلی۔ ناگ ٹیلے کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے چاندی کا چراغ نکال کر اسے روشن کر دیا۔ چراغ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ قارون کی بدروح سمجھ گئی کہ یہ کوئی جادو کا چراغ ہے اور یہ شخص اس پہ کوئی منتر پڑھنے والا ہے۔ وہ پتھروں کی اوٹ میں چھپ کر تکنے لگا کہ ناگ آگے کیا کرتا ہے ناگ غور سے عابدہ کی آنکھوں کو تکنے لگا۔ یہ آنکھیں ایک سانپ کی آنکھیں تھیں۔ جن میں اتنی زبردست کشش ہوتی ہے کہ دوسرے پہ جادو طاری کر دیتی ہیں۔ ناگ نے ٹکٹکی باندھ کر چراغ کی آنکھوں کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے کہ تجھ پہ کبھی کوئی سانپ بھی سوار تھا۔ کیا تم مجھے سانپ کی آواز میں بتاؤ گے کہ تم نے کیٹی کو کہاں دیکھا ہے؟ اس کے بال سنہری ہیں۔ آنکھیں نیلی اور چوکور ہیں۔

چوکور آنکھوں کا سن کر قارون کی بدروح کا دل زور سے دھڑکا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ شخص ناگ بھی کسی چوکور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آنکھوں والی لڑکی کی تلاش میں ہے۔ چراغ کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ناگ نے دو تین بار اس سے کیٹی کے بارے میں سوال کیا۔ پھر اس کے بارے میں بھی پوچھا مگر چراغ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اس کی آنکھوں سے برابر آنسو گر رہے تھے عابدہ کو پتہ چل چکا تھا کہ کیٹی جس ناگ کی تلاش میں تھی وہ یہی نوجوان ہے مگر سوائے آنسو بہانے کے اور کچھ نہ کر سکتی تھی کیونکہ اس کے پاس بولنے کی طاقت نہیں تھی۔

ناگ جب نا امید ہو گیا تو اس نے پھونک مار کر چراغ بجھا دیا اور واپس سرائے میں جانے کے لئے اٹھا۔ تارون کی بدروح اس سے پہلے تیزی سے پیچھے کو روانہ ہو گئی اور ناگ سے پہلے آکر بستر پہ لیٹ گئی۔ ناگ تھوڑی دیر بعد کوٹھڑی میں آیا اور خاموشی سے اپنے بستر پہ لیٹ گیا۔

اب اس کے ذہن میں خانقاہ کا خیال آ رہا تھا۔ جس کے متعلق چراغ کے ہیولے نے فلوطی جادوگر کو بتایا تھا کہ وہاں اس نے جس عورت کو مار ڈالا ہے اس کا سراغ چراغ کی لوح لگائے گی۔ ناگ نے سوچا کہ چراغ اسے تو کچھ نہیں بتاتا پھر کیوں نہ وہ خانقاہ کو تلاش کرے۔ ہو سکتا ہے وہاں ہی کچھ معمہ حل ہو جائے۔

دوسرے دن دوپہر کے وقت ناگ نے قہوہ خانے میں جا کر لوگوں سے خانقاہ کے بارے میں بات کی تو انہوں نے اسے بتایا کہ دریا پار ایک پرانی خانقاہ کا کھنڈر ہے ناگ خانقاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ تارون کی بدروح اب برابر اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ وہ اسے ایک پل کے لئے بھی آنکھوں سے اوجھل نہیں کر سکتی تھی۔

چاندی کا آنکھوں والا چراغ ناگ کی جیب میں تھا۔ ناگ دریا پار دوسرے کنارے پہ آیا تو سامنے ایک ٹوٹی پھوٹی سرائے نظر آئی۔ یہ خانقاہ اینٹ پتھروں کا ڈھیر بنی ہوئی تھی۔ وہ سوچنے لگا یہاں کہاں کسی عورت کو ہلاک کیا گیا ہے اور کیا اس کی لاش اب تک پڑی رہ سکتی ہے؟ نہیں۔ بھلا ایسے کیوں ہو سکتا ہے وہ واپس جانے لگا تو اچانک کھنڈر کے اندر سے ہوا کا ہلکا سا جھونکا آیا اس میں کیٹی کی خوشبو تھی۔

ناگ یکدم خوش بھی ہوا اور اسے پریشانی بھی ہونے لگی کہ کہیں سچ مچ کسی نے کیٹی کو جادو کے زور سے ہلاک نہ کر دیا ہو۔ وہ خوشبو کے نشانوں پہ کھنڈر کے ایک ایسے مقام پہ آ گیا جہاں پتھروں کے ڈھیر کے گرد لمبی لمبی سوکھی جنگلی گھاس اگی ہوئی تھی۔ کیٹی کی خوشبو اسی جگہ سے آ رہی تھی۔ ناگ نے پتھروں کو پرے ہٹایا تو اندر سے راستہ نکل آیا۔ یہ راستہ تنگ پتھریلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیڑھیوں کی شکل میں نیچے جا رہا تھا۔ ناگ سیڑھیاں اترا تو سامنے لوہے کا دروازہ تھا جو بند تھا اور اس پر بڑا سا تالا پڑا ہوا تھا ناگ نے پتھر کی مدد سے تالے کو توڑ دیا۔ اندر اندھیرا تھا۔ مگر اندھیرے میں ناگ نے کیٹی کو دیکھا کہ وہ فرش پر ایک لاش کی طرح پڑی ہے۔ ناگ لپک کر اس کے پاس آگیا۔ اس نے کیٹی کی نبض دیکھی نبض چل رہی تھی وہ زندہ تھی۔ ناگ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران سا رہ گیا کہ کیٹی اپنی اصلی شکل میں تھی یعنی سنہری بال اور چکور آنکھیں جو نیلی نیلی تھیں حالانکہ اس شکل میں وہ دیر سے کبھی نہیں آئی تھی۔ ناگ نے کیٹی کو آواز دے کر بلایا مگر وہ ہوش میں نہ آئی ناگ نے کیٹی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس نقاہ کے تہہ خانے سے نکال کر باہر لے آیا۔ کیٹی کے اندر سلامت مل جانے کی اسے بے حد خوشی تھی۔ قارون کی بدروح کچھ نہ دیکھ سکی۔ جنگلی جھاڑیوں کے پیچھے چھپی ہوئی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس نے ابھی تک کیٹی کی چکور آنکھوں کو نہیں دیکھا تھا ناگ گھوڑے پر کیٹی کو لٹائے وہاں سے گزر گیا۔ قارون کی بدروح بھی تھوڑی دیر کے بعد سرائے کی طرف چل دی۔

قارون کی روح کو شبہ ہو چکا تھا کہ جس چکور آنکھوں والی لڑکی کی تلاش ناگ کو تھی اسے مل گئی ہے قارون کی بدروح کی انگوٹھی کا سفید موتی اب بے حد سرخ ہو گیا تھا اور تندھار کے

انار کا دانہ لگ رہا تھا۔ قارون کی بدروح جب سرائے میں پہنچی تو کوٹھڑی کا دروازہ بند تھا۔ اس نے ناگ کو آواز دی تو ناگ نے جلدی سے کیٹی کی آنکھوں پہ کپڑا ڈالا اور دروازہ کھول دیا۔

اصل میں ناگ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ شخص امیدو جو ایک بے ضرر قلندر نے سیاح کے روپ میں اس کے ساتھ رہ رہا ہے۔ ایک انتہائی خطرناک اور عذاب میں گرفتار تاریخی کردار قارون کی بدروح ہے۔ اسے اس شخص سے کسی قسم کے خطرے کا اندیشہ بھی نہیں تھا اس لئے ناگ نے کیٹی کی آنکھیں ڈھانپنے کے بعد دروازہ کھول دیا

قارون کی بدروح مسکرا کر اندر داخل ہوئی اس نے یوں ظاہر کی جیسے اس کو کسی بات کا پتہ ہی نہیں ہے اور وہ ناگ کے ساتھ کیٹی کو پہلی بار دیکھ رہا ہے اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"دوست ناگ! یہ عورت کہاں سے اٹھا لائے ہو؟"

ناگ نے بھی یونہی کہہ دیا۔

"بھائی کیا بتاؤں۔ سیر کرتا کرتا دریا پہ پہنچا تو یہ عورت مل گئی کہنے لگی میرا کوئی نہیں مجھے کھانا کھلاؤ۔ میں اسے لے کر یہاں لایا تو بے ہوش ہو کر گر پڑی۔"

قارون کی بدروح نے اس کی آنکھوں پر پڑے ہوئے کپڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو دیکھ کر پوچھا۔

"مگر اس کی آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے؟"

اور قارون کی بدروح نے اتنی جلدی سے ہاتھ بڑھا کر کیٹی کی آنکھوں سے کپڑا ہٹا دیا کہ ناگ اس کا ہاتھ نہ روک سکا۔ قارون اس عورت کی نیلی نیلی چوکور آنکھیں دیکھ کر خوشی سے دیوانہ ہو گیا اس کی ابد تک کی زندگی کا راز اس کے بالکل سامنے پڑا تھا۔ مگر وہ ایک مکار آدمی کی بدروح تھی۔ اپنی خوشی کو دباتے ہوئے بناوٹی حیرانی سے پوچھنے لگا۔

"دوست ناگ! یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں ارے! اس سے پہلے تو میں نے کسی چوکور آنکھوں والی عورت کو نہیں دیکھا یار۔ ہم کل کسی ایسی ہی عورت کی باتیں کر رہے تھے۔ اچھا ہوا کہ آج ایسی عورت کو دیکھ بھی لیا۔"

ناگ نے جب دیکھا کہ اس کے دوست کو زیادہ کرید نہیں ہے اور وہ زیادہ حیران پریشان بھی نہیں ہوا تو اس نے بھی مسکرا کر کہا۔

"ہاں بھائی امیدہ! میں بھی چوکور آنکھوں والی عورت پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ پہلے مجھے بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کی آنکھیں چوکور ہوں گی۔ لیکن جب یہاں آکر دیکھا تو اس کی آنکھوں پر کپڑا ڈال دیا کہ کہیں تم گھبرا کر ڈر نہ جاؤ۔"

قارون کی بدروح نے قہقہہ لگایا اور بولا۔

"ارے بھائی ناگ! بھلا میں کیوں ڈرنے لگا۔ ہو سکتا ہے اس عورت نے کسی جراح کی مدد سے اپنی آنکھوں کو چوکور بنا لیا ہو۔ کیونکہ میں نے اپنے مرشد سے سن رکھا ہے کہ روم کی ایک ملکہ کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں اور اس نے شاہی جراح کی مدد سے اپنی آنکھوں کو چوڑا کروا لیا تھا ہو سکتا ہے اس عورت نے بھی کسی جراح سے اپنی آنکھیں چوکور کروالی ہو"

ناگ کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس کے دوست نے کیٹی کی چوکور آنکھوں کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اس نے کہا۔

"بھائی! میرا خیال ہے کہ یہاں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ ایک چوکور آنکھوں والی عورت سرائے میں ہے تو لوگ ہمارا اور اس بے چاری کا جینا حرام کر دیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ اسے چڑیل سمجھنے لگیں۔"

قارون کی بدروح نے کہا۔ "تو پھر کیا کریں؟"

ناگ بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ہم اسے ہوش میں آنے کے بعد یہاں سے لے چلیں گے۔"

"بالکل درست ہے۔" قارون کی بدروح نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیپٹی کے سر کی تلاش

پھر اچانک تارون کی بدروح کہنے لگی۔
ناگ بھائی۔میرے مرشد نے کہا تھا کہ جب قیامت قریب ہوگی تو چوکور آنکھوں والی عورتیں آنے لگیں گی۔ کہیں قیامت قریب تو نہیں ہے؟

ناگ نے ہنس کر کہا "یہ تمہارا وہم ہے امیدو۔ ایسا نہیں ہوگا تم ایسا کرو کہ بازار جا کر گلاب کا عرق لے آؤ تاکہ اس عورت کو ہوش میں لایا جا سکے۔"

قارون کی روح اب ایک پل کے لئے بھی اس چوکور آنکھوں والی عورت سے الگ نہیں ہونا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کی زندگی کی کنجی یہی عورت تھی۔ مگر اسے بیہوش پا کر وہ گلاب کا عرق لینے چل دیا اسے بازار گئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ کیپٹی کو ہوش آ گیا اس نے اپنے سامنے ناگ کو دیکھا تو مسکرا اٹھی۔
"ناگ بھیّا!"

ناگ نے کہا، کیپٹی بہن! تم یہاں کیسے پہنچیں؟ تمہیں کس
نے بے ہوش کیا۔ لیکن ان باتوں کا جواب دینے سے پہلے
تمہیں ایک بات بتا دوں کہ میں ایک سیاح کی حیثیت سے
تمہاری تلاش میں سفر کر رہا تھا اور میرے ساتھ ایک ہسپانوی
سیاح امیدو بھی ہے۔ یہ بڑا سیدھا سادھا انسان ہے او
اس نے تمہاری چوکور آنکھیں کو دیکھ کر کہا؟"
کیا کیا۔ کیا میری آنکھیں چوکور ہو گئی ہیں۔
کیپٹی نے جلدی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر دیکھا۔ پھ
آہ بھر کر بولی۔
"ناگ بھیّا! میں اب اپنے اس جن دوست کی ان چک
بازیوں سے تنگ آ گئی ہوں۔ کاش وہ میرا پیچھا چھوڑ دے
میں خانقاہ میں تین دن تک پڑی رہی اور وہ میری مدد کو
نہیں آیا۔ پھر جانے کس طرف سے زہریلا دھواں آیا اور میں
بے ہوش ہو گئی۔ پھر بھی اس جن دوست نے میری مدد نہ کی
اب اور کچھ نہیں تو میری آنکھیں پھر چوکور کر دی ہیں تاکہ
میں لوگوں کے مذاق کا نشانہ بنوں۔"
ناگ نے کہا۔ کوئی بات نہیں ہے کیپٹی۔ آنکھیں ٹھیک ہ
جائیں گی۔ میں کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھی امیدو سے گھبرا
نہیں اور نہ اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ بس یہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہا کہ تمہارا دنیا میں کوئی نہیں اور تم میرے ساتھ کھانا کھانے
آئی تھیں کہ بے ہوش ہو گئیں
کیٹی نے کہا ٹھیک ہے۔ مگر تم مجھ تک کیسے پہنچے ناگ
نے کیٹی کو مختصر لفظوں میں ساری کہانی بیان کی تو وہ چاندی کے
آنکھوں والے چراغ کا سن کر چونکی۔
کیا وہ آنکھوں والا چراغ تمہارے پاس ہے؟
"ہاں۔ میں وہاں سے لے آیا تھا۔ اس خیال سے کہ شاید
وہ تمہارے بارے میں کچھ بتا سکے مگر میں سر پٹخ کر
مرگیا۔ اور اس نے تمہارے بارے میں کچھ نہ بتایا۔
یہ تو میں نے جادوگر قلوطی کے منتر پڑھتے وقت اس
چراغ کے جادوئی ہیوے کی زبان سے خانقاہ کا لفظ سن
لیا تھا اور وہاں پہنچ گیا۔ کیٹی! ان لوگوں نے تمہیں ہلاک
کرنے کی کوشش کی تھی۔
"لگتا ہے ایسا ہی ہے۔ مجھے چاندی کا چراغ دکھاؤ۔"
ناگ نے اپنے کرتے کی اندرونی جیب میں سے چاندی کا
چراغ کیٹی کو دکھایا کیٹی نے اس کی آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔
بالکل عابدہ کی آنکھیں ہیں۔"
"عابدہ کون ہے؟"
اب کیٹی نے ناگ کو عابدہ کے بارے میں سب کچھ بتایا

کہ کس طرح جب وہ اس کی تلاش میں ساپاٹا ڈاکو کی شکل
میں تھی اور پھر قرطبہ کے ایک غار میں گئی تو وہاں ایک
سانپ نے حملہ کر دیا۔ مگر اس نے سانپ کو ہلاک کر ڈالا اور
پھر عابدہ کا پتلا ملا۔
"ناگ! مجھے یقین ہے کہ یہ عابدہ کا پتلا ہی رہے جس
کو چاندی کے چراغ میں جادو کے زور سے تبدیل کر دیا ہے"
ناگ بولا اگر یہ بات ہے تو ہمیں اس بے چاری مسلمان کنیز
کو اس جادو سے رہائی دلانی چاہیئے۔
کیٹی نے کہا: ہاں۔ اور اس کا جادو صرف اس صورت میں
ٹوٹ سکتا ہے جب ہم اس تعویذ کو ڈھونڈھ کر جلا دیں جو
شاہ فرانسو نے کہیں محل میں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔
ناگ بولا۔
اس کا پتہ کر لیں گے۔ تم فکر نہ کرو۔ عابدہ کو پھر سے انسانی
شکل مل جائے گی۔ اب تم میرے سامنے بالکل اجنبی بن جانا کیونکہ
باہر گھوڑے کے رکنے کی آواز آئی ہے۔ میرا سیاح دوست
امید آ گیا ہے۔
دروازہ کھلا اور تاروں کی بدروح تیزی سے اندر آ گئی اس
نے کیٹی کو دیکھا تو سکھ کا سانس لیا۔ گلاب کے عرق کا کٹورا
اس نے ناگ کو دے دیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس خاتون کو ہوش آ گیا۔ بڑی اچھی بات ہے"۔

قارون کی بدروح اب جان بوجھ کر کیٹی کی چوکور آنکھوں کی کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔ وہ یہ اثر ڈالنا چاہتی تھی کہ جیسے اس نے کیٹی کی آنکھوں کے چوکور ہوتے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ ناگ نے اس کا تعارف کیٹی سے کروایا اور کہا۔

"یہ میرا بڑا اچھا ساتھی ہے۔"

پھر گلاب کا عرق کیٹی کو اٹھا کر ٹھنڈا سا پلایا اور امیدو یعنی قارون کی بدروح سے کہا۔

"بھئی یہ خاتون کہتی ہے کہ اس دنیا میں اس کا کوئی نہیں ہے۔ اور اب یہ بھی ہمارے ساتھ سفر کرے گی۔"

قارون کی بدروح کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش خبری ہو سکتی تھی۔ اس نے خوش ہو کر کہا

"کوئی بات نہیں ناگ بھیا! جہاں ہم فاقہ مستی کرتے ہیں، یہ ہماری بہن بھی کرے گی۔"

ناگ مسکرا کر بولا "بھئی ہم اپنی نئی نئی منہ بولی بہن کو تو فاقہ نہیں کرنے دیں گے۔"

اب قارون کی بدروح نے اس خیال سے کہ کہیں زیادہ احتیاط کرنے سے اس پر ہی شک نہ ہونے لگے کہا۔

"بھائی ناگ! ہماری بہن کی آنکھیں چوکور ہیں ضرور اس

نے کسی جراح سے چوکور کروائی ہوں گی۔ کیوں بہن! بھئی ہمیں تو ہماری نئی بہن کا ابھی تک نام ہی معلوم نہیں ہے۔

ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے اپنا نام کیٹی بتایا ہے۔

"بھئی واہ بہت اچھا نام ہے۔ قارون کی بدروح بولی۔

کیٹی نے کہا۔

"میں مصر میں تھی کہ سخت بیمار ہو گئی۔ پھر خدا جانے کیا ہوا کہ میں جب صحت مند ہوئی تو میری آنکھوں نے چوکور ہونا شروع کر دیا۔ اب میں ہمیشہ اپنی آنکھوں پر ایک نقاب ڈال کر رکھتی ہوں۔ لیکن یہاں آ کر نقاب بھی کہیں گر گیا ہے۔

ناگ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم ابھی تمہارے لئے ایک نقاب تیار کر دیں گے۔"

جب قارون کی بدروح کھنڈر میں داخل ہوئی تھی تو ناگ نے جادو کی آنکھوں والا چراغ پھر سے اپنے لمبے کرتے کی جیب میں رکھ لیا تھا تاکہ اسے پتہ نہ چل سکے۔ قارون کی بدروح اب اس فکر میں تھی کہ اس کا شکار اس کے سامنے ہے جتنی جلدی ہو سکے وہ اس کی گردن کاٹ کر اس کی کھوپڑی لیکر واپس قرطبہ میں اپنے مدفون خزانے کے تہہ خانے میں شیطانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیوتا کے پاس لے جاتے اور پھر سے نئی زندگی حاصل کرے کیونکہ یہ زندگی اسے چند دنوں کے لئے عارضی طور پر دی گئی تھی۔

ناگ اور کیٹی اب اس کوشش میں تھے کہ شاہ فرانسو کے محل سے کسی طرح وہ جادوئی تعویذ حاصل کیا جائے جس میں عابڈ کے پتلے اور اب چراغ کی جان تھی شام کے وقت کیٹی اور ناگ نے پروگرام بنایا کہ ناگ آدھی رات کو سانپ کی شکل میں شاہ فرانسو کے محل میں جائے گا اور وہاں جادوئی تعویذ کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

ناگ قارون کی بدروح کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ آدھی رات کو نکل کر کہیں جا رہا ہے۔ اس نے قارون کی بدروح سے کہا۔

"بھائی! میں آج ذرا دوسرے شہر ایک کام سے جا رہا ہوں صبح آ جاؤں گا ہماری بہن کا خیال رکھنا۔

قارون کی بدروح کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی تھی۔ وہ تو خوشی سے جھوم اٹھا اور بولا "کوئی بات نہیں ناگ بھائی۔ میں اپنی بہن کی پوری پوری حفاظت کروں گا۔"

کیٹی نے مسکراتے ہوئے "فکر نہ کرو امیدو! میں اپنی حفاظت

خود کر سکتی ہوں۔"

"قارون کی بدروح نے دل میں کہا" یہ تو تمہیں آج رات معلوم ہو جائے گا؟

اوپر سے ہنس کر بولا۔ کیوں نہیں بہن کیٹی! پھر بھی میرا فرض ہے۔ کہ تمہاری دیکھ بھال کروں۔"

ناگ کا خیال تھا کہ وہ رات کے وقت سرائے سے نکل کر جنگل میں دریا کے کنارے چلا جائے گا۔ اور جب رات گہری ہو جائے گی تو شاہ فرانسو کے محل میں جا کر جادوئی تعویذ کو تلاش کرے گا۔ اور پھر صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس سرائے میں آ جائے گا۔ اس نے چاندی کا چراغ اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔ اس خیال سے کہ ہو سکتا ہے۔ تعویذ کی تلاش میں یہ اس کی کچھ مدد کر سکے۔

رات کا اندھیرا جب گاؤں میں پھیل گیا تو ناگ کیٹی اور قارون کی روح سے مل کر سرائے سے نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد قارون کی بدروح نے سکھ کا سانس لیا اور اب کیٹی کا سر کاٹنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ وہ کیٹی کے ساتھ بھائیوں ایسی محبت جتانے لگا۔ اور بولا!۔

کیٹی بہن! کیوں نہ دریا کی سیر کریں۔ رات بڑی خوشگوار ہے

کیٹی بولی، نہیں امیدو! میرا دل سیر کرنے کو نہیں چاہتا۔ میں تو یہیں آرام کروں گی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر قارون کی بدروح کی انگلی میں پڑی ہوئی انگوٹھی کو
دیکھ کر پوچھا۔

"یہ انگوٹھی میں سرخ رنگ عقیق ہے کیا؟"

قارون کی بدروح ذرا گھبرا گئی۔ لیکن جلدی سے کہا۔

"ہاں کیٹی بہن۔ یہ سرخ عقیق ہے۔ مگر معمولی سا ہے۔ میں نے
مصر کے ایک بازار سے خریدا تھا۔"

جب قارون کی بدروح بیٹی کو اپنے ساتھ باہر لے جانے
میں ناکام ہو گئی تو اس نے وہیں سرائے کی کوٹھڑی میں اسے
قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کچھ دیر وہ کیٹی کے پاس بیٹھا باتیں کرتا
رہا۔ پھر بولا۔

"اب تم آرام کرو کیٹی بہن۔ میں بھی دوسری کوٹھڑی میں جا کر
آرام کرتا ہوں۔"

قارون کی بدروح باہر نکل کر دوسری کوٹھڑی میں آ گئی یہاں
اس نے ایک تیز دھار تلوار چھپا رکھی تھی۔ اس نے تلوار کی دھار
دیکھی۔ تلوار بے حد تیز تھی۔ اسے آج تیز تلوار کی ضرورت
تھی۔ وہ کیٹی کے سو جانے کا انتظار کرنے لگا۔ جب اسے کوٹھڑی
میں بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور رات بھی کافی گزر گئی تو اس نے
تلوار لے کر کیٹی کی کوٹھڑی کا رخ کیا۔

کیٹی بستر پہ لیٹی ہوئی تھی اس کے سرہانے ایک موم بتی
جل رہی تھی اسے قارون کی بدروح کی طرف سے کسی قسم

کا خطرہ نہیں تھا اس لئے وہ بڑے سکون کے ساتھ آنکھیں
بند کئے لیٹی رہی۔ وہ کبھی کبھی سوتی تھی خاص طور پہ جب
اسے کوئی فکر نہیں ہوتا تھا۔ آج بھی اسے کوئی فکر نہیں تھا
چنانچہ اس نے سوچا کہ اگر تھوڑا سا سو لیا جائے تو کیا حرج ہے
پس وہ سو گئی۔

جس وقت قارون کی بدروح کوٹھڑی کا دروازہ تھوڑا
سا کھول کر دبے پاؤں اندر داخل ہوئی تو کیٹی کے ہلکے ہلکے خراٹوں
کی آواز آ رہی تھی۔ قارون کی بدروح کی خونی آنکھیں چمک اٹھیں
اس کے سامنے راستہ صاف تھا۔ اس کے چہرے پہ وحشت آ گئی تھی۔ اور
وہ ایک خونخوار بدروح بن چکی تھی۔ اس نے کیٹی کے سرہانے
کی طرف آ کر اسے غور سے دیکھا وہ بڑے اطمینان سے سو رہی
تھی قارون کی بدروح کے لئے اس سے زیادہ اچھا اور سنہری
موقع کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں تلوار
کا دستہ تھاما اور اسے اوپر اٹھایا اور پھر ——— کیٹی کی گردن
کا نشانہ باندھ کر پوری طاقت سے وار کر دیا۔

ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ تلوار طاقت سے کیٹی کی نازک
گردن پڑی اور اس کی گردن کٹ کر الگ ہو گئی۔ سر بستر کے سرہانے
سے اچھل کر پرے جا گرا قارون کی بدروح نے تلوار پھینک کر
کیٹی کے کٹے ہوئے سر کو بالوں سے پکڑ کر اٹھایا۔ ایک چمڑے
کے تھیلے میں ڈالا اور کوٹھڑی بند کر کے باہر نکل گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے اپنی کوٹھڑی میں جا کر کیٹی کے سر کو چمڑے کے تھیلے سے نکال کر دیکھا حیران ہوا کہ کیٹی کی کٹی ہوئی گردن سے خون بالکل نہیں ٹپک رہا تھا۔ اس نے جلدی سے کیٹی کے سر کو تھیلے میں دوبارہ ڈال دیا۔ اب وہ جتنی جلدی ہو سکے وہاں سے فرار ہو جانا چاہتا تھا۔ اس کا گھوڑا سرائے کے اصطبل میں بندھا ہوا تھا۔ وہ کوٹھڑی سے نکل کر اصطبل کی طرف گیا۔ اور گھوڑے کو کھول کر باہر لے آیا۔

سرائے کا بوڑھا چوکیدار اس کے پاس آ گیا اور بولا

"کیا تم کہیں جا رہے ہو۔"

قارون کی بدروح نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بہت دور جانا ہے اس لئے رات ہی کو سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔"

قارون کی بدروح گھوڑے پر سوار ہوئی اور گھوڑے کو سرپٹ چھوڑ دیا۔ اس کا رخ ہسپانیہ کے شہر قرطبہ کی طرف تھا ناگ کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کی ساتھی کیٹی کے ساتھ کس قدر بھیانک حادثہ گزر گیا ہے

وہ سانپ کی شکل میں شاہ فرانسو کے محل میں عابدہ کے چراغ کی تلاش کر رہا تھا۔ وہ شاہ فرانسو کی خوابگاہ میں داخل ہوا اور زمین پر رینگتا ہوا ایک بڑی الماری کے پاس آ گیا اس الماری کی تلاشی وہ انسان کی شکل میں آ کر ہی لے سکتا تھا

چنانچہ اس نے جب تسلی کر لی کہ بادشاہ گہری نیند سو رہا ہے تو وہ انسانی شکل میں آ گیا جونہی اس نے الماری کھولی شاہ فرانسو کی آنکھ کھل گئی

"کون ہے؟"

بادشاہ نے چلا کر کہا اور سرہانے کے نیچے سے خنجر نکال لیا۔

ناگ نے ایک گہرا سانس لیا اور ایک شیر کی شکل اختیار کر کے بادشاہ کے پلنگ پر چھلانگ لگائی اور اسے دبوچ لیا۔ شاہ فرانسو تھر تھر کانپنے لگا۔ خنجر اس کے ہاتھ سے گر پڑا اس کا رنگ اڑ گیا۔ چہرہ زرد پڑ گیا۔ ایک انسان کو شیر کا روپ بدلتے دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔

ناگ کے پنجے شاہ فرانسو کی گردن پر تھے۔ شاہ فرانسو کے حلق سے سوائے خوف کی خرخراہٹ کے اور کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ ناگ نے سانس کھینچا اور دوبارہ انسان کی شکل میں آ گیا۔ شاہ فرانسو کے رہے سہے ہوش بھی گم ہو گئے وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگا۔ سمجھ گیا کہ اب زندگی کی خیر نہیں ہے ناگ نے اب بھی شاہ فرانسو کی گردن دبوچ رکھی تھی اور وہ اس کے سینے پر سوار تھا۔ اس نے شاہ فرانسو سے کہا۔

"تم نے میری طاقت دیکھ لی ہے۔ تم اچھی طرح سمجھ گئے ہوگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے پھیلا دیا اور بار بار اپنی زبان نکالنے لگا۔ شاہ فرانسو کو موت اپنے سامنے پانچ انچ کے فاصلے پر نظر آ رہی تھی۔ ناگ نے ایک بار پھر انسانی شکل اختیار کی اور شاہ فرانسو سے کہا۔

"بتاؤ وہ تعویذ کہاں ہے؟ نہیں تو تھوڑی دیر میں تمہاری لاش اس پلنگ پر پڑی ہوگی۔"

شاہ فرانسو نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"تعویذ ــــ تعویذ میرے پلنگ کے پائے میں ہے۔"

ناگ نے کہا۔ "اٹھو اور خود نکالو۔"

اور ناگ نے شاہ فرانسو کو جھنجھوڑ کر پلنگ سے نیچے گرا دیا اور خود اس کا خنجر ہاتھ میں لے کر اس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔ شاہ فرانسو ڈرتے ڈرتے پلنگ کے پائے کے پاس آیا۔ جھکا اور پائے کے خفیہ دراز میں سے تعویذ والا بٹوہ نکال کر ناگ کو دے دیا۔ ناگ نے بٹوے کو کھول کر دیکھا اس میں تعویذ رکھا ہوا تھا۔ ناگ نے بٹوہ جیب میں ڈالا اور شاہ فرانسو کو پلنگ پر چادر سے کس کر باندھ دیا اور کہا۔

"اگر شور مچایا تو یاد رکھو میں شیر کی شکل میں آ کر تمہارے دربار کے سب لوگوں کو ہڑپ کر جاؤں گا۔"

شاہ فرانسو کا حلق خوف کے مارے خشک ہو چکا تھا۔ اس

کہ میرے لیے تمہیں مار ڈالنا کس قدر آسان ہے۔ مگر میں زندہ رہنے کا ایک موقع دینا چاہتا ہوں کیا تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا مرنا؟"

شاہ فرانسو نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ تم میری ساری دولت لے لو مگر میری جان بخشی کر دو۔"

ناگ بولا۔ "مجھے صرف وہ تعویذ چاہیے جس کے ذریعے تم نے اپنی ایک مسلمان کنیز عابدہ کو پتلا بنا کر اپنے خزانے کی حفاظت پر لگا دیا تھا۔"

شاہ فرانسو کا رنگ ایک بار پھر اڑ گیا۔ سمجھ گیا کہ اگر خزانہ بچاتا ہوں تو جان نہیں بچ سکتی۔ اس نے اپنی جان بچانے کا فیصلہ کر لیا اور کہا

"وہ ــــ"

پھر فوراً ہی یہ سوچ کر کہ چالاکی سے کام لینا چاہیے بولا۔

"وہ تو ــــ وہ تعویذ تو میرا جادوگر اپنے ساتھ افریقہ لے گیا ہوا ہے۔"

ناگ کو پتہ چل گیا کہ یہ شخص اسے الو بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے گہری پھنکار ماری اور ایک دم سے سیاہ کالے سانپ کی شکل اختیار کر کے اپنا پھن شاہ فرانسو کے چہرے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے سر ہلا کر آہستہ سے کہا۔
"کبھی مشورہ نہیں مانوں گا۔"

ناگ تعویذ والا بٹوہ لے کر بادشاہ کی خوابگاہ سے باہر نکل گیا۔ محل کی راہ داری میں سے گزر کر جب وہ توپ والی کھڑکی میں سے باہر نکلنے لگا تو وہی پہرے دار پھر لپکے ناگ نے زور سے سانس کھینچ کر اپنی شکل شیر میں تبدیل کی اور اتنے زور سے دھاڑ ماری کہ پہرے دار جہاں کھڑے تھے وہیں گر پڑے اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ناگ نے شیر سے باز کی شکل اختیار کی اور تعویذ لے کر محل کی کھڑکی سے چھلانگ لگا دی۔ جنگل میں دریا کے کنارے آکر ناگ ایک بار پھر اپنی انسانی شکل میں آگیا اور جیب سے عابدہ کی آنکھوں والا چاندی کا چراغ اور تعویذ والا بٹوہ باہر نکال لیا۔ تعویذ بٹوے سے نکال کر اس نے خشک جھاڑیاں اکٹھی کر کے اس کے اوپر رکھا اور آگ لگا دی۔

آگ کے لگتے ہی تعویذ میں سے ایک نیلا شعلہ بلند ہوا ناگ نے دیکھا کہ شعلے کے اندر ایک سینگوں والی مخلوق کا ہیولا بے بسی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگ کر شعلے کے اندر سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے مگر باہر نہیں نکل سکتا آخر آگ نے اسے جلا کر راکھ کر دیا۔

اب جو ناگ نے چاندی کے چراغ کو دیکھا تو وہ غائب تھا اور اس کی جگہ عابدہ کھڑی تھی۔ وہ ناگ کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی۔

"تم مجھے نہیں جانتے شاید۔ مگر میں تمہیں جانتی ہوں تم ناگ ہو نا؟"

"ہاں۔ مگر تمہیں کیسے پتہ چلا؟" ناگ نے پوچھا "ضرور تمہیں کیٹی نے میرے بارے میں بتایا ہوگا۔"

"ہاں ناگ۔ کیٹی نے مجھے تمہارے اور ماریا عنبر کے بارے میں بتا دیا تھا۔ میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے اس عذاب سے نجات دلائی۔ مگر کیٹی بہن کہاں ہے!"

ناگ بولا۔ "وہ سرائے میں ہے تعویذ کی تلاش کے سلسلے میں میں خود محل میں آیا تھا۔"

عابدہ بولی۔ "خدا کا شکر ہے کہ تم تعویذ کو جلانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور میں پھر سے انسانی شکل میں واپس آگئی اب میں کیٹی سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"چلو۔ میں بھی اسی کے پاس جا رہا ہوں۔"

ناگ اور عابدہ سرائے کی طرف چلے۔

ابھی رات کا پچھلا پہر ہی تھا اور اندھیرا پھیلا ہوا تھا ناگ نے کیٹی کی کوٹھڑی کے دروازے پر دستک دے کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے آواز دی۔

کیٹی بہن! دیکھو میرے ساتھ کون آیا ہے۔

اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ ناگ نے عابدہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

کیٹی کو یوں تو سونے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر لگتا ہے کہ آج بہت تھک گئی ہے اور سو گئی ہے۔

ناگ نے ایک بار پھر آواز دی۔ اس دفعہ بھی کیٹی نے کوئی جواب نہ دیا۔ ناگ نے دروازے کو تھوڑا سا اندر کو دھکیلا تو معلوم ہوا کہ دروازہ کھلا ہے وہ اور عابدہ کوٹھڑی میں داخل ہو گئے۔ موم بتی کی روشنی میں ناگ اور عابدہ نے اندر جو منظر دیکھا اس کو دیکھ عابدہ کی چیخ نکل گئی۔ اور ناگ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ وہ جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ ان کے سامنے بستر پہ کیٹی کا مردہ دھڑ پڑا تھا جس کی گردن کٹی ہوئی تھی اور سر غائب تھا۔ عابدہ نے روتے ہوئے کہا۔

"ناگ بھیا! یہ کیا ہو گیا؟"

ناگ خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے وہیں بیٹھ گیا اور سر تھام کر بولا "کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سب کیسے ہو گیا؟" عابدہ نے کہا "مگر کیٹی نے تو کہا تھا کہ وہ مر نہیں سکتی

ناگ بولا۔" وہ ٹھیک کہتی تھی۔ لیکن اگر کوئی اسکا سر کاٹ کرلے جائے تو وہ کیا کر سکتی ہے۔

عابدہ نے کہا "میرے اللہ یہ کیا ہو گیا۔ اب کیا ہو گا ناگ کیا کیٹی واقعی مر چکی ہے۔

ناگ نے کیٹی کے جسم کو غور سے دیکھا۔ اس کی گردن میں سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا تھا۔ اس کا جسم گرم تھا مگر دل کی دھڑکن بند ہو چکی تھی۔

ناگ نے کہا "کیٹی زندہ ہے مگر ایک زندہ لاش کی طرح ہے"

"یہ کیسے مر گئی ناگ بھیا؟" عابدہ نے کہا۔

ناگ بولا: "عابدہ! تم یہ باتیں نہیں سمجھ سکو گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کیٹی کا جسم اور اس کا خون اس دنیا کے انسانوں جیسا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کی گردن کاٹی گئی تو خون نہیں نکلا؟"

عابدہ بولی۔ مگر قاتل کون ہے؟

ناگ نے سرہانے کی طرف زمین پہ پڑی ہوئی "تلوار" اٹھالی اور اسے غور سے دیکھا۔ یہ "تلوار" اس نے پہلے نہیں دیکھی تھی اچانک ناگ کو اپنے ساتھی سیاح امیدو کا خیال آیا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے امیدو یعنی "قارون" کی بدروح کو ساتھ والی کوٹھڑیوں میں بھی تلاش کیا مگر وہ اسے کہیں نہ ملا۔ اس نے عابدہ سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ضرور وہی شخص کیٹی کو ہلاک کر گیا ہے۔ مگر اس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کون تھا؟

عابدہ نے پوچھا۔ "یہ شخص کون تھا؟ کیا تمہارے ساتھ شروع ہی سے سفر کر رہا تھا؟"

ناگ قالین پر اداس اور پریشان ہو کر بیٹھ گیا۔

"نہیں وہ مجھے قرطبہ میں ملا تھا۔ کہتا تھا کہ میں سیاح ہوں اور ملک ملک سفر کر رہا ہوں۔ کیٹی ۔۔۔ لیکن اس نے یہ حرکت کیوں کی؟"

پھر ناگ اٹھا اور اس نے کیٹی کے جسم کو ایک بار پھر دیکھا کیٹی کا جسم گرم تھا۔ اس نے عابدہ سے کہا

ہمیں کیٹی کے جسم کو احتیاط سے سنبھال کر کسی جگہ محفوظ کر کے رکھنا ہوگا اور اس کے کٹے ہوئے سر کو ڈھونڈنا ہوگا

عابدہ نے تعجب سے پوچھا: کیا کیٹی پھر سے زندہ ہو سکتی ہے؟ "ہاں" ناگ نے کہا۔ اگر ہم اس کے دھڑ کو محفوظ رکھیں اور اس کے کٹے ہوئے سر کو واپس لا سکیں۔

تو یہ دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ مگر اس کے لئے ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ کیٹی کے جسم کو بچا کر رکھنا ہوگا۔

رات انہوں نے وہیں کیٹی کی لاش کے پاس بیٹھے بیٹھے گزار دی۔ دن نکلا تو ناگ نے عابدہ کو کوٹھڑی میں کیٹی کی سر کٹی

لاش کے پاس بٹھایا اور خود سرائے سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اپنے ساتھی امیدو کو تلاش کیا۔ مگر وہ اسے کہیں نہ ملا۔ سرائے کے چوکیدار سے جب ناگ نے امیدو کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا۔

وہ تو آدھی رات کو گھوڑے پر بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب روانہ ہو گیا تھا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم۔ تمہارا تو وہ ساتھی تھا؟

ناگ نے پوچھا۔ اس کے پاس کوئی سامان تھا؟"

چوکیدار نے کہا، ہاں۔ اس کے پاس چمڑے کا ایک تھیلا تھا؟

ناگ سمجھ گیا کہ اس تھیلے میں کیٹی کا کٹا ہوا سر ہوگا۔ اب اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا تھا کہ اسی امیدو نے کیٹی کو ہلاک کیا تھا اور اس کا سر کاٹ کر ساتھ لے گیا تھا۔ ناگ کو یقین ہو گیا کہ وہ کوئی معمولی سیاح نہیں تھا بلکہ کوئی پر اسرار آدمی تھا جو کیٹی کے سر کی تلاش میں اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔

ناگ نے چوکیدار سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ کدھر گیا ہوگا؟

چوکیدار بولا۔ جنوب مشرق کی طرف وہ گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس طرف تو ہسپانیہ اور قرطبہ کا ملک ہے۔

وہ قرطبہ کی طرف گیا ہوگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ خاموشی سے سرائے سے نکل کر شہر کے ایک بازار میں آ گیا۔ یہاں اس نے کیٹی کے سائز کا لکڑی کا ایک صندوق بنوایا۔ اس میں مشک نور ڈالا اور اسے گھوڑے پر لاد کر سرائے میں واپس آ گیا۔ عابدہ کے ساتھ مل کر اس نے کیٹی کی سر کٹی لاش کو بڑی احتیاط سے صندوق میں رکھا۔ اوپر سوکھا گھاس ڈالا اور صندوق بند کر کے اس پر رسی لپیٹ دی پھر اس نے عابدہ سے کہا۔

"عابدہ بہن! تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور تمہیں پھر سے انسانی زندگی مل گئی ہے۔ لیکن اب میرے سامنے کیٹی کو پھر سے زندہ کرنے کا ایک عظیم مقصد ہے۔ میں اس مقصد کو پورا کرنے جا رہا ہوں۔ تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتی ہو۔"

عابدہ نے بھیگی آنکھوں سے کہا۔

"ناگ بھیا! مجھ پر کیٹی کے اتنے احسان ہیں کہ میں انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اس نے میرے لئے اپنی زندگی قربان کر دی۔ اب میں بھی اس وقت تک تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گی جب تک کہ کیٹی پھر سے زندہ نہیں ہو جاتی۔"

ناگ نے عابدہ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا۔

میری بہن! کیٹی کا ہم دونوں کو صدمہ ہے۔ مگر فکر نہ کرو

میں کیٹی کا سر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا کیٹی کو پھر سے زندہ کر سکوں گا۔ لیکن دعا کرو کہ یہ کام تین ماہ کے اندر اندر پورا ہو سکے۔ کیونکہ ایک بار کیٹی نے مجھے بتایا تھا کہ اگر کبھی وہ مر گئی اور اس طرح مر گئی کہ اس کا سر کاٹ کر الگ کر دیا گیا تو اول تو اس کا سر خود بخود دھڑ کے ساتھ آن لگے گا۔ لیکن اگر کوئی قاتل سر کاٹ کر فرار ہو گیا تو پھر تین ماہ تک میری لاش اپنے سر کا انتظار کرے گی۔ اگر تین ماہ تک میرا سر دوبارہ میرے دھڑ کے ساتھ نہ لگایا گیا تو میری لاش مٹی بن جائیگی اور پھر میں ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گی۔"

عابدہ نے کہا۔ "تو کیا ہم تین ماہ کے اندر اندر اپنی پیاری بہن کیٹی کا کٹا ہوا سر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے؟"

"ہم پوری کوشش کریں گے۔"

عابدہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

"یا اللہ! زندگی اور موت تیرے اختیار میں ہے ہمارا تو صرف ایک بہانہ ہوتا ہے۔ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہماری بہن کیٹی کا سر حاصل کرنے میں ہماری مدد فرما۔"

کیٹی نے آمین کہہ کر اپنے منہ پر دونوں ہاتھ پھیرے اور ناگ سے کہا۔ ناگ بھائی! ہمیں آج ہی قرطبہ کی طرف کوچ کر جانا چاہیئے۔ میری والدہ کا گھر بھی وہیں کچھ دور ہے۔ ہم وہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاکر ٹھہریں گے۔"

ناگ بولا۔ ٹھیک ہے۔ ہم آج یہاں سے نکل چلیں گے۔

ناگ نے تین گھوڑے خرید سے۔ ایک پر کیٹی کا صندوق لادا۔ ایک پر عابدہ سوار ہوئی تیسرے گھوڑے پر ناگ بیٹھ گیا۔ ناگ نے عابدہ کے کھانے پینے کے لئے ضروری چیزیں ساتھ رکھ لیں اور قرطبہ کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا۔

طرطوش کا نیلا بھوت

اب ہم عنبر اور ماریا کی طرف آتے ہیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ عنبر اور ماریا ایک قافلے کے ساتھ مصر جانے کے لئے سفر کر رہے تھے۔ وہ دونوں کیٹی اور ناگ کی تلاش میں تھے۔ اس وقت کے ملک مصر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کی وفات کے بعد مصر کے تخت پر ایک بہادر نامور جرنیل بیبارس بیٹھا تھا جو ایک انتہائی دیانت دار خدا پرست اور نیک مگر بے حد بہادر مسلمان بادشاہ تھا۔ اس نے عیسائیوں کے کئی علاقے واپس لے لئے تھے۔ مسلمانوں نے یروشلم پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا اور عیسائی جرنیل رچرڈ کو دوبارہ شکست دی تھی یہ بات وہاں مشہور تھی کہ شکست کھانے کے بعد عیسائی سپہ سالار رچرڈ واپس اپنے وطن نہیں گیا بلکہ شکست

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی ذلت اور بدنامی سے بچنے کے لئے کسی جگہ روپوش ہو گیا تھا۔

قافلہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں جا کر ایک کارواں سرائے میں اتر گیا عنبر اور ماریا کے لئے مصر کوئی نیا ملک نہیں تھا۔ مگر اب وہ بالکل بدلا ہوا تھا اب اس کا دارالحکومت پرانے فرعونوں کے دارالحکومت پھتر کی بجائے "قاہرہ" تھا شہر میں رب شمس کے مندروں کی جگہ بلند میناروں اور نیلے گنبدوں والی شاندار مسجدیں نظر آرہی تھیں۔ لوگوں نے مسلمان عربوں ایسے لباس پہن رکھے تھے شہر کے بازار دنیا بھر کے مال سے بھرے ہوئے تھے۔

عنبر اور ماریا سرائے میں آکر ٹھہر گئے دو دن وہ شہر میں چل پھر کر کیٹی اور ناگ کا سراغ لگانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ کسی جگہ سے بھی انہیں کیٹی یا ناگ کی بو نہ آئی ایک روز عنبر نے ماریا سے کہا۔

میں اپنے آباؤاجداد کے قبرستان میں جانا چاہتا ہوں دو ہزار برس گذر چکے ہیں انہیں مرے ہوئے ہو سکتا ہے ان کی قبروں کے کچھ نشان ابھی تک موجود ہوں۔

ماریا نے کہا۔

"اتنا عرصہ گذر چکا ہے وہاں تو سوائے پتھروں کے اور

کچھ نہیں ہوگا عنبر۔"

عنبر بولا۔" چلو اور کچھ نہیں تو وہ جگہ ہی دیکھ آئے ہیں
کم از کم اہرام تو موجود ہیں۔ ان میں سے ایک اہرام میں میرے
باپ کی قبر ہے۔"

ماریا بولی! "کیا تم اپنے باپ کی قبر والے اہرام کو پہچان
لو گے؟"

عنبر مسکرایا۔" کیوں نہیں ماریا۔۔۔ مجھے اپنے باپ کی قبر کی
خوشبو آجاتے گی۔"

ماریا نے کہا۔" دیوی نفریتی کا اہرام بھی تو اسی طرح ہو
عنبر بولا، سنا ہے اس کے اہرام کو لوٹ لیا گیا ہے۔
ڈاکوؤں نے اس اہرام کا سارا خزانہ سارا سونا لوٹ لیا ہے۔
لیکن چل کر اسے بھی دیکھیں گے۔

سورج غروب ہو رہا تھا کہ عنبر اور ماریا قاہرہ کے قدیم
شہر سے نکل کر اہرام مصر کی جانب روانہ ہو گئے۔ سارا دن دھ
اور گرمی کے بعد اب موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ عنبر گھوڑے
پر سوار تھا اور ماریا اس کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھی تھی جو کسی کو
دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اہرام مصر کے تکونے مزار ساتھ ساتھ بنے صحرا میں سینہ
تانے کھڑے تھے ان کی ڈھلانی دیواروں کے بڑے بڑے پتھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کئی جگہوں سے اکھڑ چکے تھے۔ سب سے پہلے عنبر نے اپنے آبائی قبرستان کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اہرام کے ساتھ والے قبرستان میں اس کی والدہ اور بیوی کی قبریں تھیں۔ اس قبرستان کا اب نشان بھی باقی نہیں تھا۔ عنبر اور ماریا کو یہ قبرستان کہیں نہ ملا۔ وہاں سوائے صحرا اور چٹیل میدان کے اور کچھ نہیں تھا۔ عنبر نے کہا۔

"ماریا! تمہارا اندازہ درست نکلا۔ ہمارا آبائی قبرستان تو غائب ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے مجھے اپنے والد کی قبر والے اہرام میں چلنا چاہئے۔

کیا تم اس اہرام کو پہچان لوگے؟"

تم نے پھر وہی بات کی ماریا۔ تم دیکھ لینا۔ میں کتنی جلدی پہچان لیتا ہوں۔

عنبر ایک چھوٹے اہرام کے پاس آکر رک گیا۔ اس اہرام کا دروازہ ایک سرنگ کی شکل میں کھلا تھا اور اوپر محراب پہ جنگلی بیلیں لٹک رہی تھیں۔ جگہ جگہ پتھروں سے سوکھی گھاس کی شاخیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔

عنبر نے کہا۔

یہی وہ اہرام ہے جس کی ایک کوٹھڑی میں میرے باپ کی قبر ہے۔"

اور وہ اہرام کے اندر داخل ہو گئے۔ مگر عنبر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں نہ کوئی قبر تھی اور نہ کوئی چبوترہ تھا۔ ڈاکوؤں نے لوٹ مار کرتے ہوئے تمام قبریں اور چبوترے توڑ ڈالے تھے۔ کوٹھڑی میں چھوٹے بڑے پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ عنبر کا دل اپنے باپ کو یاد کر کے اداس ہو گیا اس نے دل ہی دل میں اپنے باپ کے لئے دعا کی اور کہا۔" ماریا! کاش میں اپنے باپ کی قبر دیکھ سکتا۔

ماریا نے کہا "ہزاروں برس تک ڈاکو سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کے لالچ میں ان اہراموں کو لوٹتے رہے ہیں یہاں کیا باقی رہ سکتا ہے۔"

عنبر بولا۔ "تم ٹھیک کہتی ہو۔ چلو چل کر ملکہ نفرتیتی کا اہرام دیکھتے ہیں۔"

ملکہ نفرتیتی کے اہرام میں اس کی قبر اور چبوترہ اگرچہ باقی تھا مگر چبوترے کے نیچے گہرا سوراخ تھا۔ جو ڈاکوؤں نے کیا ہوا تھا۔ اور اس کے اندر سے ملکہ نفرتیتی کی ممی غائب تھی۔ کیونکہ اس زمانے میں بادشاہوں کی ممی پر جو پٹیاں لپیٹی جاتی تھیں ان میں ہیرے جواہرات چھپا دیئے جاتے تھے۔ کیونکہ اس زمانے کے مصری لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اگلی دنیا میں جاتے ہی بادشاہ اور ملکہ زندہ ہو جاتے ہیں اور یہ سونا اور زیورات وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ پراسرار آدمی سوراخ پہ جھک گیا۔ پھر اس نے اپنا ایک بازو سوراخ کے اندر ڈالا اور اندر سے ایک پیلے رنگ کا چوکور چھوٹا سا ڈبہ باہر نکال لیا۔ اس ڈبے کو کھولا اور اس کے اندر سے تانبے کا بنا ہوا چھ کونوں والا ستارہ اٹھا کر اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے غور سے دیکھا۔ پھر اس تانبے کے ستارے کو اپنی لمبی قبا کی جیب میں ڈالا۔ ڈبے کو واپس سوراخ کے اندر رکھا اور اہرام سے تیز تیز قدموں سے باہر نکل گیا۔

ماریا نے اس کے جاتے ہی عنبر سے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں اس کا پیچھا کرنا چاہیئے۔

عنبر بولا: "اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ ہمیں اس سے کیا لینا ہے؟"

عنبر بھیا! میرا دل کہتا ہے کہ یہ کوئی خطرناک آدمی ہے یہ چھ کونوں والا جو تانبے کا ستارہ نکال کر لے گیا ہے۔ یہ یہودیوں کا خاص نشان ہے اور اس پہ ایک ایسا طلسم کیا جاتا ہے جو انسانوں کو ایک پل میں ہلاک کر ڈالتا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ یہ شخص کسی بے گناہ کو ہلاک کرے"

عنبر بولا۔" اگر تم کہتی ہو تو چلو۔ اس کا تعاقب کر لیتے ہیں لیکن ہمیں تو ناگ اور کیٹی کی تلاش ہے"

ماریا نے کہا۔" ہو سکتا ہے ہمیں یہیں سے ان کا بھی کوئی سراغ مل جائے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ ہمیں اسی طرح اپنے

گمشدہ ساتھیوں کے سراغ ملا کرتے ہیں۔ میرے ساتھ آؤ وہ زیادہ دور نہ نکل جائے۔

عنبر اور ماریا اہرام سے باہر نکل آئے۔ باہر صحرا میں شام کے سائے پھیل رہے تھے اور انہوں نے دیکھا کہ وہی پراسرار آدمی ایک کالے گھوڑے پہ سوار شہر کی طرف جا رہا تھا۔ عنبر اور ماریا بھی گھوڑوں پہ سوار ہو کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

پراسرار عرب جو یقیناً ایک یہودی تھا صحرا میں سے گزر کر شہر کے مشرقی دروازے میں داخل ہو گیا۔ عنبر اور ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ عنبر نے کہا۔

کہیں اندھیرے میں یہ شخص گم نہ ہو جائے۔

ماریا۔" فکر نہ کرو۔ میری نگاہ اس پہ ہے۔ وہ گم نہیں ہو سکتا۔"

پراسرار آدمی شہر کے بازاروں میں سے گزرتا ایک گلی کے باہر گھوڑے سے اتر پڑا۔ اس نے گھوڑے کو ایک طرف باندھا اور گلی میں داخل ہو گیا۔ ماریا اور عنبر بھی گلی میں آ گئے۔ گلی میں ہلکا ہلکا اندھیرا تھا اور کوئی چراغ یا مشعل نہیں جل رہی تھی۔ ساتھ والی گلی کی مسجد سے اذان کی آواز آ رہی تھی۔ ایک حویلی کے پاس پہنچ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ آدمی رک گیا۔ عنبر جلدی سے ایک مکان کی اوٹ میں ہو گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ شخص پیچھے مڑ کر دیکھے گا ایسا ہی ہوا۔ پراسرار آدمی نے گردن موڑ کر پیچھے گلی میں دیکھا کہ کوئی اسے دیکھ تو رہا۔ پھر وہ حویلی میں داخل ہو گیا۔

عنبر نے ماریا سے کہا۔ "کیا خیال ہے اب؟"

ماریا نے کہا: "تم اسی جگہ میرا انتظار کرو۔ میں حویلی میں جا کر دیکھتی ہوں کہ یہ اندر کسی کے پاس گیا ہے۔"

عنبر بولا۔ "میں تو اب بھی یہی کہوں گا کہ ہم بیکار اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔"

ماریا بولی: "تو پھر تم سرائے میں جا کر میرا انتظار کرو۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گی۔"

"کیا تم ضرور حویلی میں جاؤ گی؟" عنبر نے پوچھا۔

ماریا نے کہا: "ہاں عنبر! میرا دل کہتا ہے کہ یہ کوئی پراسرار معاملہ ہے اور ہو سکتا ہے ہمیں ناگ اور کیٹی کا کوئی پتہ مل جائے۔"

عنبر بولا: "اگر یہ بات ہے تو پھر میں اس جگہ ٹھہرتا ہوں تم اندر جا کر پتہ کرو کہ یہ آدمی اندر کہاں اور کس کے پاس گیا ہے۔"

ماریا نے عنبر کو گلی میں ہی چھوڑا اور خود حویلی کے دروازے

کے پاس آ گئی جو بند تھا۔ ماریا اس کے بند دروازے میں سے اندر داخل ہو گئی۔ سب سے پہلی بار چیز جو اس نے محسوس کی یہ تھی کہ حویلی کی ڈیوڑھی میں کافور کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ جس میں لوبان کی بو بھی تھی یہ ایسی چیزیں تھیں جو عام طور پر مردوں کو دفن کرنے سے پہلے ان کی لاشوں پر مل جاتی تھیں۔ حویلی کی ڈیوڑھی کے آگے ایک تنگ صحن تھا۔ جس کے درمیان میں ایک فوارہ لگا ہوا تھا۔ فوارہ بند تھا اور لگتا تھا کہ اس میں سے پانی کبھی نہیں گرا۔ اس کا چھوٹا سا گول تالاب بھی خشک پڑا تھا ماریا نے ادھر ادھر نگاہ ڈالی۔ صحن کی دو جانب اونچی دیواریں اور سامنے کی طرف ایک برآمدہ تھا۔ جس کے پیچھے کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ جن کے دروازے بند تھے یہاں کسی جگہ سے بھی روشنی نہیں آ رہی تھی۔ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

ماریا صحن میں سے گزر کر برآمدے میں آ گئی۔ کافور اور لوبان کی تیز بو اسی طرف آ رہی تھی۔ سامنے کی جانب چار کوٹھڑیوں کے بند دروازے تھے ماریا نے ایک ایک کر کے تینوں کوٹھڑیوں کو دیکھا۔ ان کے اندر سوائے کاٹھ کباڑ اور پرانے سامان کے اور کچھ نہیں تھا۔ وہ چوتھی کوٹھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں داخل ہوئی تو دکاں کونے میں ایک دیا روشن تھا۔اس کی روشنی میں زمین پہ ایک تختہ دکھائی دے رہا تھا جو فرش پر سے ذرا سا اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔

ماریا کے لئے یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں تھا کہ یہ نیچے جانے والے تہہ خانے کا راستہ تھا۔اس قسم کے تہہ خانے قاہرہ کی حویلیوں میں عام بنا دیتے جاتے تھے تاکہ لوگ سخت گرم دوپہروں میں اس کے اندر جا کر ٹھنڈک میں آرام کریں۔ماریا نے قریب جا کر دیکھا کہ تہہ خانے میں جو سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں وہ خالی تھیں اور نیچے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے کوئی کسی لکڑی کے ڈبے کو ہتھوڑی سے آہستہ آہستہ ٹھوک رہا ہو۔

ماریا تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے لگی۔اسے ایک آدمی کی آواز آئی۔وہ پرانی عبرانی زبان میں کسی سے کہہ رہا تھا۔

”تم نے تہہ خانے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا؟“

”شاید“

”شاید کیا ہوتا ہے۔جلدی اوپر جا کر دیکھو۔اگر کھلا ہے تو اسے تالا لگاؤ۔“

ایک آدمی کے قدم تہہ خانے کی سیڑھی کی طرف بڑھے۔ماریا وہاں کھڑی رہی۔کیونکہ ایک تو وہ غائب تھی اور دوسرے یہ کہ وہ کسی سے ٹکرا نہیں سکتی تھی۔

اس نے دیکھا کہ وہی ناٹے قد کا چھوٹی ڈاڑھی والا پراسرار آدمی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔وہ ماریا کے درمیان سے ہو کر اوپر گیا۔اس نے تہہ خانے کا تھوڑا سا اوپر کو اٹھا ہوا تختہ نیچے گرایا۔اسے تالا لگایا اور واپس تہہ خانے میں چلا گیا ماریا بھی سیڑھیوں سے نکل کر تہہ خانے میں آگئی۔

یہاں آکر اس نے دیکھا کہ فرش پہ ایک صلیب بچھی ہوئی ہے۔جس پہ کالے رنگ کا حبشی رسیوں سے بندھا بے ہوش پڑا ہے۔اس کے سرہانے کی طرف ایک طاق میں چھ کونوں والا تانبے کا وہی اہرام والا ستارہ ایک تختے پہ جلتی ہوئی موم بتی کے پاس پڑا ہوا ہے اور آگے چمڑے کی دو بوتلیں رکھی ہیں ایک طرف پر اسرار ڈاڑھی والا آدمی ہتھوڑی اور کیل لئے لکڑی کی صلیب میں ایک جگہ کیل ٹھونک رہا ہے اس کے قریب ہی لکڑی کی کرسی پہ ایک لمبی ڈاڑھی والا دبلا پتلا بوڑھا سر پہ یہودیوں والی گول ٹوپی پہنے بیٹھا ہے اور صلیب پر رسیوں سے بندھے کالے نوجوان حبشی کو جھک کر تک رہا ہے۔یہ لمبی داڑھی والا یہودی شکل سے کوئی عیار جادوگر لگ رہا تھا۔ماریا نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی اس نے چمڑے کی ایک بوتل کھول کر اس میں سے کوئی دوائی نکالا کر دوسرے آدمی کو دی اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے جسم پر مل دو۔

دوسرے پراسرار آدمی نے وہ دوا بے ہوش حبشی کے جسم پر مل دی۔ اب جو ماریا نے غور سے دیکھا تو ایک لمبی کیل کا سے حبشی نوجوان کی گردن میں ٹھکی ہوئی تھی جہاں سے تھوڑا سا خون نکل کر صلیب کی لکڑی پر جم گیا ہوا تھا ماریا کانپ اٹھی۔ کیا یہ حبشی نوجوان مر چکا تھا؟ ماریا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ حبشی نوجوان کا دل بالکل نہیں دھڑک رہا تھا۔ ماریا کو ان لوگوں پر سخت غصہ آیا۔ کیا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا ہے یا یہ کسی حبشی کی لاش لے کر واں آئے ہیں۔ مگر صلیب پر جمع ہوتے تازہ خون سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان ہی دونوں شیطانوں نے اس نوجوان حبشی کو ہلاک کیا ہے۔

ماریا اب اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ اب وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ یہ دونوں خبیث اس نوجوان حبشی کی لاش کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ جب حبشی کی لاش پر دوائی مل جا رہی تھی تو لمبی داڑھی والے یہودی نے کہا۔

"اب اس کے ٹخنوں ہاتھوں اور پیٹ میں کیل ٹھونک دو"

ماریا کو بڑا دکھ ہوا کہ یہ لوگ ایک نوجوان حبشی کی لاش کے ساتھ یہ سلوک کر رہے تھے، مگر وہ اس حبشی کو زندہ نہیں

کر سکتی تھی۔ اب تو وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ لوگ کون ہیں اور اس حبشی کی لاش کو کس لئے صلیب پر ٹھونک رہے ہیں۔ ماریا کو اتنا پتہ چل گیا تھا کہ یہ دونوں یہودی ہیں جو مسلمانوں کے دشمن تھے اور ان کے ملک کو سلطان صلاح الدین ایوبی نے فتح کر لیا تھا اور اب بھی وہ ملک یعنی فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ ان کی شکلیں اور لباس یہودیوں ایسے تھے اور وہ یہودیوں کی پرانی عبرانی زبان بول رہے تھے۔

پراسرار آدمی نے بوڑھے یہودی کے حکم کے مطابق لمبے کیل لے کر ہتھوڑی اٹھائی اور لاش کے دونوں ٹخنوں میں زور زور سے ہتھوڑی چلا کر لمبی کیل ٹھونکنی شروع کر دی حبشی مر چکا تھا۔ اس کی لاش نے کوئی حرکت نہ کی۔ جب دونوں ٹخنوں میں کیل ٹھک گئے۔ تو اس نے لاش کے پیٹ ہاتھوں اور بازوؤں میں بھی ایک ایک لمبا کیل ٹھونک دیا۔

پھر عیار یہودی بوڑھے نے طاق میں سے موم بتی اور چھ کونوں والا کا ستارہ اٹھایا۔ موم بتی نوجوان حبشی کی لاش کے سرہانے چھ کونوں والا تانبے کا ستارہ لاش کے ماتھے پر رکھ دیا اور عبرانی زبان کے منتر پڑھنے لگا۔ دوسرا یہودی خاموشی سے صلیب کے پاس کھڑا تھا۔ عیار یہودی دیر تک منتر پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آنکھوں کے ڈیلے سرخ ہو رہے تھے۔ اس نے اٹھ کر نوجوان حبشی کی لاش کے گرد سات چکر لگائے۔ اس کی پیشانی پر سرکے چھ کونوں والے ستارے کو ہر چکر بعد اپنی انگلی سے چھوا۔ سات چکر ختم کرنے کے بعد وہ لاش کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا۔

براہام۔ اب تم سلیمانی ستارے کے جادو کا کرشمہ دیکھو گے۔ ساری دنیا پر صرف یہودی قوم حکومت کرنے کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ جن مسلمانوں نے ہم سے ہمارا یروشلم اور ہیکل سلیمانی چھین لیا ہے ہم ان کو نیست و نابود کر دیں گے اور فتح کے ساتھ ایک بار پھر یروشلم میں داخل ہوں گے اور اپنے ہیکل میں جا کر عبادت کریں گے۔

چھوٹی چھوٹی داڑھی والے یہودی کا نام براہام تھا۔ وہ لاش کے قریب خاموش کھڑا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے کہا۔

"عظیم جیکب! کیا ہم ساری دنیا پر حکومت کریں گے؟"

"کیوں نہیں۔ یہ میرا موکل مسلمانوں کی ساری فوجوں کا اکیلا مقابلہ کرے گا۔ لیکن ابھی اس کا پہلا کام یہ ہوگا کہ مسلمان بادشاہ کے سارے خاندان کو ہلاک کر ڈالے۔ اس کے بعد ہم مسلمان فوجوں اور عام مسلمانوں کے بال بچوں کو ایک ایک کر کے ختم کر ڈالیں گے اور فتح ہمارے قدم چومے گی۔ جس سلطان

صلاح الدین نے ہمارے یروشلم پر قبضہ کیا تھا ہم اس کے خاندان کے کسی مرد عورت بچے اور بوڑھے کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ماریا اب سب سمجھ گئی تھی کہ یہ دونوں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ نوجوان حبشی کی لاش یہ سارا کام کس طرح کرے گی۔ تھوڑی دیر بعد یہ بات بھی ماریا کی سمجھ میں آ گئی۔ یہودی عیار جادوگر جیکب نے کرسی سے اٹھ کر لاش کی صلیب کے اردگرد ایک چوکور لکیر کھینچ دی اور فاتحانہ انداز میں براہام سے کہا۔

"براہام! اب یہ لاش ہماری دوست ہے۔ اور اب اس لاش کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس لکیر کو دنیا کا بڑے سے بڑا جادوگر بھی پار نہیں کر سکتا۔ صرف یہ لاش ہی اسے پار کر سکتی ہے۔ یہ لاش جہاں بھی جائے گی لکیروں کا یہ حصار اس کے اردگرد ہوگا اور اسے کوئی زبردست سے زبردست جادو بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

ماریا کانپ اٹھی۔ یہ خبیث عیار جادوگر بہت بڑا گھناؤنا جرم کر چکا تھا۔ ماریا تیزی سے اپنی جگہ سے آگے بڑھی اور اس نے لکیر کو پار کر کے نوجوان حبشی کی لاش کے پاس جانے کی کوشش کی مگر وہ جیسے کسی غیبی اور بے حد مضبوط شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر پیچھے گر پڑی۔ اف خدایا! اگر یہ عیار یہودی جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو گیا تو اس شہر میں بے گناہ مسلمان بچوں عورتوں اور بوڑھوں کا قتل عام شروع ہو جائے گا۔ ماریا نے سوچا۔ مگر وہ اب کچھ نہ کر سکتی تھی۔ وہ بھی اس عیار بوڑھے یہودی کے جادو کے آگے بے بس ہو گئی ہوئی تھی۔

اتنے میں ایک اور ایسی بات ہوئی کہ جس کا ماریا کو کبھی یقین نہیں آ سکتا تھا۔

بوڑھے یہودی نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور عبرانی زبان میں چند بار ایک نعرہ مارا اور پھر نوجوان حبشی کی لاش کی طرف اپنے ہاتھوں کے نیچے کھول کر اشارہ کیا۔ نوجوان حبشی کی صلیب پر لٹکی ہوئی لاش میں جنبش پیدا ہوئی اور پھر ماریا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا کہ حبشی کی لاش نے غائب ہونا شروع کر دیا۔ پہلے لاش کے دونوں ہاتھ اور پاؤں غائب ہوئے اس کے بعد اس کے بازو اور ٹانگیں غائب ہو گئیں اس کے بعد اس کا سینہ اور سر بھی غائب ہو گیا۔ عیار یہودی نے چیخ مار کر کہا۔

یہودا۔ یہودا۔ یہودا۔ تیری بادشاہت اب ساری دنیا پر قائم ہو گی۔ ہم ہیکل اعظم کی تباہی کا مسلمانوں کے بچے بچے سے بدلہ لیں گے

پھر اس نے خالی صلیب کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

" طرطوش۔ طرطوش۔ میں تمہیں مسلمانوں سے یہودیوں کا

انتقام لینے کے لئے آزاد کرتا ہوں۔"

ماریا نے دیکھا کہ صلیب کے اوپر ہلکے مدھم نیلے رنگ کا اس حبشی کی لاش کا ہیولا ایک روح کی طرح اٹھا اس نے بوڑھے یہودی جادوگر کے آگے سر جھکا کر اسے سلام کیا اور پھر آہستہ آہستہ گردن گھما کر اس طرف دیکھا جہاں ماریا کھڑی تھی۔ طرطوش کے بھوت کی گہری تیز نگاہیں ماریا کو اپنے جسم میں بجلی کی لہروں کی طرح داخل ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کا سارا جسم لرزنے لگا۔ طرطوش حبشی کا بھوت اس کی طرف بڑھا اور اس کے منہ سے ایک باریک چیخ قسم کی آواز نکلی اس آواز کو سن کر یہودی جادوگر ایکدم چونکا۔

" براہام!"

" کیا بات ہے بابا جی!"

براہام نے چونک کر پوچھا۔ بوڑھے یہودی نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے تہہ خانے کے چاروں طرف گھورتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی اور شخص بھی موجود ہے۔ طرطوش نے مجھے خبر دی ہے۔"

براہام نے کہا۔ "مگر حضور یہاں تو سوائے ہم دونوں کے اور کوئی نشان نہیں ہے۔"

یہودی چلایا۔ "طرطوش بھوت جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے اس تہہ خانے میں کسی غیبی شے کو دیکھا ہے؟"

طرطوشش حبشی کا بھیانک بھوت ماریا کی طرف دونوں بازو اٹھا کر اس طرح بڑھا جیسے اسے اپنے خونی پنجوں کی گرفت میں لے کر ہلاک کر دینا چاہتا ہو۔ ماریا پہ طرطوشش کی مقناطیسی شعاعوں کا اثر ہونے لگا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ بھوت اسے ہلاک کر دے گا۔ وہ چھلانگ لگا کر تہہ خانے کی سیڑھیوں پہ آگئی اور وہاں سے پوری طاقت کے ساتھ اچھلی اور ہوا میں تیرتی ہوئی سیڑھیوں سے نکل کر اوپر کمرے میں آگئی۔ یہاں سے وہ باہر کی طرف بھاگی۔ اسے اپنے پیچھے حبشی کے بھیانک بھوت طرطوشش کی باریک سی چیخ سی آواز پھر سنائی دی۔ مگر ماریا بند کوٹھڑی سے نکل کر صحن میں آگئی تھی اور یہاں سے بے حد تیز رفتاری کے ساتھ زمین سے پانچ فٹ کی بلندی پہ اڑتی ہوئی حویلی سے نکلی اور گلی میں آگئی۔

یہاں عنبر اس کے انتظار میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا اسے ماریا کی خوشبو آئی تو اس نے کہا۔ ماریا! تم آگئیں"

ماریا نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

عنبر! جتنی جلدی بھاگ سکتے ہو سرائے کی طرف بھاگو"

عنبر سمجھ گیا کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ کیونکہ اس نے ماریا کو کبھی اتنا گھبرایا ہوا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ بھی ماریا کے

پیچھے پیچھے سرائے کی طرف دوڑ پڑا۔ ماریا اس سے بہت پہلے سرائے میں پہنچ گئی تھی۔ وہ حبشی طرطوشش کی لاش کے بھوت سے اس قدر خوف زدہ تھی کہ سرائے کی کوٹھڑی میں جانے کی بجائے وہ باہر ہی ایک درخت کے پیچھے کھڑی ہو کر اس راستے کی طرف دیکھنے لگی جدھر سے وہ آئی تھی اور جہاں سے اب عنبر اسے تیز قدم اٹھاتا آتا دکھائی دے رہا تھا۔ ماریا عنبر کے پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں طرطوشش کا نیلا بھوت اس کے تعاقب میں سرائے کی طرف تو نہیں آ رہا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ طرطوشش ایک غیبی بھوت ہے اور ماریا بھی غیبی انسان ہے اس لئے وہ اسے ہلاک کرنے کی ضرور کوشش کرے گا۔ وہ ساری دنیا میں صرف ماریا کو ہی اپنا حریف اور دشمن سمجھے گا۔ ـــــ ماریا نے دیکھا کہ طرطوشش کا نیلا بھوت وہاں نہیں تھا۔ یہ بھی ماریا کی خوش قسمتی تھی کہ اسے طرطوشش کے بھوت کا مدہم مدہم خاکہ اور ہیولا نظر آ جاتا تھا ورنہ اسے تو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کسی پہ بھی کسی جگہ سے وار کر سکتا تھا۔

عنبر سرائے کے قریب آیا تو ماریا سے بولا "بتاؤ کہ آخر کیا معاملہ ہے۔ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں تھیں؟"

ماریا نے "سب سے پہلے یہاں سے نکل کر کسی ویرانے میں چلو۔ وہاں جا کر تمہیں بتاؤں گی کہ کیا معاملہ ہے۔ میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ آؤ۔ میں اہرام کی طرف جا رہی ہوں۔ مگر نہیں۔ اہرام کی طرف وہ آ سکتا ہے۔

"مگر وہ کون ہے ماریا؟ کچھ تو بتاؤ۔"

ماریا بولی۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا کرو عنبر کو ابوالہول کے بت کی طرف چلو۔ جلدی کرو۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں ادھر ہی جاگ رہی ہوں۔"

ماریا زمین پر سے زور سے اچھلی اور زمین سے پانچ فٹ بلند ہو کر فضا میں اڑنے لگی اس کا رخ ابوالہول کی طرف تھا جو اہرام کی طرف ایک پرانی یادگار ہے اور اس بت کا سر انسان کا اور دھڑ شیر کا ہے۔ آج کل تو اس بت کے پنجوں کے نیچے ایک ہوٹل بنا ہوا ہے مگر جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس زمانے میں اس کے نیچے کوئی ہوٹل نہیں تھا۔ ماریا بہت جلد ابوالہول کے بت کے پاس پہنچ گئی۔ کچھ دیر بعد عنبر بھی گھوڑا دوڑاتا اس کے پاس آ گیا۔ وہ فضا میں ناک پھیلا کر ماریا کی خوشبو لیتا اس کے قریب آیا تھا۔ اس نے آتے ہی کہا۔

"ماریا! اب بتاؤ کیا قیامت ٹوٹ پڑی تھی تم پر؟"

عنبر ماریا کی انوکھی مصیبت

ماریا نے عنبر کو سارے واقعات بیان کر دیئے عنبر حیران ہو کر جدھر ماریا بیٹھی تھی ادھر تکنے لگا

"کیا تم ٹھیک کہہ رہی ہو ماریا؟"

"تو اور کیا جھوٹ بول رہی ہوں"

عنبر خاموشی سے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر بولا

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس بھیانک خونی بھوت سے اس ملک کے معصوم بچوں، لڑکیوں، عورتوں اور بوڑھوں کو بچانا ہوگا۔

ماریا بولی: "اس کا سب سے پہلا حملہ شاہی محل پر ہوگا جہاں وہ یہودی شیطان جیکب [illegible] کے مطابق بادشاہ اور اس کے خاندان کے بچوں کو ہلاک کرے گا۔ اس لئے سب سے پہلے ہمیں شاہی محل میں پہنچ کر شاہی خاندان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اس ناگہانی آفت سے خبردار کرنا ہوگا۔

عنبر کہنے لگا "ہماری بات کون سنے گا، کسی کو ہماری باتوں پہ اعتبار نہیں آئے گا۔"

ماریا بولی، یہ کام میں کروں گی۔ میں غائب ہوں۔ کسی کو نظر نہیں آتی۔ نیک دل روح بن کر جاؤں گی اور شاہی خاندان کو خبردار کردوں گی کہ وہ کچھ عرصے کے لئے ملک سے چلے جائیں۔"

عنبر نے کہا، "مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ بادشاہ کہاں جائے گا۔ اپنے سارے خاندان کو لے کر۔"

ماریا بولی۔ میرا کام انہیں آنے والی آفت سے آگاہ کرنا ہے۔ اگر وہ نہیں مانتے تو وہ جانیں اور ان کا کام جانے۔

عنبر نے کہا، لیکن اگر طرطوش کا نیلا عفریت ہمیں مل گیا تو کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔ کیونکہ تم کہتی ہو کہ اس نے جب تمہاری طرف دیکھا تھا تو تمہارے جسم پہ لرزہ طاری ہوگیا تھا اور تمہاری طاقت ختم ہونے لگی تھی۔

ماریا نے گہرا سانس لے کر کہا "یہ تو ہے۔ مجھے ایسی ناطاقتی پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ اگر یہاں ہزاروں بے گناہ بچوں اور عورتوں کی زندگیوں کا معاملہ نہ ہوتا تو میں ابھی اس شہر سے اس ملک سے نکل کر تمہارے

ساتھ کسی دوسرے ملک کو فرار ہو جاتی۔ کیونکہ یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ ہماری دشمن موت نہیں بلکہ جادو ہے جادو کا ہم سب پہ اثر ہو جاتا ہے۔"

"تو پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"میں شاہی محل میں بادشاہ کو آنے والے خطرے سے آگاہ کرنے جا رہی ہوں۔ تم اسی الواہول کے پاس میرا انتظار کرو۔ اگر مجھے دیر ہوگئی تو مجھے سرائے میں آکر دیکھ لینا۔ لیکن میں ہر حالت میں یہاں پہنچوں گی بشرطیکہ میں زندہ رہی۔"

عنبر نے ہنس کر کہا "تم تو سچ مچ ڈر گئی ہو ماریا!"

ماریا کہنے لگی "عنبر بھائی تم نے اس نیلے بھوت کے ہیولے کو دیکھا نہیں۔ اور سوائے میرے میرا خیال ہے اسے اور کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ اگر تم اسے ایک نظر دیکھ لو اس کی آنکھوں کی مقناطیسی کشش ایک بار تمہیں بھی اپنی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گا۔

اچھا اب میں جا رہی ہوں۔"

عنبر نے کہا "میں اسی جگہ تمہیں ملوں گا۔

ماریا ہوا میں تیرتی ہوئی مصر کے شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ ایک ایسے راستے سے جا رہی تھی۔ جدھر وہ محلہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں آتا تھا جہاں اس نے طرطوشش کے بنیلے بھوت کو دیکھا تھا اور وہ اسے قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ کہ وہ یقیناً اسے قتل کر سکتا ہے۔ جب ہی تو وہ دونوں ہاتھ بڑھا کر اسے دبوچنے کے لئے اسکی طرف بڑھا تھا۔

ماریا یہی سوچتی ہوئی۔ لوگوں کے سروں کے اوپر سے ہو کر اڑتی ہوئی شاہی محل کی چھت پر آ گئی۔ یہاں پہنچنے والے تمام راستوں پر زبردست پہرہ لگا تھا مگر ماریا کے لئے یہ کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ وہ اندازے کے ساتھ ایک برجی کی سیڑھیوں میں سے گذر کر محل کے اندر آ گئی۔ نہایت عظیم الشان محل تھا۔ لمبے اور اونچے ستونوں پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ کم خواب کے بھاری پردے لٹک رہے تھے۔ باغوں میں چاندنی ایسے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ کنیزیں اور غلام اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے ابھی آدھی رات نہیں ہوئی تھی۔ محل میں ایک جشن کا سماں لگ رہا تھا

ماریا تلاش کرتے کرتے بادشاہ بیبارس کے عالی شان کمرے میں پہنچ گئی مگر بادشاہ بیبارس اسے کہیں نظر نہ آیا وہ پریشان ہو کر محل میں گھومنے لگی۔ ایک جگہ کچھ درباری وزیر کے ساتھ دھیمے باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے ماریا کو معلوم ہوا کہ بادشاہ بیبارس سرکاری معاملات کے سلسلے میں ملک شام کی طرف گیا ہوا ہے اور محل میں اس کی ملکہ اور بچے موجود

ہیں۔ ماریا ملکہ کے کمرے کی طرف بھاگی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہودی مکار جادوگر جیکب سے بھیانک اور خونی عفریت حبشی طرطوش کے بنیلے بھوت کا پہلا نشانہ شاہی خاندان کے لوگ ہی ہیں۔

ملکہ اپنی خواب گاہ میں جھروکے کے پاس بیٹھی دریا میں تیرتے بجروں کا منظر دیکھ رہی تھی۔ دو کنیزیں اس کے بالوں میں گلاب کی کلیاں پہنا رہی تھیں ایک کنیز پیچھے کھڑی مورچھل ہلا کر ہوا دے رہی تھی۔ ماریا نے ملکہ کے قریب جا کر اس کے کان میں کہا۔

کنیزوں کو رخصت کر دیں۔"

ملکہ ایکدم چونک پڑی۔ یہ کس کی آواز اس کے کانوں میں آئی تھی جیسے کسی نے سرگوشی کی ہو۔ وہ سمجھی شاید اس کے کان بج رہے تھے۔ مگر جب ماریا نے دوسری بار ملکہ کے کان میں کہا۔

ملکہ سلامت! میں کوئی بھوت نہیں ہوں۔ میں ایک نیک دل روح ہوں اور آپ کو ایک خوفناک خطرے سے آگاہ کرنے آئی ہوں۔"

تو ملکہ ڈر کر اپنی جگہ پر سمٹ گئی۔ ملکہ آخر ملکہ ہوتی ہے وہ ڈری ضرور تھی۔ مگر اس نے اپنے چہرے کی گھبراہٹ کسی پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔ اس نے فوراً کنیزوں کو رخصت کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا۔ جب وہ بالکل اکیلی رہ گئی تو اس نے آہستہ سے کہا۔ "تم کون ہو اے نیک دل روح؟"

اس زمانے میں لوگوں میں یہ باتیں بڑی عام تھیں۔ کہ نیک روحیں جنت سے زمین پر آکر نیک بندوں کو خطروں سے آگاہ کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ملکہ نے بھی یہی خیال کیا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"ملکہ! ایک خوفناک غیبی بھوت آپ کو اور آپ کے سارے خاندان کو ہلاک کرنے کے لئے کسی بھی وقت اس محل میں داخل ہونے والا ہے آپ فوراً اپنے بچوں اور خاندان کے دوسرے لوگوں کو لے کر یہاں سے کسی دوسرے ملک چلے جائیں۔

ملکہ نے کہا "اے نیک دل روح! تم جو کچھ کہہ رہی ہو یہ ممکن نہیں ہے۔ بھلا میں کیسے ایک پل میں سارے شاہی خاندان کو اٹھا کر یہاں سے بھاگ سکتی ہوں۔ آخر تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ وہ کون سا بھیانک بھوت ہے۔ ہمارا اور ہمارے خاندان کا کون دشمن ہے؟

ماریا بولی۔ ملکہ یہ ایسی باتوں کا وقت نہیں ہے۔ خدا

کے لئے جتنی جلدی ہو سکتا ہے یہاں سے بچوں کو لیکر بھاگ جائیں۔ ورنہ آپ کی زندگیاں سخت خطرے میں ہیں۔

ملکہ کو نیک دل روح کی باتوں پر اعتبار بھی آ رہا تھا۔ اور اس کے ذہن میں اپنی مجبوریاں بھی گردش کر رہی تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ایک ملکہ کے لئے تھوڑی سی دیر کے نوٹس پر اتنے بڑے شاہی خاندان کو ساتھ لے کر فرار ہونا ایک انہونی سی بات ہوتی ہے ——

پھر بھی ملکہ نے کہا۔ "میں بچوں کو محل کے خفیہ تہہ خانے میں بھجوا دیتی ہوں۔"

ماریا نے کہا: "ملکہ سلامت تہہ خانے میں چھپنے سے کچھ نہیں ہوگا آپ کا دشمن نیلا بھوت وہاں بھی پہنچ جائے گا۔"

ملکہ بولی: "تو پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔"

ماریا نے کہا: "یہی کہ آپ اس ملک سے کسی دوسرے ملک میں چلے جائیں۔ آپ کے بچنے کی اس سے بہتر ترکیب اور کوئی نہیں ہے۔"

اتنے میں ایک کنیز گھبرائی ہوئی دوڑتی وہاں آئی اس کے ہوش حواس اڑے ہوئے تھے۔ اس نے آتے ہی ادب سے جھک کر کہا۔

ملکہ عالیہ! آپ کے بڑے بھائی کے محل کو آگ لگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی ہے اور خاندان کے سارے لوگ بچوں سمیت اس میں جل کر مر گئے ہیں۔

کنیز نے رونا شروع کر دیا۔ ملکہ پر جیسے بجلی گر پڑی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

ماریا نے کہا، "دیکھا نیلے بھوت نے اپنا خونی کام شروع کر دیا ہے۔ خدا کے لئے اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچا کر یہاں سے فرار ہو جائیں۔

ملکہ نے اس وقت حکم دیا کہ سارے شہزادوں اور شہزادیوں کو رتھوں میں بٹھا کر محل کی دوسری طرف سے نکال دیا جائے اور ہمارے لئے بھی ایک رتھ فوراً لایا جائے۔ ماریا بڑی خوش ہوئی کہ کم از کم شہزادے اور شہزادیاں اور ملکہ تو زندہ بچ جائے گی۔ کیونکہ نیلے بھوت نے اپنی خون آشام کارروائی کا آغاز کر دیا تھا۔ ملکہ نے نیک دل روح یعنی ماریا کا شکریہ ادا کیا اور خواب گاہ کے خفیہ کمرے سے نکل کر محل کی دوسری جانب چلی گئی جہاں شاہی خاندان کے شہزادے اور شہزادیاں اور کم سن بچے رتھوں میں سوار ہو کر نکل چکے تھے ایک رتھ جس کے آگے آٹھ گھوڑے جتے تھے۔ ملکہ کا انتظار کر رہا تھا۔ ملکہ سوار ہوئی تو رتھ بان نے گھوڑوں کی باگیں ڈھیلی کر دیں اور رتھ ہوا سے باتیں کرنے لگا۔

ماریا خود محل میں بڑی احتیاط کے ساتھ چل پھر رہی تھی کہ کہیں طرطوش کا نیلا بھوت اچانک کسی طرف سے آ کر اس پر حملہ نہ کر دے۔ سامنے تو ماریا اس کے مدھم ہیولے کو دیکھ سکتی تھی۔ محل میں جس طرف آگ لگی تھی ادھر کہرام مچا ہوا تھا۔ ایک ساتھ شاہی خاندان کے ایک بزرگ فرد اور ملکہ کے بھائی کا سارا خاندان جل کر مر گیا تھا۔ محل کے غلاموں نے بتایا کہ یہ آگ کسی جن کی کارستانی ہے۔ کیونکہ آگ اچانک لگی۔ اور جب خاندان کے لوگ بچوں کو اٹھا کر باہر کی طرف بھاگے تو کوئی انہیں اٹھا اٹھا کر دوبارہ آگ میں پھینک دیتا تھا۔

ماریا ابھی وہیں کھڑی تھی کہ ملکہ عالیہ کی خواب گاہ کو آگ لگ گئی۔ ایک اور شور مچ گیا۔ لوگ ادھر کو بھاگے۔ سب نے شکر ادا کیا کہ ملکہ اپنے سارے بچوں اور خاندان کے دوسرے بچوں کو لے کر وہاں سے جا چکی تھی۔ ماریا نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر اسے ایک خطرہ تھا کہ کہیں طرطوش کا نیلا خونی بھوت ملکہ اور اس کے اہل خاندان کا پیچھا کر کے انہیں صحرا میں نہ ہلاک کر دے اچانک اسے محل کی ایک طرف سے ایسی چیخ کی آواز سنائی دی جو اس نے حویلی کے تہہ خانے میں سنی تھی جب اس نے پہلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بار طرطوش کے بیٹے ہیوسے کو اس کی لاش کے غائب ہونے سے بعد صلیب پر سے ابھرتے دیکھا تھا اور ریلا بھوت اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

ماریا تیزی سے محل میں ایک طرف چھپنے کے لئے بھاگی محل میں ایک افراتفری مچی ہوئی تھی جگہ جگہ شاہی خاندان کے لوگ ہلاک ہو رہے تھے۔ کوئی کھڑے کھڑے گر کر یوں مرجاتا جیسے کسی نے اس کا گلا دبا دیا گیا ہو اور کسی کو محل کے اوپر سے نیچے پھینک دیا جاتا اور کسی کو اٹھا کر آگ میں جھونکا جا رہا تھا۔ آگ اور موت کا یہ کھیل رات بھر جاری رہا۔

ماریا کچھ نہ کر سکتی تھی۔ وہ محل سے نکل کر شہر کے اندر گلی کوچوں میں آگئی تھی۔ وہ اس گلی سے دور دور رہ رہی تھی۔ جہاں طرطوش کی حویلی تھی اور حویلی کے تہہ خانے میں اس کی لاش والی صلیب پڑی تھی۔ ماریا اس طرف جانے کی ہرگز جرات نہیں کر سکتی تھی۔

ماریا شہر کے گنجان علاقے میں ایک نیلے گنبدوں اور چمکتے سفید میناروں والی مسجد کے صحن میں ایک طرف ستون کے پیچھے چپ چاپ بیٹھی تھی۔ یہاں بھی چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اتنے میں کچھ لوگ وہاں آگئے انہوں نے مسجد کے امام صاحب کو جگا کر ساری صورت حال بتائی

اور کہا کہ شاہی محل پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے شاہی خاندان کے کتنے ہی لوگ مر گئے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا۔

"جناب عالی! ہو سکتا ہے یہ کسی جن کی کام ہو جو مسلمانوں کا دشمن ہو اور جس کو یہودیوں نے جادو کر کے بھیجا ہو۔ کیونکہ یہودی جادو ٹونے میں بڑے ماہر ہیں۔

امام صاحب کی شکل نورانی تھی اور داڑھی سفید تھی۔ انہوں نے تسبیح پھیرتے ہوئے کہا۔

"اس مسجد کی طرف یہ جن نہیں آسکتا۔ یہاں آئے گا تو جلا کر خاک کر دوں گا۔ جاؤ شہر والوں سے کہو کہ استغفار پڑھیں۔ اللہ انہیں ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔

لوگ چلے گئے۔ امام مسجد بھی اپنے حجرے میں چلا گیا اور اس نے دروازہ بند کر لیا۔ ماریا وہیں مسجد سے نکل کر شہر کا اوپر سے چکر لگا کر پچھلے پہر کی تاریکی میں صحرا کی طرف روانہ ہو گئی۔ ابوالہول کے پاس عنبر ابھی تک اس کی راہ دیکھ رہا تھا۔ اسے اچانک ماریا کی خوشبو آئی اس نے آواز دی۔

"ماریا۔ تم آگئی؟"

"ہاں عنبر۔ مگر شہر میں کہرام مچا ہے۔ اس خونی بھوت نے شاہی خاندان کے کتنے ہی لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ محل میں جگہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا: "یہ آگ مجھے بھی یہاں سے نظر آئی تھی کیا ملکہ اور اس کے بچے بھی؟"

عنبر کہتے کہتے رک گیا۔ ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں عین وقت پہ بھگا دیا تھا۔ مگر یہ نیلا بھوت ہو سکتا ہے ان کا پیچھا کرے اور انہیں مار ڈالے۔"

عنبر کہنے لگا: "یہ تو بڑی بری بات ہوئی ہے اس قسم کا واقعہ ہمیں اپنے سارے سفر میں کبھی پیش نہیں آیا۔ کیا نہیں تو اس نے نہیں دیکھا پھر؟"

"نہیں" ماریا نے کہا: "لیکن اگر میں اسے نظر آگئی تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں ہی ایک ایسی غیبی عورت ہوں جو اس کی دشمن ہو سکتی ہے اور اسے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ماریا۔ تم تو خود اس سے چھپتی پھر رہی ہو۔" عنبر نے کہا۔ "مگر اسے نہیں معلوم ــ" ماریا نے کہا۔

پھر بولی: "عنبر! ابھی اس نیلی بلا نے کام شروع ہی کیا ہے شاہی خاندان کے سارے لوگوں کو قتل کرنے کے بعد یہ شہر کے باقی مسلمان بچوں عورتوں اور مردوں کو موت کے گھاٹ اتارنا شروع کر دے گا۔"

عنبر نے کہا: "میرا خیال ہے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا میں اس کا مقابلہ کروں گا۔"

ماریا نے کہا: "مقابلہ کرنے سے کیا ہوگا۔ تم اسے مار نہ سکو گے وہ تو پہلے ہی مرا ہوا ہے اور اپنی لاش کی بدروح ہے تم اس کا کیا کرو گے؟ ہو سکتا ہے اپنی مقناطیسی شعاعوں سے الٹا وہ تمہیں نہ نقصان پہنچا دے۔ کیونکہ وہ ایک زبردست جادوگر کے طلسم کے اثر میں ہے۔"

عنبر بولا "تو کیا ہم ہزاروں بچوں کا قتل عام ہوتا دیکھتے رہیں گے؟ یا یہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگ جائیں گے؟"

ماریا نے کہا: "ایک بات ہے۔ آج میں تمہارے پاس آنے سے پہلے شہر کی ایک مسجد میں گئی تھی۔ وہاں کے امام صاحب لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ اس بلا نے اگر مسجد کا رخ کیا تو میں اسے جلا کر راکھ کر دوں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس امام صاحب کے پاس ضرور کوئی ایسی شے ہے جو اس نیلے خونی بھوت کو ختم کر سکتی ہے۔"

عنبر کہنے لگا: "تو پھر چلو ان امام مسجد صاحب کے پاس چلتے ہیں۔"

ماریا نے کہا: "بات تم کرنا۔ ویسے میں تمہارے ساتھ ہوں گی۔"

ماریا اور عنبر منہ اندھیرے کے ہلکے اندھیرے اور ہلکی روشنی میں گھوڑے پر سوار ہو کر اسے دوڑاتے سیدھے شہر کے گنجان علاقے میں آ گئے۔ شاہی محل میں آگ لگنے اور شاہی خاندان کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگوں کے مرنے کی خبر سارے شہر میں پھیل گئی تھی اور لوگ جاگ پڑے تھے اور ایک دوسرے سے حیرانی کا اظہار کر رہے تھے۔ فوج شہر میں گشت لگا رہی تھی۔ فوجی دستوں نے شاہی محل کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

عنبر مسجد میں داخل ہو گیا۔ اس وقت صبح کی اذان میں تھوڑی دیر باقی رہ گئی تھی اور امام مسجد وضو کر کے منہ صاف کر رہے تھے۔ عنبر نے جا کر سلام کیا اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ تھی۔ امام مسجد نے اذان دی اور دعا مانگ کر مسجد کے اندر قالین پر بیٹھ کر تسبیح پھیرنے لگے۔ عنبر اٹھ کر ان کے قریب گیا اور پاس ہی بڑے ادب سے بیٹھ گیا اور بولا۔

"محترم شاہی محل پر رات جو تباہی نازل ہوئی ہے کیا اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا؟"

امام مسجد نے عنبر سے دیکھا اور کہا "آپ کون ہیں برخوردار؟"

عنبر نے کہا "جناب عالی۔ میں ایک مسافر ہوں۔ شام سے سوداگری کرنے یہاں آیا ہوں۔ اگر شہر پر ایسی آفت ٹوٹی تو ہمارا تو کاروبار تباہ ہو جائے گا۔"

امام مسجد نے کہا "یہ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں اس لئے ان پر یہ عذاب نازل ہوا ہے۔ ویسے جہاں تم بیٹھے ہو وہاں یہ آفت نہیں آئے گی۔"

عنبر نے کہا "حضور یہ کام تو مجھے کسی خطرناک جن کا لگتا ہے۔"

امام مسجد بولے "میرے پاس ایک ایسا وظیفہ ہے کہ اگر جن نے ادھر کا رخ کیا تو مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اس کی سیڑھیوں پر ہی اسے ہلاک کر دوں گا۔"

عنبر نے کہا "حضور! آپ کی بڑی عنایت ہو گی مجھے بھی وہ وظیفہ بتا دیں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔"

امام مسجد کہنے لگے "اچھا۔ ابھی لکھ کر دیتا ہوں۔"

وہ حجرے میں گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک کاغذ کے چھوٹے سے ٹکڑے پر عربی کی ایک عبارت لکھ کر لائے اور کاغذ کو لپیٹ کر کہا۔

"اس کو کسی تعویذ میں بند کر کے اپنے بازو کے ساتھ باندھ لو۔ اور اس کی نقلیں کر کے باقی تعویذ بھی اپنے بچوں کے بازوؤں میں باندھ دو۔ جن تمہاری اور تمہارے بچوں کی طرف کبھی نہیں آئے گا۔"

عنبر نے کاغذ جیب میں ڈالا اور امام صاحب کا شکریہ ادا کر کے مسجد سے نکل کر باہر آ گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ہی تھی۔ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر آ گئے۔ ماریا نے کہا "مجھے اس قسم کے تعویذوں پر زیادہ بھروسہ نہیں ہے عنبر۔"

عنبر نے کہا "لیکن اس کا تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لینے میں کیا حرج ہے ماریا۔ ایک تعویذ تم باندھ لو۔ ایک تعویذ میں باندھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیتا ہوں۔"

ماریا بولی: "لیکن میں اس نیلے بھوت کے سامنے نہیں جاؤں گی"

عنبر بولا: "اس تعویذ کا میں امتحان لوں گا۔ تم میرے ساتھ رہنا اور جب وہ نیلا بھوت تمہیں نظر آئے تو مجھے بتا دینا میں اس کے سامنے آ جاؤں گا۔ ظاہر ہے وہ مجھے ہلاک نہ کر سکے گا۔"

ماریا نے کہا: "لیکن تم پہ جادو تو کر سکتا ہے۔ کہیں پھر تم مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔"

عنبر بولا: "کچھ بھی ہو ماریا۔ ہمیں اس ملک کے ہزاروں بچوں کو اس نیلے خونی بھوت کی تباہی سے بچانا ہے۔ ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی ہو گا۔"

ماریا خاموش ہو گئی۔ پھر بولی: "ٹھیک ہے تم جو کہتے ہو وہی کروں گی۔"

عنبر نے کہا: "چلو۔ شاہی محل کے آس پاس چل کر دیکھتے ہیں کہ وہ نیلا بھوت کہاں ہے۔ مگر پہلے اس تعویذ کی ایک نقل تیار کر کے اپنے اپنے بازو پر اسے باندھنا ہو گا۔"

دن چڑھ چکا۔ مگر لوگ ڈرے ہوئے تھے۔ کیونکہ صبح ہوتے بھوت نے شاہی خاندان کے سات آدمیوں کو محل کی اوپر والی منزل سے پھینک کر ہلاک کر دیا تھا۔ شہر میں ہر کوئی سہما ہوا تھا۔ لوگوں نے بہت کم دکانیں کھولی تھیں اور وہ گھروں میں دروازے بند کر کے دبکے بیٹھے تھے۔ جو گھروں سے باہر نکل آتے تھے وہ بازاروں اور گلیوں کی نکڑوں پہ ٹولیوں کی صورت میں اس قیامت پہ باتیں کر رہے تھے جو شاہی محل پہ نازل ہوئی تھی۔ ہر کوئی یہی کہتا تھا کہ اس شہر سے بھاگ چلو۔ یہ بلا اب شہر پہ بھی نازل ہونے والی ہے۔

عنبر اور ماریا ایک دکان کو تلاش کر کے وہاں آئے اور ایک مولوی صاحب سے کاغذ اور سیاہی لے کر نقش کی نقل کی۔ اسے چمڑے کے دو تعویذوں میں الگ الگ منڈھا اور تعویذ عنبر نے اپنے بازو پہ اور ایک تعویذ ماریا نے اپنے بازو پہ باندھ لیا۔

عنبر نے کہا۔

"ہمیں اب اس حویلی کے پاس جانا چاہیئے جہاں مکار جادوگر یہودی جیکب اور اس کے چیلے ہرامام نے اس نیلے بھوت کو جادو کے زور سے اس ہلاکت کے لئے تیار کیا تھا"

ماریا بولی: "ویسے مجھے اندر سے ڈر لگ رہا ہے۔ لیکن تم کہتے ہو تو میں تمہارے ساتھ چلی چلتی ہوں۔"

عنبر نے ماریا کی طرف دیکھا۔ طرح سے ماریا کی خوشبو زیادہ آ رہی تھی، دیکھ کر کہا۔

"ماریا! پہلے تمہیں کبھی اتنا ڈرتے ہوئے کم از کم میں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں دیکھا۔"

ماریا نے کہا: "تم تو ویسے بھی مجھے مذاق کرتے رہتے ہو کاش تم اس نیلے بھوت کی آنکھوں کو دیکھ سکتے اس میں ایسی خوفناک شیطانی کشش تھی کہ لگتا تھا میں اپنے آپ اٹھ کر اس کے پنجوں میں چلی جاؤں گی۔"

عنبر بولا: "اچھا چلو تو سہی بابا۔"

وہ دونوں گلیوں گلیوں ہوتے اس حویلی کے سامنے آگئے جس کے اندر ماریا نے حبشی نوجوان طرطوش کو خونی نیلے بھوت میں تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔ ماریا پیچھے ہی ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑی رہی۔ عنبر حویلی کے پاس آیا تو دیکھا کہ دروازے پہ تالہ پڑا ہے۔ ایک آدمی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ دروازے پہ تالہ پڑا ہے۔ ایک اور آدمی سے پوچھا تو اس نے کہا۔

"یہاں تو کبھی کوئی نہیں رہتا تھا۔ یہ حویلی تو برسوں سے ویران پڑی ہے۔"

عنبر نے ماریا کو آکر بتایا کہ حویلی پہ تالہ پڑا ہے۔ ماریا نے کہا: "عنبر! اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تعویذ باندھ کر اس خونخوار عفریت سے صرف اپنے آپ کو ہی نہیں بچانا بلکہ اسے قابو میں کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرنا ہے تاکہ وہ پھر کسی معصوم کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے۔"

عنبر نے کہا۔ "یہی تو میں بھی چاہتا ہوں اور اسی لئے میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں۔ مگر وہ کہیں نظر بھی تو آئے۔"

ایکدم سے شور مچ گیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے گلی میں ایک طرف سے آگئے۔ عنبر اور ماریا پیچھے ہٹ گئے۔ ہر آدمی بوکھلایا ہوا تھا کئی بچے روتے ہوئے اپنے ماں باپ کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ ہر کوئی یہی کہہ رہا تھا۔

"شہر پہ قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ لوگو! اس شہر سے نکل جاؤ۔ اپنے بچوں کو اس عفریت سے بچاؤ۔"

ماریا نے کہا: "نیلا بھوت آرہا ہے۔ یہاں سے نکل چلو۔"

عنبر بولا: "ہمارے تعویذ کا امتحان کس طرح ہوگا۔"

ماریا نے گھبراہٹ میں کہا: "خدا کے لئے عنبر یہاں سے چلے چلو۔ تعویذ کو آزماتے آزماتے کہیں ہم دونوں کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔ اس طرح اس کے سامنے آنا ٹھیک نہیں۔ اس کا کسی منصوبے کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ یہاں سے نکلو۔ میں ابوالہول کے بت کی طرف جا رہی ہوں۔"

ماریا کی خوشبو غائب ہو گئی۔ عنبر سمجھ گیا کہ ماریا چلی گئی ہے۔ لوگ دھڑا دھڑ شور مچاتے چیختے چلاتے ایک جانب سے بھاگے چلے آرہے تھے۔ عنبر بھی ان کے ساتھ ہی شہر سے باہر نکل آیا۔ ماریا کی بات اسے بہت حد تک مناسب معلوم ہوئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر ہو سکتا ہے۔ اس کے جادو کا ان دونوں پہ اثر ہو جائے اور وہ بیگانہ ہو کر رہ جاتیں جب کہ اس وقت عنبر اور ماریا ہی ایسے دو انسان تھے جو اس خونخوار بلا کا مقابلہ کر سکتے تھے اور اسے تباہ کرنے کی کوئی ترکیب سوچ سکتے تھے۔ عنبر نے شہر سے باہر آ کر دیکھا کہ لوگ قافلوں کی شکل میں شہر سے باہر جا کر دریا کنارے ڈیرے لگا رہے تھے۔ جن کے بچے اور عورتیں ماری گئی تھیں وہ رو رہے تھے۔ کئی بچے بھی جو کسی طرح جان بچا کر نکل آئے تھے اپنی ماؤں کو تلاش کرتے ہچکیاں بھر بھر کر رو رہے تھے۔

عنبر نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ چاہے اس کی اپنی زندگی خطرے میں پڑ جائے مگر وہ اس غیبی بلا کو تباہ کر کے چھوڑے گا۔

اس نے ایک آدمی کے پاس جا کر اس سے پوچھا۔

بھائی۔ آخر یہ غیبی بلا کسی نے دیکھی بھی ہے کہ نہیں؟

اس آدمی نے آہ بھر کر کہا۔

"وہ کسی کو نظر نہیں آتی۔ بس اچانک کوئی گلا دبوچ لیتا ہے یا اٹھا کر دیوار کے ساتھ پٹخ دیتا ہے یا آگ لگا کر اس میں بچوں اور عورتوں کو جھونک دیتا ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے ہمارے گناہ معاف کر دے۔"

عنبر کو ایک بات کا پتہ چل گیا تھا کہ یہ غیبی بلا صرف ماریا کو ہی دکھائی دے سکتی ہے اور کسی کو نظر نہیں آتی۔ اب اس

غیبی بلا کو تہس نہس کرنے کے لئے ایک تو ماریا کا ساتھ ہونا ضروری تھا تاکہ وہ اسے نیلے چہرے کی شکل میں دیکھ سکے، اور دوسرے یہ سوچنا تھا کہ کوئی ایسی ترکیب نکالی جائے کہ یہ زبردست جادو کے اثر میں کام کرنے والا غیبی عفریت تباہ کیا جا سکے۔ عنبر شہر سے نکل کر ابوالہول کے قدیم بت کی طرف گھوڑا دوڑاتے چلا جا رہا تھا اور اس کا ذہن اسی قسم کے پریشان خیالوں میں گھرا ہوا تھا۔ وہ اور ماریا شاید زندگی کی سب سے انوکھی اور خطرناک مشکل میں الجھ چکے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیسری خوفناک چیخ

ماریا ابوالہول کے بت کے قریب ہی تھی۔
اس نے عنبر کو گھوڑے پہ سوار اسے سرپٹ دوڑاتے آتے دیکھا تو اس کے پاس پہنچ گئی۔ عنبر نے ماریا کی خوشبو سونگھتے ہی اپنے گھوڑے کی باگ کھینچ لی اور کہا "ماریا؟"

ماریا بولی "کیا بات ہے عنبر! تم اتنی تیز تیز کیوں بھاگے آ رہے ہو؟"

عنبر نے کہا "نیلے بھوت نے شہر میں طوفان برپا کر رکھا ہے کئی عورتوں مردوں اور بچوں کو ہلاک کر دیا ہے لوگ شہر چھوڑ کر روتے ہچکیاں لیتے باہر کو جا رہے ہیں۔

ماریا! ہم اس سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس عفریت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔"

ماریا خاموشی سے عنبر کی باتیں سنتی رہی۔ طرطوش کے بیٹے بھوت کی تباہ کاریوں پہ اسکا دل بھی سخت غصے کی حالت میں تھا اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے عنبر! ہم اس عفریت کا مقابلہ کریں گے آؤ میرے ساتھ۔ ہم شہر کی طرف چلتے ہیں۔"

عنبر اور ماریا اس وقت شہر واپس آ گئے۔ مگر وہاں ایک خاموشی تھی۔ لوگ یا تو شہر چھوڑ کر جا چکے تھے اور یا گھروں میں دروازے بند کئے پڑے تھے ماریا اور عنبر اپنے اپنے بازوؤں پہ تعویذ باندھے بے دھڑک شہر کی گلیوں اور بازاروں میں نیلے بھوت کی تلاش میں گھوم رہے تھے۔ لیکن انہیں وہ کہیں نہ ملا۔ ماریا نے پاؤں پھیر کر اور اڑ کر شہر میں ہر جگہ نیلے بھوت کے ہیولے کو دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ شہر پہ تباہی نازل کر کے کہیں جا چکا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"کہیں وہ اپنی حویلی کے تہہ خانے میں نہ چلا گیا ہو۔"

عنبر نے کہا "میں ادھر سے ہو آیا ہوں۔ حویلی پہ تالا پڑا ہے"

ماریا بولی "لیکن وہ بھوت تو بند دروازے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی گذر کر تہہ خانے میں جا سکتا ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔

وہ دونوں ایک بار پھر اسی گلی میں آ گئے جہاں مکار یہودی جادوگر جیکب کی حویلی تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ حویلی پہ تالا پڑا ہوا تھا۔ اس نے عنبر سے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں اندر جا کر دیکھتی ہوں۔"

اب ماریا کو کسی قسم کا خوف یا ڈر محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اس نیلے بھوت نے شہر کے بے گناہ بچوں پر ظلم ڈھایا تھا اور ماریا کا غصے اور انتقام کے مارے خون کھول رہا تھا۔ وہ ہر قیمت پر اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتی تھی۔ وہ حویلی کے بند دروازے میں سے گذر کر حویلی کے صحن میں آئی۔ وہاں سے کوٹھری کے اندر داخل ہو کر تہہ خانے میں اترنے والے تختے کے پاس آ کر رک گئی۔ تختہ بند تھا۔ ماریا تختے میں سے گذر کر سیڑھیاں اترتی تہہ خانے میں آ گئی۔ تہہ خانہ خالی پڑا تھا۔ لکڑی کی صلیب اسی طرح زمین پر پڑی تھی جس کے ساتھ رسی بندھی ہوئی تھی اور کیل ٹھکے تھے طاق میں موم بتی بجھی ہوئی تھی وہاں نہ مکار جادوگر یہودی

تھا۔ نہ اس کا ساتھی براہام اور نہ نیلا ہیولا کہیں دکھائی دے رہا تھا۔

ماریا واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ اسے اپنے پیچھے وہی باریک چیخ کی آواز سنائی دی۔ اس نے جلدی سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بار اس کے غیبی جسم کی لہریں کانپ اٹھیں۔ اس کے سامنے تہہ خانے کے دروازے پر وہی طرطوش کا نیلا ہیولا کھڑا اس کی طرف دونوں بازو بڑھائے اپنے ہاتھوں کے پنجے کھولے اسے ہڑپ کرنے کے لئے تیار کھڑا تھا اور اسے اپنی چتا جیسی آگ برساتی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔ ماریا تیزی سے دیوار کی طرف ہٹ گئی۔ طرطوش کا بھوت اس کی طرف لپکا مگر تعویذ کے اثر سے ایکدم جیسے دھکا کھا کر پیچھے ہٹ گیا۔

ماریا پر دوبارہ وہی خوف چھا گیا تھا۔ وہ جان بچانے کے لئے تہہ خانے کے دروازے کی طرف اچھلی مگر طرطوش کے نیلے بھوت نے ایک بھیانک مگر بے حد باریک اور تیز چیخ ماری جو ماریا کے دماغ میں اترتی چلی گئی اور اس آواز کی لہروں کی تیز اور تند حرکت نے ماریا کو بے ہوش کر دیا۔ وہ گر پڑی۔ جس طرح ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرطوش کے غیبی بت کے نیلے ہیولے کو دیکھ سکتی تھی اسی طرح طرطوش کا نیلا بھوت بھی ماریا کے جسم کے سفید غلاف کو دیکھ رہا تھا۔ جونہی ماریا بے ہوش ہو کر گری نیلے بھوت نے اپنے دونوں بازو بلند کئے اور جھک کر ماریا کے جسم کو اپنے ہاتھوں پر اس طرح اٹھا لیا جس طرح کوئی آدمی زمین پر گرا ہوا نرم و نازک ململ کا دوپٹہ اٹھاتا ہے۔ اب ماریا مکمل طور پر اس کے قبضے میں تھی۔ نیلے بھوت نے ماریا کو اٹھا کر اپنے جسم کے ساتھ چپکا لیا اور ایک تیز بھیانک چیخ ماری۔

اس چیخ کے ساتھ ہی ماریا کا جسم طرطوش کے نیلے بھوت کے ہیولے میں داخل ہو گیا۔ طرطوش کے نیلے بھوت نے اپنی طرف سے ماریا کے جسم کو اپنے جسم میں داخل کر کے ہمیشہ کے لئے فنا کر دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ یہ بھول گیا تھا کہ ماریا کے بازو کے ساتھ بندھا ہوا ایک تعویذ بھی ماریا کے ساتھ ہی اس کے جسم میں داخل ہو گیا ہے اس کا یہ اثر ہوا کہ طرطوش کے بھوت کے دماغ میں آدھا حصہ ماریا کے دماغ کا داخل ہو گیا۔ اب آدھا طرطوش کے نیلے بھوت کا اپنا تھا اور آدھا دماغ ماریا کا۔ تھا طرطوش کے بھوت کا دماغ بے گناہ بچوں اور مسلمان مرد عورتوں

کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا تھا اور ماریا کا باقی آدھا دماغ اسے اس کام سے روک دیتا تھا۔ دونوں دماغوں کی قوتیں برابر برابر طاقتور تھیں۔ منفی طاقت سے طرطوش کا دماغ اسے لوگوں کو قتل کرنے اور مکانوں کو آگ لگا دینے کا حکم دیتا تھا۔ اتنی ہی طاقت سے ماریا کا آدھا دماغ اسے اس کام سے روک دیتا تھا۔

طرطوش کا نیلا بھوت گھبرا کر پریشان ہو گیا اور بے چین ہو کر زمین پر پڑا ہوا صلیب کے چکر کاٹنے لگا۔ وہ بار بار منہ سے بار یک چیخ کی آواز نکالتا اور صلیب پر جھک کر اس کو کیا، اپنے منہ سے اکھاڑنے کی کوشش کرتا۔ وہ اپنے دماغ میں سے ماریا کے آدھے دماغ کو نکال کر باہر پھینک دینے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا مگر تعویذ کے اثر سے وہ اس میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ ماریا کا آدھا دماغ اس پر برابر حاوی ہو چکا تھا اور اپنا حکم چلا رہا تھا۔

طرطوش کا نیلا غیبی بھوت گھبرا کر تہہ خانے سے نکل آیا۔

حویلی کے باہر عنبر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے ماریا کا انتظار کر رہا تھا اور بار بار ہوا میں ماریا کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے ماریا کی خوشبو نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آ رہی تھی۔ اب اس نے حویلی کا تالا توڑ کر خود پہنچ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ابھی وہ حویلی کے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اسے ماریا کی خوشبو آئی وہ وہیں رک گیا اور بولا۔

"ماریا! تم آ گئیں؟ کیا وہ پیچھے ہے؟"

اچانک عنبر نے اپنے سامنے ایک نیلے انسانی جسم کے ہیولے کو دیکھا کہ جس کے نیلے جسم کا آدھا مدھم مدھم سا کہ اسے دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ہیولے کے جسم کا وہ حصہ تھا جہاں ماریا کا جسم سما گیا ہوا تھا۔ عنبر کو فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ مطرطوش کا بھوت ہے۔ وہ پیچھے کو ہٹا۔ مطرطوش کے آدھے ہیولے نے ایک چیخ مار کر عنبر پر حملہ کرنا چاہا مگر اس کے ماریا کے دماغ والے حصے نے اسے وہیں روک دیا۔ نیلا بھوت وہیں رک گیا اور عنبر کی طرف اپنی آگ برساتی قہر بھری آنکھوں سے تکنے لگا۔ عنبر کو نیلے بھوت کی صرف ایک ہی آنکھ نظر آ رہی تھی۔ عنبر حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے کہ اس ہیولے میں سے اسے ماریا کی تیز خوشبو آ رہی ہے۔ کیا اس نے ماریا کو ہڑپ کر لیا ہے؟ کیا اس نے ماریا کے جسم کی لہروں کو اپنے نیلے جسم کی لہروں میں سما لیا ہے، کیا ماریا کے بازو کا تعویذ اسے نہیں بچا سکا

عنبر نے اپنا تعویذ والا بازو نیلے بھوت کے آگے کر دیا اور اس کی طرف بڑھا۔ نیلا بھوت ایک چیخ مار کر پیچھے ہٹا اور گلی میں بجلی کی رفتار سے فرار ہو کر غائب ہو گیا۔

عنبر سنسان گلی میں اکیلا رہ گیا۔ وہ حویلی کا تالا توڑ کر جلدی سے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانہ خالی تھا اور ماریا کی خوشبو وہاں بھی نہیں تھی۔ اسے یقین ہو گیا کہ ماریا اس نیلے بھوت کے قبضے میں جا چکی ہے۔ اب اس کو ماریا کا بھی فکر لگ گیا۔ اب اسے دو کام اکیلے ہی کرنے تھے۔ ایک تو ماریا کو اس بھوت کے قبضے سے آزاد کرانا تھا اور دوسرے اس نیلے بھوت کی ہلاکتوں سے اس شہر کے معصوم مسلمان بچوں، عورتوں اور مردوں کو بچانا تھا۔ عنبر کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ نیلے غیبی بھوت کے آدھے دماغ پر ماریا کے دماغ نے قبضہ کر رکھا ہے۔

عنبر حویلی سے باہر نکل آیا۔ اگرچہ یہ دن کا وقت تھا مگر نیلے غیبی بھوت کی تباہ کاریوں کے خوف سے گلی محلے سنسان پڑے تھے۔ کہیں کہیں کوئی اکا دکا آدمی نظر آ جاتا تھا۔ عنبر کو امام مسجد کا خیال آ گیا کہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ ان کے پاس، جاکر پوچھے کہ ماریا کے ساتھ کیا حادثہ ہوگیا ہے۔ عنبر مسجد میں پہنچا تو امام صاحب حجرے میں بیٹھے ایک کتاب پڑھ رہے تھے۔ عنبر نے جاکر سلام کیا۔ امام مسجد نے عنبر کو پہچان لیا اور پوچھا۔

"کہو میاں تعویذ نے اپنا کرشمہ دکھایا؟"

عنبر نے انہیں بتایا کہ میرے تعویذ نے پہلے بھوت کو قریب نہیں آنے دیا۔

"میری ایک بہن کو نیلے بھوت نے ہڑپ کر لیا ہے اور اب وہ بھوت بھی مجھے آدھا نظر آنے لگا ہے۔"

امام صاحب نے مسکرا کر کہا۔

"جاؤ میاں۔ خدا تمہاری بہن کی حفاظت کرے گا۔ میں اس کے دل کو جانتا ہوں۔ اس کے دل میں مسلمانوں کا درد ہے اور اسے مسلمان بچوں سے پیار ہے۔"

عنبر نے کہا، لیکن جناب عالی میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا میری بہن کبھی میرے پاس واپس نہیں آسکے گی؟"

امام مسجد کہنے لگے: "بھائی کچھ دعا کر جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ ہم تمہیں کچھ نہیں بتا سکتے۔ جاؤ اور اپنی پڑھائی کرتے رہو۔"

عنبر نے ادب سے سلام کیا اور مسجد سے باہر آگیا۔

وہ رات کا اندھیرا ہونے تک سارے شہر میں ماریا کو آدھے نیلے بھوت کی شکل میں تلاش کرتا رہا مگر وہ اسے کہیں دکھائی نہ دی اور نہ ہی کسی جگہ سے اس کی خوشبو آئی۔ شہر میں اب امن امان ہونا شروع ہوگیا۔ نہ کسی مسلمان کے گھر میں آگ لگتی اور نہ کوئی مسلمان بچہ یا عورت یا مرد ہلاک ہوتا۔ لوگوں نے چین کا سانس لیا۔ اس عرصے میں بادشاہ بیبارس بھی ملک میں واپس آگیا اور ملکہ اور دوسرے شہزادے شہزادیاں بھی محل میں واپس آگئیں۔

بادشاہ نے آتے ہی تحقیقات کا حکم دے دیا۔ مگر اس کا نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ایک بلا آئی تھی اور کچھ لوگوں کی قربانی لے کر چلی گئی۔ مگر اس شہر میں دو آدمی اب بھی بہت پریشان تھے ایک عنبر تھا۔ جس کو ماریا کی تلاش تھی اسے نیلے بھوت کا آدھا جسم بھی کہیں اور کبھی نظر نہیں آیا تھا کئی بار ایسا ہوا کہ اسے ماریا کی خوشبو آئی عنبر نے ماریا کو آواز دی۔ اس وقت طرطوش کا نیلا بھوت عنبر پر حملہ کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھتا اور اس کا آدھا دماغ پر ماریا کے دماغ کا قبضہ تھا اسے ایسا کرنے سے روک دیتا اور نیلا بھوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجبوراً واپس چلا جاتا۔ عنبر بار بار ماریا کو پکارتا رہا گر ماریا اسے جواب نہیں دے سکتی تھی۔ اس کا صرف دماغ کام کر رہا تھا اور وہ ہر بار عنبر کو بھوت کے حملے سے بچا رہی تھی۔ دوسرا پریشان آدمی جادوگر مکار یہودی جیکب تھا جس نے اسی بھوت کو زندہ کر کے مسلمان کے جان و مال کو تباہ کرنے کے لئے شہر میں کھلا چھوڑ دیا تھا جب اسے اور اس کے ساتھی کو پتہ چلا کہ طرطوش بھوت کچھ مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد اب کسی مسلمان پر حملہ نہیں کرتا تو وہ دونوں بڑا پریشان ہو گئے ان کی زندگی کا سب سے اہم ترین مشن ناکام ہو رہا تھا۔ وہ مصر کے مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ان سے فلسطین کی شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ یہ یہودی جادوگر جیکب کی سب سے بڑی شکست تھی۔

جس وقت اسے خبر ملی کہ شہر میں مسلمانوں نے ایک بار پھر امن امان اور سکھ چین سے زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہے تو وہ بعلبک شہر میں تھا۔ وہ فکر مند ہو کر قاہرہ کی طرف دوڑا۔ شہر میں آتے ہی اس نے اپنے غدار جاسوس ساتھی برامام سے کہا "ہمیں طرطوش کو ایک بار پھر اس کی لاش میں واپس لا کر اس پر دوبارہ جادو کرنا ہو گا۔ ضرور اس کے طلسم میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے۔"

برامام نے کہا: "وہ ہمیں کہاں ملے گا؟"

"وہ ابھی یہاں آ جائے گا۔"

یہودی جیکب نے یہ کہہ کر برامام کو ساتھ لیا اور اپنی حویلی کے تہہ خانے میں آ گیا اس نے تانبے کا ستارہ نکال کر صلیب کے سرہانے کی جانب رکھا۔ ایک بار پھر صلیب کے چاروں طرف لکیر لگائی اور موم بتی جلا کر منتر پڑھنے لگا۔ یہودی جادوگر کو طرطوش کی لاش کا پتلا ہیولا نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ طرطوش کا نیلا بھوت بار بار صلیب سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور پھر لیٹ جاتا ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ماریا کا دماغ اسے وہاں سے بھاگ جانے کو کہہ رہا تھا اور طرطوش کا دماغ وہاں رہنے اور صلیب پر لیٹنے کا حکم دے رہا تھا لیکن اب طرطوش کے ہیولے پر جیکب یہودی کے منتروں کا اثر ہونا شروع ہو گیا تھا۔ ماریا کے تعویذ کے ذرات لہریں بن کر جادو کے اثر سے باہر نکلنا شروع ہو گئے تھے۔ یہودی جادوگر نے پورا منتر پڑھنے کے بعد تانبے کا چھ رخوں والا ستارہ صلیب کے سرہانے والی جگہ سے ٹکرایا تو طرطوش کی باریک چیخ بلند ہوئی۔ یہودی نے چونک کر برامام کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا بات ہے۔ طرطوش پر میرے جادو کا اثر نہیں ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا ہے۔ اس پر آدھا اثر ہوا ہے؟

براثام نے کہا، "کیا طرطوش کا غیبی ہیولا صلیب پر موجود ہے تو۔"

جادوگر یہودی نے کہا: "جب تک وہ لاش کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ مجھے بھی ابھی تک دکھائی نہیں دے رہا۔"

یہودی جادوگر نے تانبے کے ستارے کو موم بتی کے شعلے پر باری باری رکھ کر اس کے کونوں کو گرم کیا اور پھر صلیب کی سرہانے والے لکڑی پر رکھ کر اس کے درمیان ایک میخ ٹھونک دی اور زور زور سے منتروں کا جاپ شروع کر دیا۔ براثام نے عود اور ریحان سلگا دیا تھا۔ تہہ خانے کی فضا لوبان کی تیز خوشبو سے بوجھل ہو گئی۔

پھر اچانک ایسا ہوا کہ طرطوش کے نیلے بھوت کی لاش ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔ اسی طرح پہلے صلیب پر اس کے پاؤں نمودار ہوئے۔ پھر ٹانگیں اس کے بعد سینہ اور پھر حبشیوں ایسے کالے سیاہ گھنگھریالے بالوں والا سر ظاہر ہو گیا۔ اب صلیب پر اسی حبشی نوجوان طرطوش کی لاش پڑی تھی اور اس کے بازوؤں ٹخنوں اور گردن میں کیل ٹھکے ہوئے تھے۔

ماریا ایک جھٹکے کے ساتھ اس لاش سے الگ ہو چکی تھی ماریا

بھی حیرت سے لاش کو تکنے لگی۔ مگر وہ اپنے آپ میں واپس آنے پر بہت خوش تھی۔ مگر اسے اس بات کا شدید خطرہ تھا کہ کہیں یہ لاش پھر غیبی بھوت بن کر تباہی نہ مچا دے۔ اب ایک عجیب بات ہوئی۔ یہودی جادوگر نے لاش کو ظاہر ہوتے دیکھا تو اور زیادہ بلند آواز سے منتر پڑھنے لگا۔ اس کا شاگرد اس کے پاس بیٹھ گیا تھا ایکدم سے لاش نے آنکھیں کھول دیں اس وقت یہودی جادوگر اور اس کے شاگرد دونوں کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بڑے ڈوب کر منتر پڑھ رہے تھے۔ ماریا نے لاش کی آنکھوں کو کھلتے دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ اس لاش کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان سے وحشت اور درندگی ٹپک رہی تھی ۔ لاش کے کالے موٹے ہونٹ کھل گئے۔ اس کے دانت بھیڑیئے کے دانت کی طرح نوکیلے تھے اس کے منہ سے غراہٹ کی ڈراونی آواز نکلی۔

یہودی جادوگر جیکب اور اس کے شاگرد براثام نے چونک کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اور لاش کو زندہ ہوتے اور اس کی لال لال خونخوار آنکھوں کو ۔ کہ وہ چپ ہو گئے اور ٹکٹکی باندھے لاش کو تکنے لگے۔

حبشی طرطوش کی لاش نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے جسم میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھکے ہوتے جیسے کیل اکھاڑ کر پرے پھینک دیئے اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ یہودی جادوگر نے چلا کر کہا۔

"طرطوش! تو میرا موکل ہے۔ میرا غلام ہے واپس اپنی صلیب پہ لیٹ جا"

لیکن طرطوش کی لاش نے مکار یہودی جادوگر اور اس کے شاگرد کو گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور اس کو اتنے زور سے اور دھماکے کے ساتھ نیچے فرش پہ پٹخا کر ان کے ٹکڑے بکھر گئے۔ لاش نے چنگھاڑ ماری اور تہہ خانے کی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔ ماریا جان گئی کہ لاش اسے نہیں دیکھ سکتی۔ ماریا پھر بھی لاش کے راستے میں نہ آئی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ یہ لاش کدھر جاتی ہے اور کیا کرتی ہے۔ ماریا نے صلیب پہ سے چھ کونوں والے تانبے کے تارے کو اٹھا لیا اتنی دیر میں لاش سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی کوٹھڑی میں جا چکی تھی ماریا بھی اس کے پیچھے پیچھے گئی لاش حویلی کے صحن میں آئی پھر ڈیوڑھی کے دالان میں گھس گئی۔

ماریا بھی اس کے پیچھے گئی۔ مگر یہ دیکھ کر حیران ہوئی کہ لاش دالان میں کہیں بھی نہیں تھی۔ ماریا نے دالان میں دیکھا مگر طرطوش کی لاش کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ ماریا مایوس ہو کر حویلی سے نکل کر عنبر کا پتہ چلانے شہر میں آ گئی۔ وہ سارے شہر

میں گھوما۔ عنبر نہ ملا۔ تھک ہار کر شام ہونے سے پہلے پہلے صحرا میں ابوالہول کے بت کے پاس آ کر بیٹھ گئی کہ شاید عنبر اس طرف آ نکلے۔ جب رات ہو گئی اور صحرا میں چاندنی پھیل گئی تو ماریا نے عنبر کو دیکھا۔ وہ گھوڑے پر سوار اہرام کی طرف جا رہا تھا۔

ماریا بجلی کی سی تیزی کے ساتھ عنبر کے پاس پہنچ گئی۔ عنبر کو ماریا کی خوشبو آئی تو خوش ہو کر بولا۔

"خدا کا شکر ہے تیری خوشبو آئی ماریا۔ تم کہاں تھیں؟"

ماریا نے کہا۔ "جب تمہیں بتاؤں گی کہ میرے ساتھ کیا بیتی تو حیران رہ جاؤ گے۔"

عنبر نے پوچھا۔ "کیا ہوا تھا؟ تم کہاں چلی گئی تھیں؟"

ماریا نے اسے سارے واقعے سنائے تو واقعی عنبر دنگ سا ہو کر رہ گیا۔

"کمال ہے ماریا۔ تم تھیں۔ جس کے دماغ نے اس پیلے بھوت کو ہلاکت سے روکے رکھا؟"

"تو اور کون تھا۔ میرا دماغ اسے نہ روکتا تو اس نے تم پہ حملہ کر دیا ہوتا۔"

"پھر کیا ہو جاتا۔ میں تو زندہ ہی رہتا ہر حالت میں۔"

"کچھ نہیں کہا جا سکتا عنبر۔ اس طرطوش پہ بہت ہی قاتل قسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا جادو کیا گیا تھا۔

عنبر نے کہا۔" میں ایک بار پھر تمہارا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ماریا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس حبشی طرطوش کی لاش اب کہاں چلی گئی ہے کیونکہ جہاں تک میرا اندازہ ہے اب وہ زیادہ خطرناک ہو گئی ہو گی اور اس پر کسی کے حملے کا اثر نہیں ہو گا۔"

ماریا کہنے لگی۔" اگر تو وہ لوگوں کو ہلاک کرنا شروع نہیں کرتی تو بڑی اچھی بات ہے۔ ہم اسے اس کی حالت پر چھوڑ کر کیٹی اور ناگ کے سراغ میں یہاں سے چلے جائیں گے لیکن اگر اس لاش نے پھر وہی تباہی شروع کر دی تو پھر اسے ہر حال میں تباہ و برباد کرنا ہو گا عنبر۔"

عنبر بولا۔" تم ٹھیک کہہ رہی ہو ماریا ۔۔۔ لیکن سب سے پہلے تو ہمیں لاش کو ڈھونڈنا ہو گا۔"

ماریا نے کہا۔" وہ حویلی کی ڈیوڑھی کے دالان میں تو میرے سامنے گئی تھی پھر نہ جانے اسے زمین کھا گئی،"

صحرا میں چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ چاروں طرف ایک آسیبی قسم کی خاموشی تھی۔ ایکدم سے غراہٹ کی آواز آئی۔ ماریا نے کہا۔

یہ لاش کی آواز ہے۔

انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو لاش ان سے دس قدم کے فاصلے پر چاند کی طرف منہ کئے دانت نکالے غرا رہی تھی۔ ماریا اور عنبر چونک سے اٹھے۔ کیونکہ لاش پہلے سے بڑی ہو گئی تھی۔ وہ سائز میں دوگنی ہو چکی تھی۔ ماریا نے آہستہ سے عنبر کو کہا۔

لاش کو کیا ہو گیا ہے عنبر۔ یہ تو پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں۔" عنبر نے کہا۔

لاش نے گردن گھمائی اور پیچھے دیکھا۔ اس نے عنبر کی آواز سن لی تھی۔ عنبر اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ وہ لاش کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔ وہ اور ماریا دونوں لاش کے ارادوں سے واقف ہونا چاہتے تھے کہ لاش کیا چاہتی ہے۔ طرطوش کی لاش اب ماریا کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ یہ بات ماریا کو بھی معلوم ہو گیا۔ کیونکہ لاش چنگھاڑتی ہوئی ماریا کے قریب سے گذر کر عنبر کی طرف لپکی اس نے ماریا کو کچھ نہیں کہا تھا۔ عنبر نے لاش کو دونوں ٹانگوں سے اٹھا کر پٹخنا چاہا مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بہت بڑے پہاڑ کو زمین پر سے اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ طرطوش کی لاش نے عنبر کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا اور گھما کر پوری طاقت سے زمین پر دے مارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کی جگہ کوئی دوسرا انسان ہوتا تو اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہوتا۔ لیکن عنبر کا کچھ نہ بگڑ سکا۔ وہ صرف صحرا کی ریت میں کمر تک دھنس گیا۔ ماریا نے پوری طاقت سے طرطوش کی گردن پر جوڈو کراٹے کا ہاتھ مارا۔ لیکن لاش پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لاش نے گھوم کر ماریا کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ اسے نظر نہ آسکی۔ طرطوش کی لاش نے اتنی زور سے چیخ ماری کہ ابوالہول کا بت بھی اپنی جگہ پر ہل گیا۔

عنبر ریت میں سے نکل کر ابوالہول کے بت کے پیچھے آگیا اس نے چلا کر ماریا سے کہا۔

"ماریا! کیا عفریت تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

ماریا لپک کر عنبر کے پاس آگئی اور بولی۔

"وہ مجھے نہیں دیکھ رہا عنبر۔ مگر اسکی طاقت بہت زیادہ ہے۔ ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

عنبر نے کہا: "ہمیں اس کو شہر کی طرف جانے سے روکنا ہوگا یہ وہاں جا کر تباہی مچا دے گا۔"

طرطوش کی لاش دونوں بازو کھولے چاندنی میں ایک دیو کی طرح کھڑی تھی اور اس کے منہ سے عجیب عجیب قسم کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ وہ اپنی لال لال خونخوار آنکھیں کھول کر عنبر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے اپنے آپ کو

زور سے اوپر اچھالا اور جب زمین پر پاؤں مارے تو وہ آدھی سے زیادہ ریت میں دھنس گئی۔ اب وہ آہستہ آہستہ زمین کے اندر دھنستی چلی گئی۔ عنبر اور ماریا اسے حیرت سے آنکھیں کھولے دیکھ رہے تھے۔ طرطوش کی لاش گردن تک ریت کے اندر چلی گئی۔ مگر لاش پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں تھی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے زمین کے اندر دھنس رہی ہے۔ عنبر اور ماریا کے دیکھتے دیکھتے طرطوش کی لاش پوری کی پوری زمین کے اندر سما گئی۔

ماریا نے خوشی سے کہا: "شکر ہے یہ بلا سر سے ٹلی"

عنبر بولا: "اسے خدا نے زمین میں غرق کر دیا۔ لوگ ایک عذاب سے بچ گئے۔"

ماریا نے کہا: "لیکن عجیب بات ہے کہ طرطوش کی لاش زمین سے باہر نکلنے کے لئے ذرا بھی ہاتھ پاؤں نہیں مار رہی تھی۔ بلکہ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی مرضی سے زمین کے اندر جا رہی ہے۔"

عنبر بولا: "اس پر زمین میں دھنس جانے کی دہشت چھا گئی تھی ماریا — آؤ واپس چلیں۔ یہ کھیل ختم ہو گیا ہے۔"

انہوں نے جانے سے پہلے زمین پر جھک کر چاندنی رات میں وہ جگہ دیکھی جہاں طرطوش کی لاش دفن ہو گئی تھی وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ریت ابھی تک اندر کو جا رہی تھی۔

"لاش زمین کی گہرائی میں اتر چکی ہے ماریا۔ یہ دیکھو ریت ابھی تک گڑھے کے اندر چلی جا رہی ہے۔"

پھر ریت بھی رک گئی اور زمین ہموار ہو گئی۔ عنبر اور ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کی طرف چل پڑے۔ چاندنی رات میں صحرا جیسے دودھ میں نہایا ہوا تھا۔ قدیم قاہرہ شہر کی فصیل پر کہیں کہیں برجوں میں فانوس روشن تھے۔ رات گہری ہو رہی تھی اور چاروں طرف پراسرار سی خاموشی چھائی تھی۔

عنبر اور ماریا ایک ہی گھوڑے پر بیٹھے تھے گھوڑا اڑکی چال چلتا شہر کے قریب آتا جا رہا تھا۔ وہ دونوں طرطوش کے عفریت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اس قسم کی بلا سے انہیں آج تک کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ شہر کے تمام دروازے رات کو بند کر دیئے جاتے تھے صرف بلند دروازے کا طاق کھلا تھا جہاں پہرے دار بیٹھا پہرہ دے رہا تھا۔ اس طاق میں سے گھوڑ سوار گذر سکتے تھے عنبر نے پہرے دار کو بتایا کہ وہ مسافر ہے اور قاہرہ کی ایک سرائے میں ٹھہرا ہوا ہے اور شکار کھیلتے کھیلتے صحرا میں دور نکل گیا تھا۔ اور واپس آتے آتے رات زیادہ ہو گئی۔

پہرے دار نے اسے گذر جانے کی اجازت دے دی۔ عنبر شہر کے دروازے میں سے گذر کر اندر آ گیا اور ایک بازار میں سے گذرنے لگا۔ یہ بازار اس سرائے کو جاتا تھا۔

ابھی سرائے دور ہی تھی کہ ایکدم سے شہر میں ایک طرف شور مچ گیا۔ مکانوں کے گرنے کی آوازیں آئیں اور گرد و غبار کا بادل اوپر اٹھنے لگا۔

"یا خدا خیر! یہ کیا ہو رہا ہے ادھر؟" عنبر نے کہا۔

ماریا بولی" جلدی سے چل کر دیکھتے ہیں۔"

وہ گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا اس طرف آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ طرطوش کی لاش جو پہلے سے تین گنی بڑی ہو چکی ہے ایک مکان کے نیچے زمین کے اندر سے باہر نکل رہی ہے اور اس کے باہر نکلنے سے مکان چٹخیں اور دیواریں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہی ہیں۔ لوگ خوف زدہ ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ ہر طرف چیخ و پکار مچی ہے۔ کئی لوگ مکان کے ملبے میں دب کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ کئی طرطوش کی دو منزلہ لاش کے جسم کو زمین سے باہر نکلتے دیکھ کر خوف کے مارے بے ہوش ہو گئے ہیں۔

"عنبر! لاش تو ایک آفت بن گئی ہے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی سبا ہی کو کیسے روکا جائے؟
عنبر بولا "میں حیران ہوں۔ پریشان ہوں۔ کیا کروں۔ کیا نہ کروں۔ لاش پہ کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا؟"

"یہ تو ہر گھڑی پہلے سے زیادہ بڑی ہو رہی ہے۔ اور اس نے .... پہلے سے زیادہ لوگوں کو مارنا شروع کر دیا ہے۔ خدا کے لئے کچھ کرو عنبر نہیں تو یہ بلا اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی۔"

اتنے میں شہر کے محافظ فوجیوں کا ایک دستہ گھوڑے دوڑاتا وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے طرطوش کی لاش پہ تیر برسانے شروع کر دیئے۔ تیر اس کے ہیبت ناک جسم سے ٹکراتے اور دوہرے ہو کر نیچے گر پڑتے مگر لاش پہ اس کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔ سپاہیوں نے لاش پہ نیزے پھینکے۔ آگ لگانے والے تیر چلاتے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ طرطوش کی لاش زمین سے پوری طرح باہر آ گئی ہوئی تھی اور وہ مکانوں سے بھی بڑی ہو گئی تھی۔ مکانوں کی چھتیں اس کے گھٹنوں تک آ رہی تھیں۔ اس نے کئی مکانوں کو

تہس نہس کر دیا تھا۔ عورتوں بچوں اور مرد
کو پٹخ پٹخ کر موت کی نیند سلا دیا تھا۔
ایک دیو پیکر عفریت کی طرح پاؤں اٹھاتی،
پھر کسی مکان کی چھت پہ زور سے پاؤں
کر اسے زمین کے ساتھ برابر کر دیتی۔ گھر
لوگ ڈرتے ہوئے چوہوں کی طرح نکل کر
تو طرطوش اپنے بازو لمبا کر کے زمین پہ
اٹھا اٹھا کر زمین پہ زور سے دے مار
انہیں اپنے ہاتھوں میں مسل کر پھینک دیتا۔

ماریا اور عنبر بے بسی اور مجبوری کی حال
میں لوگوں کا قتل عام ہوتا دیکھ رہے تھے۔
خود کچھ نہیں کر سکتے۔ شہر میں ایک ہنگامہ
ہوا تھا۔ لوگ بھاگ کر اپنے گھروں سے
نکل کر بھاگ رہے تھے۔ لاش گلیوں با
میں آہستہ آہستہ آگے ہی آگے چل رہی
عنبر اور ماریا بھی ساتھ ساتھ تھے۔ انہیں
کے درمیان طرطوش کی لاش کا آدھا دھڑ
بڑھتا دکھائی دے رہا تھا۔ لاش کے جسم
باقی حصہ مکانوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرطوسٹی کی لاش مسلمانوں سے فلسطین
میں یہودیوں کی شکست کا بدلہ لے رہی تھی
چنانچہ لاش کا رخ اب شاہی محل کی طرف
تھا۔ شاہی محل پہ بڑی بڑی توپیں لگا
دی گئی تھیں۔ قلعے کے بڑے دروازے پہ
بھاری پتھر مار کر قلعوں کے دروازے توڑنے
والی مشینیں بھی رکھ دی گئی تھی۔
بادشاہ خود اپنے وزیروں اور جرنیلوں
کے ساتھ قلعے کے شاہی برج میں کھڑا
دیو پیکر لاش کو محل کی طرف بڑھتے دیکھ
رہا تھا۔
کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بڑی
انسانی شکل کی بلا بھی ہو سکتی ہے۔
جونہی طرطوسٹی کی لاش شاہی قلعے کے
سامنے پہنچی اس پہ گولوں اور مشینوں سے
بھاری پتھروں کی بارش شروع ہو گئی گولے
اور پتھر طرطوسٹی کی لاش کو آ کر لگتے اور
نیچے گر پڑتے۔ مگر لاش کو کوئی نقصان نہ
پہنچتا۔ اس کے جسم پہ ذرا سی چوٹ بھی

نہ لگتی۔
عنبر اور ماریا یہ سارا خونی کھیل خاموشی
سے دیکھ رہے تھے اور لوش پہ کوئی آخری
اور فیصلہ کن حملہ کرنے کے بارے میں سوچ
رہے تھے۔ لاش آگے ہی آگے بڑھتی چلی
آ رہی تھی دیکھتے دیکھتے وہ قلعے کے دروازے
تک آ گئی۔ اس نے ایک بلند چیخ ماری اور
قلعے کے لوہے کے بہت بڑے دروازے
کو جو بند تھا سر مار کر گرا دیا۔ وہاں بھگدڑ
مچ گئی۔
کئی سپاہی قلعے کے لوہے کے بہت بڑے
بھاری دروازے کے نیچے دب کر مر گئے۔
بادشاہ نے قلعے کے برج سے تلوار لہرا
کر حکم دیا
"اس دیو ہیکل اور بد صورت عفریت کو
آگ لگا دو"
سپاہی پچکاریوں میں رال بھر کر لائے
اور طرطوسٹی کی لاش پہ پھینکنے لگے۔ رال کو
جب ہوا لگتی تو اسے آگ لگ جاتی۔ آگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شعلے طرطوس کی لاش پر گرنے شروع ہو گئے مگر لاش کے قریب آ کر یہ شعلے اپنے آپ بجھ جاتے تھے۔

- طرطوس کی لاش نے کیا کیا قیامت مچائی اور اس کا کیا انجام ہوا
- عنبر اور ماریا نے لاش پر کیسے قابو پایا۔
- ناگ اور شاہی کنیز عابدہ ، کیٹی کی بغیر سر کی لاش کو صندوق میں بند کر کے ۔ قرطبہ لئے جا رہے تھے تاکہ کیٹی کا کٹا ہوا سر وہاں سے تلاش کر کے تین ماہ کے اندر اندر کیٹی کی لاش کے ساتھ لگا دیں۔ کیا وہ کیٹی کا کٹا ہوا سر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے؟
- ان سوالوں کے حیرت انگیز جواب اور دوسرے پر اسرار رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات آپ عنبر ناگ کی اگلی قسط کھوپڑی پر جلتی موم بتی۔ نمبر ۸ میں پڑھئے